عذب البیان

یعنی

جدید فارسی لغات کا گنجینہ، نئے محاورات و اصطلاحات کا خزینہ، ایرانی
روزمرہ کی کان، فارسی عبارت نویسی کی جان،

تمدّن کی رُوح

تہذیبِ اخلاق و تدبیرِ منزل و سیاستِ مدن کی

انسائیکلوپیڈیا

جس کو

علّامۂ دوراں ادیبِ فارسی زبان عالی جناب مولوی محمد حسین صاحب مرحوم ترک افشار تیرہ قزلو

نے

سنہ ۱۲۸۹ ہجری میں تصنیف کیا

اور سنہ ۱۹۲۴ء میں

محققِ زماں عالی جناب مولوی سید محمد نقی صاحب استاد و ماسٹر پروفیسر
اورینٹل کالج رامپور اسٹیٹ نے

درجۂ کامل فارسی ممالک متحدہ کے نصاب میں داخل کرایا اور تصحیح کر کے شائع کیا

باہتمام خواجہ صدیق حسین مطبع آگرہ اخبار آگرہ میں چھپا

ھُوَالنّاطِقُ

تمہید

کہا جاتا ہے۔ کہ ہر زندہ زبان میں ایک صدی کے بعد تغیر ہوا کرتا ہے + لیکن یہ مقولہ اُس وقت کا ہے جس وقت تمدّنی ترقی کی رفتار سُست اور صنعتی ایجادات کے دروازے بند اور علمی تحقیقات و انکشافات کی راہیں مسدود۔ یا اس قدر کشادہ نہیں اب۔ اگر روزانہ نہیں۔ تو ہفتہ وار۔ اور اگر ہفتہ وار نہیں تو ماہانہ۔ نئے نئے الفاظ، نئے نئے محاورات، نئے نئے اصطلاحات ہر زبان میں داخل ہوتے چلے جاتے ہیں + اور پُرانے متروک +

تم اس کا اندازہ ایک روزانہ اخبار سے خوب کر سکتے ہو۔ اس امر کا خیال رکھتے ہوئے غور سے دیکھو تمہیں آسانی سے معلوم ہو جائے گا۔ کہ اس نے مہینہ بھر میں کس قدر نئے الفاظ کا ذخیرہ تمہارے سامنے پیش کر دیا ہے۔ مجھے تجربہ ہے۔ تمہارا جی چاہے۔ تم بھی آزمائش کرو + کسی ایسے بڑے بوڑھے سے ملو۔ جس کی عمر سو یا اس سے کچھ کم ہو۔ اور اُس کی نظر سے آج کل کے رسائل، اخبار، اور کتابیں نہ گذری ہوں + اُس کے سامنے آج کل کے اخبار یا کسی کتاب کی چند سطریں پڑھو۔ دیکھو وہ کیا کہتا ہے + ہکّا بکّا ہو کر کہے گا۔ بیٹا۔ میں تو کچھ نہیں سمجھتا۔ اس میں تو عجیب و غریب لفظیں ہیں جن سے میرے کان آشنا نہیں + اسے تو کچھ وہی خوب سمجھیں گے جو چودھویں صدی کی پیدائش ہیں + بابا۔ ہمارے وقت میں نہ یہ زبان تھی، نہ یہ محاورات، نہ یہ چیزیں اور نہ اُن کے یہ نام +

اسی طرح فارسی زبان پر قیاس کرو۔ سو برس اُدھر کچھ اور تھی۔ اب کچھ اور ہے۔ اتنا تغیر ہوا۔ اتنی بدلی۔ کہ میں سچ کہتا ہوں اس وقت کا فارسی لٹریچر بڈھا ایرانی نہیں سمجھتا + دور کیوں جاؤ۔ میرا ہی واقعہ کیوں نہ لو۔ ہاتھ میں حبل المتین ہے یا ستارۂ ایران۔ ایرانیوں

کی صحبت میں جاتا ہوں۔ بفرمائید۔ بفرمائید کی صدا بلند ہوئی۔

بیٹھ جاتا ہوں۔ ایرانی دریافت کرتا ہے۔

ایرانی: "کدام کتاب ست کہ در دست دارید"

من: "خیر آقا۔ کتاب نیست۔ روزنامہ ست"

ایرانی: "کدام روزنامہ"

من: "خریدۂ ستارۂ ایران است"

ایرانی: "مالِ طہران است"

من: "بلے"

ایرانی: "چہ خبر ست"

کسی تار کی چند سطریں پڑھ کر سناتا ہوں۔ سننے کے بعد ایک دوسرے سے یہ کہتا ہے۔
"حالا آقا مے بینید ایں فرنگی ماہاں۔ ایں مدیراں چہ گوہ میخورند۔ راستی۔ اینہا استخوان شخص
زبان شیریں مارا مے شکنند۔ ما ابداً نفہمیدیم چہ میسر آید"
یہ الفاظ ایرانی کے منہ سے کیوں نکلے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس بیچارے کے کان میں
بہت سی ایسی لفظیں پڑیں جن سے وہ ناآشنا تھا۔ آج کی فارسی کا سو برس اُدھر کی فارسی
سے موازنہ کرو۔ صاف زمین و آسمان کا فرق نظر آئے گا۔ بھلا اُس وقت میں یہ الفاظ کہاں تھے

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اجودان۔	میر تزک۔	اجودان صدارت۔	پرائیوٹ سکرٹری میر تزک وزارت
امیرال۔	جنگی کشتیوں کا افسر۔	استاتو۔	اسٹیچو۔
اسباب مکانیک۔	پانی کھینچنے کا آلہ۔	اطاق بزرگ۔	خوابگاہ شاہی۔
اتنوگرافی۔	قدیمی چیزوں کے نمونے۔	آب جوش۔	سوڈا واٹر۔
اطاق گار۔	اسٹیشن کا کمرہ۔	اطاق پذیرائی۔	ملاقات کا کمرہ۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اعضائے مجلس -	پارلیمنٹ کے ممبر -	اطفال بحری -	دریائی لڑائی کے سیکھنے والے طالب علم
اجزائے سنا -	مجلس سنا کے ممبر -	آبلہ کوفتن -	چیچک کا ٹیکہ لگانا -
بالون -	غبارہ - ہوائی جہاز -	بالون جنگی -	جنگی ہوائی جہاز -
بالون خبر رساں -	خبر رسانی کے ہوائی جہاز +	بالون ہدایت پذیر -	ایسا ہوائی جہاز جسکا ہر طرف موڑنا اختیاری ہو
بالون ہوائے گرم -	وہ غبارہ جسکے اندر دھواں بھر کر اڑایا جاتا ہو	بالون اختیاری -	جس کا موڑنا اختیار میں ہو
بالون امتحان -	اس میں میزان الحرارت ہوتا ہے اور حرارت اور تفریع کے دریافت کے لئے اڑایا جاتا ہے +	بالون ہیدروژنی -	ہیڈروجن کی طاقت سے جو ہوائی جہاز اڑایا جائے +
توپ بلون افگن -	ہوائی جہاز گرانیکی توپ	توپ سریع الاطلاق -	مشین گن -
تحت البحری -	آبدوز کشتی -	تمثیل بہجت -	کومیڈی -
تمثیل مصائب	ٹریجیڈی -	تمبر - تمر	ٹکٹ (ڈاکخانہ کے)
تلمبہ -	آگ بجھانے کا انجن -	تلمبچی -	فائر بریگیڈیر -

ترس خانہ - ایسے کارخانے کو کہتے ہیں کہ کسی چیز کے تمام پرزے کسی دوسرے کارخانے کے ڈھلے ہوئے منگائے اور اپنے یہاں جوڑ کر وہ شے درست کرے +

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
جعبہ شکل -	سیزہین -	راہ آہن اسپی	ٹرموے کی سڑک -
کالسکہ -	بگھی -	کالسکہ سرباز -	فٹن -
کالسکہ روباز -	ایک ٹپ کی بگھی	کالسکہ بخار -	ریل گاڑی -
کالسکہ چی -	کوچ بان -	گنگرہ -	کانگریس -
کشتی زرہ پوش -	اس کے معنی واضح ہیں -	گار - استاسیون -	اسٹیشن -
دلو سپید -	سائیکل -	کبریت - کبریت فرنگی -	دیا سلائی -
کبریت رسمی -	ایرانی دیا سلائی -	سیم تلغراف -	تار -

یہ ہم نے کچھ لفظیں بطریق "مشتے نمونہ از خروارے" لکھدی ہیں۔ ایک صدی اُس طرف کا تو کیا ذکر۔ ان میں سے اکثر الفاظ مؤلف عذب البیان نے بھی نہ سُنے ہونگے۔ جن کو کتاب لکھے ہوئے ساٹھ برس سے زیادہ زمانہ نہیں گذرا۔ فارسی زبان کے تغیر کا تو یہ حال ہے۔ مگر ہمارے مکتبوں۔ مدرسوں اور یونیورسٹیوں میں۔ وہی مینا بازار، وہی پنج رقعہ۔ وہی رسائل طغرا۔ اور وہی درۃ نادرہ ہے +

اس قسم کے پُرانے لٹریچر پڑھنے والے طالبعلم نہ کسی فارسی اخبار کی ایک سطر کا ترجمہ کر سکتے ہیں اور نہ کسی جدید فارسی کتاب کو اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں +

اگر ان کے سامنے کسی ایرانی کا خط رکھا جاتا ہے تو وہ ہمارے سامنے اسکے سمجھنے سے عاجز ہوتے ہیں۔ ان امور کو مدنظر رکھتے ہوئے اس پچیس سال کے اندر میں اپنے طالبعلموں میں فارسی جدید کا مذاق پیدا کراتا رہا ہوں اور انکو فارسی اخبار اور جدید کتابوں کا درس بھی دیتا رہا ہوں اس لئے میں کہہ سکتا ہوں کہ اگر سب نہیں تو اکثر ایک حد تک جدید فارسی کا مذاق لئے ہوئے کالج سے نکلے ہیں۔ بعض نے چھوٹی چھوٹی ڈکشنریاں بھی تیار کی ہیں +

یہ ساری تمہید اس وجہ سے ہے کہ حُسنِ اتفاق سے مجھے الہ آباد جانے کا اتفاق ہوا۔ عالیجناب مولوی ضیاء الحسن صاحب علوی ایم۔ اے کی کوٹھی میں حاضر ہوا +

جناب موصوف نے ایک قلمی کتاب مجھے اس لئے عنایت فرمائی کہ میں اُس میں سے بعض مقامات درجۂ کامل کے لئے انتخاب کر دوں + رامپور آکر میں اُسے تو دیکھتا رہا لیکن جناب ممدوح کے پاس ہی "عذب البیان" جو آپکے ہاتھوں میں ہے رجسٹری کر کے اس خیال پر روانہ کر دی کہ اگر یہ داخل ہوگئی تو ملک میں جدید فارسی کا مذاق پھیل جائیگا اور طلبا کو اسکی طرف رغبت پیدا ہوگی جناب ممدوح نے اس کو ملاحظہ فرما کر نہایت ہی پسند کیا اور درجہ کامل کے نصاب میں داخل کر کے نہ صرف مجھپر بلکہ ملک و قوم اور رُوحِ مصنف پر احسان کیا ہے اگر فاضل مصنف زندہ ہوتے تو کسقدر خوش ہوتے،

ف ۵ رجسٹرار امتحانات عربی و فارسی یونائیٹڈ پراونسیز و انسپکٹر مدارس عربی و فارسی ۱۲

اور اپنی محنت کی داد پاتے +

حق یہ ہے کہ "عذب البیان" اپنے رنگ کی اکیلی کتاب ہے اور بلا خوف تردید کہا جاتا ہے کہ ہندوستان میں تو کیا ایران میں بھی اس قسم کی کتاب نہیں۔ یا کم از کم میری نظر سے نہیں گذری +

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار گوید۔ یہ کتاب اپنی تعریف خود کریگی اور زبان حال سے بتائیگی کہ میں کس پایہ کی ہوں + سچ یہ ہے کہ قابل مؤلف نے دریا کو کوزہ میں بند کیا ہے۔ اسقدر لغات و محاورات و اصطلاحات ہر صفحہ بلکہ ہر سطر میں لائے ہیں کہ ما فوق مقصود نہیں + ایرانی تمدن اور وہاں کے اخلاق، عادات، رسم و رواج۔ تہذیب و تمیز کا ایسا نقشہ کھینچا ہے کہ ناظر کتاب کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہم ایران میں بیٹھے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں + بہر حال میں کہاں تک اس کی تعریف کرونگا ملاحظہ کرنیوالوں کو خود ہی معلوم ہو جائیگا۔ یہ بے مثل کتاب عرصہ ہوا ریاست رامپور میں چھپنا شروع ہوئی تھی جس کو ۱۰ سال سے بھی زائد ہوتے ہیں نہ معلوم کیا سبب ہوا کہ ۲۰ صفحہ تک چھپ کر رہگئی اسیوجہ سے اس قدر داخل نصاب ہوئی طبع ہونیکے بعد ملک میں اسکی کچھہ شہرت نہ ہوئی اور کس مپرسی کی حالت میں پڑی رہی قابل مؤلف کے ایک عزیز نے اس کو نہایت ہی کم قیمت پر فروخت کیا اور جب اس صورت سے نہ نکلی تو ردی میں بیچ ڈالی گئی + بہر حال میں اس کتاب و اس کے علامہ مؤلف کو زندہ کر رہا ہوں قوم سے اُمید ہے کہ عالیجناب جسٹس ارحب اور علامہ موصوف و اس حقیر کے لئے دعائے خیر سے بخل نہ کریگی اور اس گوہر بیش بہا کو ہاتھوں ہاتھ لے گی + عذب البیان نہ صرف درجہ کامل کے طلاب کے لئے کار آمد ہے بلکہ ہر فارسی پڑھنے والے اور پروفیسر کے لئے بھی مفید ہے +

مجھے قوی اُمید ہے کہ پنجاب یونیورسٹی درجہ منشی فاضل کے لئے اور لکھنو یونیورسٹی درجہ دبیر کامل کے لئے بھی اسکو پسند کریگی اور دونوں درجوں کے نصاب میں اس کو شامل کریگی۔ اس کی شرح و فرہنگ تیار ہے عنقریب طبع ہو کر شائع ہوگی +

خاکسار
سید محمد نقی شادمان
سینیر پروفیسر اورینٹل کالج ریاست رامپور

عذب البیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عذب البیانِ محاوراتِ قُدس که ساکنانِ دیارِ قدس را حلاوتِ اُنس افزاید + مضمونِ پوزش وثنائے خالقِ بے کام وزبان است که از حرفِ کُن عالم را موجود و در نوعِ انسان مظاہرِ قدرت انشا نمود. و روزنامچہ صدق نگارِ لیل ونہار که طالبانِ علمِ معرفت را مطالعه سواد و بیاضش ابوابِ مہارت گشاید + مشحون حمد وسپاسِ خالقِ سُبحان است که دہانِ مردم بہ تمہیدِ ادائے قوتِ ناطقہ فزود. وبلُغاتِ مختلفہ آشنا فرمود + مُعلّمے که در مکتبِ ابداعِ اطفالِ غُنچہ وبَناتِ نبات درسِ شکرانہ امتنانش خوانند + منعمے که در مدرسۂ عدم وامکان مادّہ وہیولا بلفظ ومعنی از تکرارِ فیضِ تربیتِ او رطب اللسانند + بندہ نوازے که بعنایتِ قدیمانہ خلعتِ عہدۂ اِنّی جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً در برِ ابو البشر پوشانید + وبے نیازے که از لطائفِ کریمانہ سرورِ اصفیا را بعطیۂ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ کُلَّھَا لذتِ شیر وشکر چشانید + معبودے که نقشِ خداوندیش را ہر شجر بخامۂ شاخِ تر در اصطلاحِ بندگی بر اوراقِ شگوفہ توبہ تو نگاشتہ ومشہودے که از پہلوِ بندیش حجرِ خشک دماغ بر اقرارِ یگانگی سطورِ لعل و یاقوت را سندِ گفتگو داشتہ + کردگارے که دوائر ومدّاتِ مناجاتِ او را بحرِ ذخّار بتقریرِ آبدار در سلسلۂ موج از بر رواں دارد. وایزد باری که فقراتِ بذل ونوالش را در براری وقفار ہر ذرّہ غبار تسبیحِ مقصود جاں شمارد + بلبلِ سدرہ بحدیقۂ بقا صورتِ حالش از مطائیاتِ صانع پرستی شاہدے ست عادل + وگلِ رعنا در طبقۂ نشو ونما خط وخالش برنگ وبوئے ہستی مستفادیست کافل + داورے که دیلماج ابرِ آزار در لہجۂ برق شرار ترجمۂ نیائشِ او باصنافِ ازہار حالی سازد + وجہاں پرورے که اتالیقِ بادِ بہار از لطیفہ ہائے تازہ کار بتوجیہ ستائشِ او در امصار مرغزار غلغلہ فراغبالی اندازد شعر

هر گیاہے که از زمیں روید
وحدهٗ لاشریک لهٗ گوید

تعالےٰ شانهٗ وعمّ جرائدٗ احسانهٗ وتحیّات زاکیات که فوحاتِ مُشک وعنبر از
وجنات عبارا تش بمشامِ صافیهٔ مشتاقاں رسد + وتسلیمات نامیات که فروغِ
انجم واختر از پرتو بشارا تش بمرامِ وافیهٔ ایماں بدِ نور کشد + بر صفحاتِ اخلاص و
عقیدت مسودهٔ نعت ادیبے دیں ست که من باب ارشاد بکتابِ ہدایت
سبیلِ نجات آموخته + ورموز ونکاتِ طومارِ سعادت برائے کسبِ بری از
شرک وضلالت بطورِ کلیات اندوخته + سخنورے که وَمَا یَنطِقُ عَنِ الْهَوٰی ہے
از فرقانِ جاه وجلالِ او حرفے + وپیغمبرے که آیهٔ وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُولٌ از قرآن
کمالش وصفے + محبوبے که محررِ عیارِ دانشِ آب وخاک وجامعِ فرہنگِ عقولِ
عشره در حُسنِ سیرتش فصلِ مُشبعی از قلمِ قدرت احصا نموده + ومسعودے که دفتر نویسِ
محضرِ ادراک ومنشورِ کرامِ بَرَرَهٗ فقراتِ صفائے طینتش را در عنوانِ رسالهٔ سلوک
به طغرائے لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ املا فرموده + مستوفی مصطفٰے که در
دیوانِ قدر وقضا بنامِ نامیش رقمِ خاتم المرسلین از مہرِ نبوت مسجّل شد +
ومنشی مجتبےٰ که از تالیفِ ذاتِ گرامیش در نفاذِ امرِ حق آئینِ شریعت
مکمّل + سیّدِ قرشی اُمّی که فضلائے شبستانِ ملکوت را بشاگردی وافادتش
قوانینِ شرف ومباہات حاصل + وسرورِ مدنی ابطحی که اجلائے ملازمانِ
جبروت را بطرزِ عبادا تش ترقی درجاتِ واصل + دبیرے که حاملِ
پیامِ وازخدامِ او جبرئیل بوده + وبشیر ونذیرے که بالہامِ الٰہی مدامِ
لبِ اعجاز تنزیل گشوده + آں صدیقِ امین واسطهٔ کلامِ پروردگار آں
صدیقِ امین است + ورابطهٔ برزخ در واجب وممکن ہمیں صدر نشیں +

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ اما بعد از تمهید تحمید
الٰهی و درود حضرتِ رسالت پناهی بر لوحِ ضمیرِ سخن سنجاں مشهود میدارد
که راقم آثم محمد حسین بن محمد علی مرحوم ترک افشار تیرهٔ قرقلو در ایام صبا سنه ۱۲۳۳ بر فاقت
والد و عم بزرگوار قاصدِ سفرِ زیاراتِ عتباتِ عالیات گردیده از راه بریلی
و مراد آباد و دهلی، و لاهور، و پیشاور، و کابل، و قندهار، و هرات بمشهدِ
مقدس شرف جبهه سائی اندوخته بدار الخلافه طهران مدتے مانده پدرم
بدربار قدس استار سلطانی بار یاب و از خلاع آفتاب شعاع و خطاب
خانی کامیاب گشته بآرزوئے دیدن اقربائے وطن وارد تبریز شده
فرمانِ واجب الاذعانِ شاهی که بنامِ نامی شاهزادهٔ نائب السلطنه عباس
میرزا در باب سفارش قبله گاهی صدور یافته نقلش این ست۔
العزة لله تعالیٰ۔ حکم همایوں شد۔ که مفتاح ابوابِ فتوح و مصباحِ
مشکوٰة روح فرزندِ ارجمندِ ارشدِ بیهمال نائب السلطنة بے زوال عباس
میرزا موفق و موید بوده بداند که دریں وقت عالی جاه، رفیع جائیگاه
عزت و سعادت همراه اخلاص و ارادت آگاه عمدة الاعزه والاعیان
محمد علی خاں هندی مدتے ست بدربار جهاں مدار پادشاهی آمده
یک چند متوقف الحال عازم نزد آں فرزند گردید ازیں که مشارٌالیه
از جمله نجبائے مملکتِ هندوستان ست و مراسمِ اخلاصِ او بدیں
دولت خلائق مناص معروض رائے مهر ضیائے همایوں افتاد
بآں فرزند ارجمند امر و مقرر می شود که در ورود مشارٌالیه
بدار السلطنة تبریز در رعایت جانب اعزاز و احترام مشارٌالیه
فروگذاشت نکنند۔ و بکارگذارانِ خود قدغن نمایند۔ التفاتے که

باید نسبت بمشارٌ الیہ بعمل آورند بنحوے کہ مقرر و معمول داشتہ تخلف نورزند در عہدہ شناسند تحریر فی التاریخ غرۂ شہر شعبان المعظم ۱۲۳۷ھ ہجری بر طبق آں شہزادہ بکمالِ اکرام و احترام لوازم مہمانداری مبذول گردانید و بارہا بحضور طلبیدہ دلجوئی و تفقد نمودہ خلعتِ ملبوسِ خاص از صندوق خانہ کرامت عطا فرمود آقایم ارادۂ جانبِ ارومیہ مولدِ خود و مسکن قدیم کہ داشت مانع قوی پیش آمد رفتن میسر نگشت بصوب قزوین و ہمدان عطفِ عنان نمودہ در کرمان شاہ رسید۔ رقمِ دیگر کہ در مادہ التفات والدِ مرحوم اسمے محمد علی میرزا ناظمِ خوزستان بود۔ سوادش این ست +

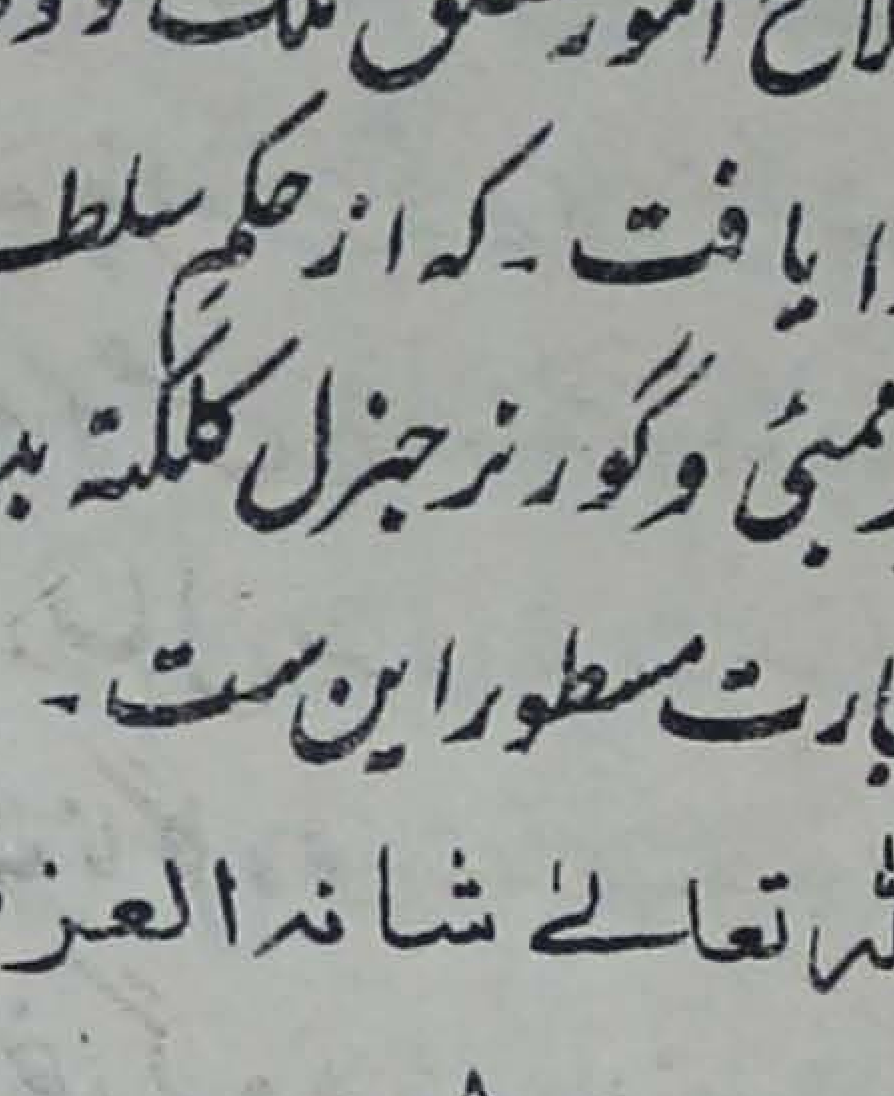
ٱلْعِزَّةُ لِلّٰہِ تَعَالٰے +

حکمِ ہمایوں شد کہ فروزاں کوکبِ آسمانِ خلافت و شہریاری و تاباں پرتوِ مہرِ سپہرِ سریرِ سلطنت و جہاں داری خجستہ فرزند مسعود نامدار محمد علی میرزا صاحب اختیار سرحداتِ عراقینِ عرب و عجم بعواطفِ مترادفِ خاطرِ خطیرِ پادشاہی مباہی بودہ بداند کہ دریں اوقات عالی جاہ رفیع جایگاہ عزت و سعادت ہمراہ صداقت و ارادت آگاہ عمدۃ الاعزہ و الاعیان محمد علی خاں ہندی بدربار جہاں مدار پادشاہی آمد یک چند متوقف دریں ولا عازم عتباتِ عالیات روانہ گردید ازیں کہ مشارٌ الیہ از جملہ نجبا و اعزۂ مملکتِ ہندوستان ست و مراسم صداقت و رضا جوئی او معروض رائے مہر ضیائے پادشاہی افتاد۔ لہذا آں فرزند ارجمند امر و مقرر می شود کہ در ورود مشارٌ الیہ بدار الدولہ کرمان شاہاں در اعزاز و احترام و رعایتِ او

فروگذاشت نکنند و بکارگذارانِ خود قدغن نمایند التفاتے که باید
نسبت بمشارٌالیہ بعمل آورند بنحوے که مقرر و معمول داشته تخلف
نورزند و درعهده شناسند + تحریر فی التاریخ غرۀ شهر شعبان المعظم ۱۲۳۷ ھ
از شومیِ بخت و سوءِ اتّفاق دهری داؤد پاشا حاکمِ عراقِ عرب بر جماعت
زوّار تعدّی و اسپ و یابوئے آنها غصب نموده - این خبر بشاهزاده
رسید - بعزمِ تنبیه و گوشمالش لشکرِ جرّار سوار و پیاده و توپ خانه
و زنبورک خانه ده دوازده هزار کس و البتّه خود برداشته سر بغداد
یورش برد + از طرفِ دُشمن هم کهیا وزیرش با سی هزار ینگچری و ارنئوت
و عثمان لو و عرب هائے بری و نظامِ وافر و آتش خانه بمقابله پیش آمده
شکست خورد + سه هزار سر بُریده و هفت هزار اسیر شیوخ و افسران
رُوم و کهیا و سامانِ نقد و جنس بدست سپاهِ ایران اُفتاد + شاه زاده
بعد از فتح نمایان و ارسال سر و زنده و غنایم ایشان بزیارت سامره
رفته + حینِ مراجعت ناگاه فوت شد + گویند بسازش میرزا احمد
لَواسانی وزیرِ خودش چیز خور گردیده + روزے که جنازه بشهر آوردند
زن و مرد اصنافِ بازار و ایلاتِ دور و نزدیک دسته دسته
پلاسِ سیاه و شالِ عزا بگردن انداخته سر شانه و سینه بگِلِ آلوده از
ناخنِ اندوه رُخسار و پیشانی خراشیده سر و سینه و زانو را بدست ماتم میکوفتند
و جماعتِ عملۀ موت مجمر و عود سوز و شمعدانِ روشن را بدست گرفته
بکلمۀ طیّبه ذکر کنان بآوازِ بلند اشعارِ حسرت توامان را خوانان در
جلو می رفتند - و صلحاء ناله می دادند + هر طائفه جُوق جُوق شده
عَلَم ها برداشته نوحه سرایان و واویلا گویان در پیش تابوت راه می پیمودند

باستماع این واقعه کمر و حال شاه خمیده و تباه و جهانِ روشن در نظر
جهان دار تیره و سیاه و مسندِ سر انداز و پشتے و متکائے روئے تخت
مشکی فام گردید + محمد حسین میرزا خلفِ اکبرش را بلقب و نام محمد علی
میرزا مخاطب بخطابِ اعتماد الدوله و بحکومتِ آن ولایت والی سرحدات
موروثی مقرر فرمود + ازین عزل و نصب کار و بار ما هم درهم و برهم
مانده از انجا قدم بشهرِ بغداد گذاشته سعادت آستانِ بوسی ائمه
عراق دریافته باز بطهران مراجعت نموده ذخیره اندوز شرفِ
کورنش در صف سلام شاهی گشته هنگامِ وفورِ شوق مولد و مسکن هند
سندِ خاقانی برائے اصلاح امور متعلق ملک اوده بنام حسین علی میرزا
فرمانروائے فارس اجرا یافت - که از حکمِ سلطانی بوکلائے کمپنی انگریز
بهادر بالیوز ابوشهر و گورنر ممبئی و گورنر جنرل کلکته بدرجات رقم و مکاتبه
و نامه بنویسند + چنانچه عبارت مسطور این ست -

بسم الله تعالے شانه العزیز



الْعِزَّةُ لِلّٰهِ تعالےٰ حکمِ همایوں شد

که فروزاں کوکبِ آسمانِ دولت و شهریاری و تاباں گوهرِ عمانِ
سلطنت و تاجداری خجسته فرزندِ نامدار حسین علی میرزا فرماں روائے

مملکتِ فارس بعواطفِ مترادفِ پادشاهی معزز ومباهی بوده بداند که
عالی جناب عزّت وسعادت نصاب صداقت وارادت آداب
عمدة الاعزّه والاعیان محمّد علی خان هندی مدتیست بایران آمده
در دربارِ جهان مدار وسائر ولایات متوقف است درین وقت اراده
معاودت نموده ازاین که مشارٌالیه از قرارے که معروض اُفتاد
از جملهٔ اعزه وانجاب هندوستان وخود نیز آدم آگاه صاحب
سداد مے باشد بآن فرزند امر ومقرر مے شود که مشارٌالیه که
بآنجا وارد مے شود رعایتِ جانبِ او را منظور واو را موردِ التفات
دارد وبه بالیوز وکسانے که از دولت انگلشیه در انجا ها هستند
اظهار نماید که بنوعے که خود دانند سفارشے از مشارٌالیه بکارگزارانِ
هندوستان بنویسند که باعثِ انتظام امر مشارٌالیه بوده باشد
وآن فرزند نامدار توجهات خاطرِ اقدس را در بارهٔ خود بے نهایت
دانسته بانهایت استظهار واهتمام مشغولِ مناظمِ ملک داری ومرزبانی
باشد ومستدعیاتِ خود را عرض نموده بعز انجاح مقرون داند۔
و درعهده شناسد + تحریر فی التاریخ غرهٔ شهر شوال المکرم ۱۲۳۹ هجری +
پس رخصتِ انصراف حاصل واز همه بزرگان خدا نگهدار گفته سیرِ قُم
وکاشان واصفهان وقمشه وشیراز بنظرِ اجمال کرده بواسطه
میرزا زین العابدین مستوفی که یک سفر هند آمده در لکھنؤ باوالد
آشنائی بسیار داشت۔ وبا درمیانے زکی خانِ نوزی که وزیر بود بهره یاب
ایوانِ جلوسِ فرمانِ فرما گردیدیم مشمول تفقد والطاف نمود وبروفق
اشارهٔ خاقانی حکم نامه بنامِ بالیوز عزِّ صدور یافت که در بندر ابوشهر

بمکتوب داده نقلش گرفته نشد۔ شیخ عبدالرسول خاں حاکم وبالیوز لوازم احترام تبقدیم رسانیده سوار جہاز فرگٹ کردند چوں پابعرصۂ لنگرگاہِ ممبئی نہاده شد مکاتبۂ شہزاده که ایں فقرات اوست

۱۹ ۱۲
حسینعلی
بلند شد اختر
برج شہی

عالی جاه رفیع جایگاه دولت وعزت و اقبال پناه شہامت وبسالت وجلالت انتباه فخامت ومناعت واُبہت اکتباه مجدت و نجدت ونبالت ہمراه عمدۃِ الامراء الانگلشیه وزبدۃ العظماء المسیحیه گورنر بہادر حاکمِ بندر معمورهٔ ممبئی زینت اندوز صندلِ عزت وجرعه نوشِ صہبائے عشرت بوده مرفوع مے دارد که چو خاطرِ التفات مظاہر مقرون وضمیرِ عطوفت مشحون متوجه آں مے باشد که بآں عالی جاه دولت وعزت واقبال ہمراه شیوهٔ ستودهٔ التفات معمول و در ملزومات رویّۂ عطوفت مساعیٔ جمیله مبذول شود۔ لہذا آں عالی جاه دولت و عزّت واقبال ہمراه را بوسیلۂ ارسال ایں نامه عطوفت ختامه قرین انجاء استظہار و درضمن نگاشته خامۂ اظہار مے گردد که عالی جناب مقدس القابِ عزّت وسعادت انتساب فخامت ومناعت مآب صداقت وارادت آداب عمدۃ الاعزه والاعیان محمد علی خان ہندی مدتے مستظلِ آفتابِ جہاں تابِ عنایاتِ بے غایاتِ اعلیٰ حضرت قدرِ قدرتِ خورشید رایتِ عطارد فطنتِ بہرام سطوتِ رُجل

رفعت بادشاہِ بے ہمال و باین وسیلہ کامیاب حصولِ آمال بودہ منشور باہر النور آفتاب ظہور و بریلغ بلیغ مرحمت دستورِ سلطانی مشعر بر سفارشِ او پذیرائے صدور یافتہ کہ عنایاتِ کاملہ رانسبت بہ عالی جناب مشارٌ الیہ بظہور رسانیدہ او را موردِ اعزاز و اکرام و بہ منتسبانِ دولتِ انگلشیہ اظہار و اعلان شود کہ در حینِ ورودِ او بآں حدود و ثغور لازمۂ عزت و حرمت و محبت با و نمایند نظر باتحادِ بین الدولتین علیتین قوی بنیاد بآں عالی جاہ دولت و عزت و اقبال ہمراہ نگاشتہ کلکِ وداد مے گردد کہ بعد از حصولِ ملاقاتِ عالی جناب مشارٌ الیہ آں را بر جہازِ مضبوطے سوار و روانہ مملکتِ کلکتہ و ہر قسم خواہشے کہ باعثِ انتظام و پذیرفتِ اموراتِ او بودہ باشد از اں عالی جاہ دولت و عزت و اقبال ہمراہ نماید لوازمِ اہتمام و التفات را معمول دارند کہ روانۂ وطنِ مالوفِ خود گردیدہ کمال امتنان و رضامندی بجہتِ او حاصل شود و ہر قسم مطالب و خواہش کہ داشتہ باشند بمقامِ اظہار و اعلان در آورند کہ کارگذاران در انجامِ آں مامور شوند باقی ایامِ عزت و دولت و اُبہت بکام باد + تحریر فی التاریخ بست و سیوم ربیع الآخر ۱۲۴۲ہ ہجری + منشورِ مذکور حین ورود ابلاغ گردید میر منشی سید محمد بغدادی باستقبال آمد و از مرکب در بگھی سوار کردہ بشہر آوردہ در مکانِ سرکاری جا دادہ ظہورِ مراسم مہمانداری را متکفل و بعد از توقفِ چند ماہ رو بمقصد نمودہ شد - لہٰذا و اورنگ آباد و حیدر آباد و مچھیلی بندر کہ دخلے براہ نداشتہ از قوتِ جاذبہ آب و دانہ بگذرگاہ افتادہ بطریقِ خشکی از معبرِ سیدکا کول و کنارہ

عمان و جگناتھ و کٹک و اکثر بلدۂ دیگر در کلکتہ آمد مراسلۂ شاہزادہ پائے نام لارڈ گورنر جنرل اُمہرسٹ بہادر واصل گردانید کہ عنوان کتابت چناں بود + نامۂ محبت ترجمۂ حضرتِ فلک رُتبت شوکت و جلالت و عظمت پناہ دولت و نبالت و جلادت دستگاہ فروزاں گوہرِ دریائے اُبہت و کیاست درخشاں اخترِ آسمانِ مجدت و فراست زینت اندوزِ صندلِ نجدت و پیرایہ بخشِ تختِ شہامت و اقبال گورنر کلکتہ فرمان فرمائے مملکت ہندوستان دام شوکتہ و اجلالہ و عبارتِ کتابت این ست - چنداں کہ شعشۂ جمالِ عیسیٰ مہرِ گردوں نشین از مملکت چہارمین روشنی افزائے عرصۂ زمان و زمین و دمِ مسیحائی صبا در گلشنِ خضرا حیات بخشِ پژمردگانِ لالہ و ریاحین است - چمنِ عزت و دولت و شوکت و فرماں روائے از رشحاتِ سحابِ عنایاتِ بے نہایاتِ داورِ ازلی مخضر و صفحہ خاطرِ محبت مظاہر از اضواءِ الطاف و اعطافِ قادرِ لم یزلی منور بودہ باد + بعد از دعواتِ محبت آیات کہ پرتوِ اجابتش صوامعِ سرائرِ ملکوت را مزین سازد + و اتحافِ ہدیۂ تحیاتِ مودت بینات کہ اشعۂ آثارِ استجابتش مجامعِ معتکفانِ خطائرِ جبروت روشن فرماید بر مراتِ ضمیرِ آفتاب تنویر منطبع میکرداند کہ چوں لوازمِ اتحاد بین الدولتین علیتین این و رواسم وداد قوانین فیما بین شوکتین قویتین چنین ست کہ گہ میانِ دو شوکتِ عظمیٰ ہموارہ درارسالِ رُسل رسایل مفتحِ ابوابِ دوستی و محبت و در اظہارِ مہام و مرامِ مُشیدِ بنیانِ موالفت و مودت شوند بنابریں بنگارش این مراسلۂ الاتحاد پرداختہ

بجہت استحضار مرقوم خامہ اظہار مے گردد کہ عالی جناب معلے القاب محامد وکمالات اکتساب عزت وسعادت نصاب صداقت وارادت آداب عمدۃ الاعزہ والاعیان محمد علی خاں ہندی حامل صحیفۃ المجستہ یک چند در دار الخلافت طہران جبہہ سای آستان عدالت ارکان اعلی حضرت قدر قدرت خورشید رایت عطارد فطنت بہرام سطوت زحل رفعت خدیو بیہمال وباین وسیلہ کامیاب حصول آمال بودہ دریں وقت مرخصے حاصل ومعاودت بوطن مالوف خود نمودہ یرلیغ بلیغ باہر النور وتوقیع وقیع مرحمت دستور سلطانی مشعر بر سفارش او شرف صدور یافتہ کہ عنایات کاملہ را نسبت بعالی جناب مشار الیہ بظہور رسانیدہ باں زیبندۂ آرایک اجلال اظہار و اشعار شود۔ کہ درحین ورود عالی جناب باں حدود وثغور لازمۂ عزت و حرمت ومحبت باو نمایند ولوازم التفات را نسبت باو مبذول وبنواب مستطاب مبادی آداب لکھنؤ اطلاع دہند کہ امور آں را قرین انتظام وانضباط وباین وسیلہ خاطر آں را رہین بہجت و نشاط سازند وہموارہ مرغوبات ضمیر والا را کہ مشعر بر استقرار امر جہاں بانی و فرماں فرمائے بودہ باشند بمقام اظہار واعلان درآورند کہ کارگذاران دولت ابد مقرون بانجام آں مامور شوند باقی ہموارہ اساس محبت و وداد تا ابد الدہر پایدار ومواد مودت واتحاد فیما بین دولتین علیتین قوی بنیاد وشوکتین قویتین راسخ الاعتقاد محکم واستوار باد + محررۂ تاریخ بست وسیوم

شهر ربیع الثانی سنه ۱۲۴۱ هجری + پس از دار الامارة کلکته برآمده
مرشدآباد - و عظیم آباد - و بنارس را پامالِ مرکبِ عزم
گردانیده بمنزلِ مقصودِ لکهنؤ قرار گرفته ملازمِ درگاه پادشاهی
بوده تا آنکه بهمین طلب و رهنمونیِ قدردانی و ذره پروری آفتابِ
فلکِ حکمرانی مرجعِ رؤسائے دوران و ملجاءِ عظماءِ هندوستان
بندگانِ ذی شوکت و شان جنت مکان نواب محمد سعید خان بهادر
نور الله مرقده برامپور وارد و پابندِ سلسلهٔ نوکری مجاورِ آستانِ
سپهر بنیان گشته پس از انتقال خداوندِ نعمت بجوارِ رحمتِ
حضرتِ عزت جلت عظمته و عمت نعمته بحسبِ ولایتِ عهد مسندِ
ایالت و سروری بقدمِ خلفِ باعز و شرف محتشم الیه رونق دوبالا
یافت رئیسے که در عقل و دانش فلاطون و ارسطو را معلم و امیرے که
در فضل و کمال روح القدس را ملازم است انتظام ملکدارئش
ضرب المثلِ دانایانِ فرنگ + و عدل و دارائش سندِ عقلائے
با فرهنگ + شحنهٔ سیاستش نامِ شر و فتنه از ورقِ هستی سترده +
و بعهدِ دولتش بساطِ امن و امان برائے دوست و دشمن گسترده +
از طنطنهٔ شجاعت و دلیری او بهرام را لرزه بر اندام + و
از شهرهٔ صیتِ سخاوت و کرم گستریش بحر و کان را شرمندگی تمام +
خورشید طالع لطیفه تاریخِ ولادت ۱۲۳۰ باسعادتش + و اقبال
و دولت را مباهات بادراکِ ملازمتش + جوهرِ شمشیرش آب و
تابِ حدقهٔ چشمِ فتح و ظفر + و عزمِ جهان مسیرش یک دل و رائے
قضا و قدر + در راهِ فیل بادپائش اوهمِ فلک کمر شکسته + و بقدمِ

توسنِ سپہرپیمائش سمندِ وہم خستہ + جنابِ معلی القاب قمر رکاب شوکت و شہامت مآب خدا ئیگان نواب محمد یوسف علی خاں بہادر والیِ ملک رامپور طابَ اللہ ثَراہٗ وَجَعَلَ الجَنَّۃَ مَثوَاہُ + چوں زیب دہِ وسادۂ ریاست شدند۔ ہمچناں سررشتہ موجبِ سابقہ برقرار داشتہ + وظیفۂ عزت و برتری را قائم و استوار گذاشتہ + قامتے کہ بند بندش چوں نے بوریا از مغزِ قابلیت خالی بود از برگ و نوائے تربیت شائستہ سازِ مناصب گردانید + و سرے کہ مانند کاسۂ طنبور تہی از مادۂ استعداد مے نمود باسباب گردن فرازی ہمدوشِ زہرہ و مشتری ساختہ بمراتبِ علیا رسانید + روزے در مجمعِ امثال و اقران ذکر گفتگوئے فارسی بمیاں آمد باشندہائے ہندوستان را تفاخر بر انست کہ قواعدِ فہم اصطلاح و محاورہ و لغت و نکاتِ عجم چنانچہ ماخواندہ و ماہر یم ایرانی ہا چہ میدانند و انصاف ہمیں است کہ ناطق بدعوئے صادق اند لاکن حرف زدن راہ نمے برند و در نوشتنِ کلامِ صافِ از ہمہ رنگ عاری مضطر اند۔ زیرا کہ لسان تحریر مخالفِ زبانِ تقریر ست و اصطلاح ہر فرقہ از اصناف با طبقۂ دیگر بسببے محل تغیر و اختلاف۔ معرفتِ محاورات تمامی گروہ و اقوام و قبائل و اہل و الوس و کسبہ بازار و سائر خلائق ہر دیار موقوف بمعاشرت فصحائے اہلِ لسان یا اکتساب از بلغائے زباں داں مے باشد۔ چہ ہر صنفے بمحاورۂ خویش و آشنا برموز و کنایات خود گویا اند مانند علما و حکما فضلا و طلبا، وزرا، و امرا عرفا و شعرا و ادبا و اطبا کتاب و حجاب پیش خدمت و رعیت حلاج و نساج و سراج

ملاح و فلاح سلاخ و طباخ زاهد و عباد صیاد و حداد جلاد
و فصاد و تُجار و سمسار عطار و تمار معمار و نجار طرار و خمار
بزاز و خراز خباز و سرباز کناس و حلاس جاسوس و سالوس
نقاش و قلاش فراش و نباش رقاص و غواص مُرتاض و
نباض واعظ و حافظ شماع و طماع صباغ و دباغ صحاف و صراف
علاف و نداف دقاق و حلاق حکاک و دلاک جمال و حمال بقال و
دلال رمال و نقال خیام و حجام باغبان و پاسبان دربان و سگبان
فیلبان و شتربان جاشو و قصه گو سوئی و صوفی و ساقی کولی و لولی
لوطی و بوقی و کسانے که از اصطلاح فضلا و جهلا بے خبر و از محاوره
خواص و عوام بے اثر اند بدون تفریق و تفکر امتیاز و تدبر چند کلمه
غیر فصیحه و متداولِ اجلاف و سوقی ها را بدعوے دانش در کلام
که مقامش نباشد آورده بنیانِ کاخ سخنوری از بیخ و ریشه
بر اندازند و شاهدِ عبارت از زیور بلاغت معرا و در نظرِ
اربابِ معرفت رسوا سازند بیچاره قتیل کُشته دعوے فارسی
دانی و سرگشته معرفتِ لسانِ ایرانی بعضے کنایه و اصطلاح و محاوره
شنیده و پرسیده و در اشعار و فقراتِ منثورِ خُراسانی و مازندرانی
و گیلانی و آذربائجانی و خُوزستانی و طبرستانی و یزدی و کرمانی و
شوشتری دیده و استعمالِ لازم و متعدی را بقیاس
و قواعدِ صرف فهمیده آنها را در غیرِ ما وضع له آورده غریب
خلط و خبط بضبطِ تحریر بکار برده خود را چنان قلم داده که بکلماتِ
ایرانی و بلادِ عراق و فارس آگاه بوده و مُسترشدین بیچاره را

بدیں دعوائے تباہ نمودہ بہ تیغ خامئہ اصلاح خونِ فارسی بےگناہ را مباح گردانید اہلِ ہند راندانستن طریقِ گفتگوئے عجمی بعلّتِ عدمِ معاشرت اَصلا نقص و مضرت و عیب و حقارت نیست زیرا کہ اہلِ کشورِ دیگر بقدرِ دفعِ ضرورت ہم درتکلم زبانِ بےگانہ عاجز و مضطر اند۔ لہذا غرض از تسویدِ ایں عباراتِ سادہ از تکلفِ رنگِ گل و نسریں و فقراتِ بری از استعارہ ماہ و پروین بیانِ محاوراتِ فارسی متداولِ مردمِ ایران و اعلانِ راہ و رسمِ نشست و برخاستِ ایشان است کہ بسببِ عدمِ آگاہی اہلِ ہند را در آں دستگاہے نیست۔ فقیر چونکہ ہفت سال بآں سرزمین نشو و نما کردہ اکثرِ اوقات در صحبتِ ہر صنف بسر بُردہ چنداں کہ بذہنِ ناقص خود وقوف بہم رسانید و بصندوقِ سینہ آمادہ داشت۔ بحسبِ فرمائشِ اخلائے رُوحانی بطورِ تحریرِ روزنامچہ قدرے ازاں برنگاشت تا از خواندن و شنیدنِ حرف و حکایاتِ مندرجہ قاری و سامع را بر کوائفِ سلوکِ آں ولایت آگاہی شود +

للمؤلف قطعه مدحیه ولی نعمت دام اقباله

خطاب کرد بمن دوستے که خاطرِ او — عزیز بود برم چوں نشاطِ عهدِ شباب
رفیع قدر گرامی نسب ستوده خصال — گلِ ریاضِ نبی برگزیدۂ احباب
سعید و سید و حیدر علی شریف حسب — ز جد و باب نژادش سلالۂ اطیاب
که هرچه دیدۂ از راه و رسمِ ملکِ عجم — شمار کن بزبانِ بیانش و روئے متاب
قبول کردم و بستم کمر بفرمانش — اگرچه نیست مرا دسترس بپائے کتاب
بیمنِ مرشدِ غیبی نوشتم از سرِ عجز — خدا کند که شود قابلِ پسندِ جناب
ولی نعمت و جوهرشناسِ فضل و هنر — عیارِ دانش و فرهنگِ عدل و فیض مآب
امیر ابن امیر و رئیس ابن رئیس — فقیر پرور و مسکیں نواز از هر باب
پناهِ شرعِ متین و مربّیِ هر علم — گره گشائے دلِ مستمندِ اهلِ صواب
ز شرمِ ریزشِ آں بحرِ جود و کانِ سخا — فگنده حاتمِ طائی برُخ ز خاک نقاب
اگر کشند بمیزانِ عقل حلمش را — سبک نمایدش الوند کوه مثلِ حباب
بعهدِ نصفت و عدلش نموده بچۂ لیث — فرازِ سینه و دستِ پلنگ بالشِ خواب
شمیمِ گلشنِ خُلقش که در تواضعِ خلق — هزار مرتبه خوشتر بود ز مشک و گلاب
بگاهِ قهر و غضب گر نگاه شرزه کند — برائے هستیِ اعدا شود زبوں ز شهاب
سمند و هم فتد خسته پائے در تگ و دو — اگر ز توسنِ او یک قدم نهد بشتاب
تهمتنے که بیمِ مصافِ او دمِ رزم — عجب مداں که شود آب زهرۂ سهراب
همیشه پیشِ روِ موکبش سپاه جلال — مدام شاطرِ فتح و ظفر دواں برکاب
سپهر مرتبه عالی گهر مدارِ کمال — عزیزِ مصرِ شهامت خدیوِ مهر قباب
بنام کلبِ علی خاں بهادرِ جم جاه — که هست پایۂ قدرش بلندتر ز سحاب
مرا بدامنِ الطافِ آنچناں پرورد — که برتر است عباراتِ شکر او ز نصاب

شمولِ بندهٔ تنها نگشت لطف و کرم — نمود مزرعِ اُمید یک جهان سیراب
بمهدِ عاطفتش خوش دل اند آسوده — قدیم زمرهٔ خرد و بزرگ نوکر باب
فلک بذکر نکویش که در دعا شنود — پئے نثار بر آرد ز جیبِ دُرِّ خوشاب
بزرگوار خدایا اساسِ دولتِ او — نگاهدار ز آسیبِ اندراس و خراب
کلامِ نادر و مرغوب وان ز کلکِ حسین — بطرحِ تازه بر آمد چو غنچه ز پشتِ حجاب
رجا که اہلِ معانی ز صورتِ الفاظ — مدام میل نمایند کیفِ شهد و شراب
تمام گشت بسالے که بود از ہجرت — ہزار و دو صد و ہشتاد و نُه ز روئے حساب ۱۲۸۹

واین رساله عجاله را بنامِ **عذب البیان** موسوم نمودم اُمید که بمفادِ الانسان مرکب من السهو والخطاء والنسیان ہر جا لفظے بے محل و نامربوط بنظرِ اربابِ تحقیق آید آں را بمدادِ اصلاح زینت دہند و یک قلم منتِ تحریرش را بر جانِ بندهٔ ہیچمداں نہند وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَعَلَیْهِ التُّکْلَانُ **پوشیده** نماند که سرحد و ثغورِ ایران در عہدِ حکومتِ ہر طبقۂ سلاطین مختلف بوده بیک قرار ہمیشه نمانده عراقِ عجم وسطِ کشور است و مُلکِ خُراسان و مازندران و خُوزستان و گرمسیرات و فارس و بنادر و عربستان و آذربائجان و گیلان ملحقاتِ چار دور مے باشد و در ہر یک آبادیِ شهرِ بزرگ و کوچک و دہہ بسیار است که بازار مُسقف و چارسوئے و کاروان سرا و رباط و حمام و مسجد و مدرسه و تکیه و آب انبار تعمیر نموده اند بالفعل طولِ آں بسرحدِ افغانستان از خاکِ کافر قلعه مابین مشهد و ہرات ہر طرف شش منزل و از مشهد تا طہران بست و ہفت منزل و ازانجا تا کرمانشاہان شانزده منزل از بلدهٔ مذکور تا خانقیه عرب و عجم

وطولِ ذہاب بالائے رودخانہ کہ نامش خاطرم نیست شش منزل
وہمیں قدر ازانجا تا بغداد ست و در عرض یک طرف گیلان بکنارۂ
دریائے کاسپین و لنکران و سالیان و جانبے ارزن روم مے باشد
و دہنۂ مملکتِ ایران ہفت منزلے تبریز ست و ازانجا تا زنجان
ہشت و قزوین دوازدہ و دار الخلافہ از تبریز شانزدہ منزل
مے باشد و از طہران تا اصفہان دوازدہ و ازانجا تا شیراز
ہم دوازدہ و از شیراز بندرِ ابوشہر ہشت یا دہ منزل است باقی
از اطرافِ چہار جانب آراضی و آبادی تحتِ سلاطینِ روم و
اُروس و اولادِ احمد شاہ دُرّانی و انگریز و دیگراں رفتہ سمتِ آذربائیجان
تا قلعہ شیشہ و تفلیس بست و دو منزل جملہ ملک شروان و داغستان
و گرجستان در قبضۂ تصرفِ اولیائے دولت مفتوحۂ ایران
بودہ بدستِ اُروس افتادہ و از جانبِ خوزستان حلہ و کرکوک
و موصل و بغداد و بصرہ سیزدہ منزل بہ تصرف اولیائے روم
ماندہ و طرفِ بنادر و جزائر دریائے عمان مثل خارک و بحرین
و مسقط و راس الخیمہ و دریۃ خیلے ملک ماتحت و باج گذار تختِ عجم
بودہ کہ سر خود و منسوب بانگریز و متعلق دیگراں شدہ و سوائے
توران بلخ و خوارزم و سرخس و اُورگنج زیرِ نگینِ شاہِ ایران کہ
بود بدر رفت و جانبِ خراسانِ ہرات و قندہار و نصف
راہ کابل و سیستان بلکہ تا جلال آباد و ہم دریائے سندھ
سرحدِ عجم شمار مے شد خارج گردید + و باید دانست کہ در ملکِ
ایران چہار فصل ست از تحویلِ آفتاب در برجِ حمل تا آخر جوزا

سہ ماہ بہار باشد کہ موسمِ شگوفہ و گل و کاہو و ریواس و خیار
و کنبزہ و آلوچہ و توت و آلو بالو و گیلاس مے شود و از ابتدائے
سرطان تا آخر سنبلہ تابستان و فورِ میوہ سیب و انگور و زرد آلو
و گرجہ و انجیر و شلّو و گرنگ و طالبی و ہندوانہ و خربوزہ وغیرہ
و از میزان تا انتہائے قوس پائیز فواکہہ رسیدہ و پختہ
و بکمال شیرینی آمدن خشکیدہ و چیدہ شدہ در ذخیرہ مے برند
و از جدی تا حوت دو چلۂ بزرگ و کوچک زمستان ایامِ بارش
برف و باران و یخ بست حوض و دریا و وقتِ خزان و بے برگی
تمام اشجار است سوائے حضرت سرو کہ ہمیں وجہ او را شعرا و
اہلِ سخن آزاد خوانند کہ مدام یکسان است و در بلاد معتدل
مثل فارس و سائر گرمسیرات کرمان و یزد ہمان روز و شب از
تقدیم خورشید در منزل نو تغیر ہوا معلوم توان شد کہ فصل بدل
گردید و کثرتِ بارشِ برف در چلہ ہائے زمستان و باران
بایام بہار و پائیزان مے شود در زمستان باران و در ایام
بہار نیسان مے بارد زراعتِ گندم و جو و نخود زیرِ برف
روئیدہ سوزن بالا آمدن ہر قدر برف آب مے شود بخاک
فرو میرود و زیادتی جاری شدہ بر رودخانہ مے پیوندد +
بدون سوختنِ ہیزم و آتشِ زغال در سردی ہوا زندگی مردم
میسر نیست - و در گرما حاجتِ بادزن و چھتری میان ہیچ ملک
نہ مے باشد - سوائے کرمان و مازندران و از میوہ خاص ہند
نیشکر در مازندران بہم مے رسد باقی انبہ و کٹھل و بڑہل

و شریفہ پیدا نشود و کُنار در ملکِ عرب و عجم بعضے جا ہست
اگرچہ بخوبی کنار فرّخ آباد و لکھنؤ نباشد و جامن و کمرک و لوکاٹ
و لیچو و کھِرنی و انناس بہ کُلّی ہیچ جا نیست و فالسہ بدل ناقص آلو بالو
و گوندنی شبیہ ناقص گیلاس ست و خورشِ پائے گوشت کہ در ہند
آنرا ترکاری گویند مثل آلو۔ و اروی۔ و چچینڈہ۔ و بلول۔ و آریہ
و کندرو۔ و گوبھی، و ترئی، و کریلا، و کسیرو، و سنگھاڑہ، و شکرقند
و زمین قند، و کاندو در آن جا نباشد مگر حالا شنیدہ ام کہ
آلو، و ترئی، و فلفلِ سُرخ پیدا مے شود۔ الّا گزر کہ زردک گویند
برنگ زرد و شلغم سفید و چقندر خیلے بزرگ بقدر ہندوانہ
و ترب مشابہ شلغم و بادنجان درشت و بامیاں و کدوئے دراز
و مدور و خیار چنبر و بالنگو و کلم بسیار بزرگ و پیاز سفید و موسیر
و سیر لذیذ تحفہ بہم رسد کہ در ہند یافتہ نشود۔ چنانچہ بعضے
را خام مثل زردک مے خورند+ و اہلِ ایران دو قسم اند۔ یکے شہری
سکنۂ بلدہ بزرگ و کوچک کہ اقسام آن مذکور خواہد شد۔ دویم
دہاقین و آنہم دو نوع ہستند۔ یکے دہ نشین اند کہ از چینہ گِل و خشتِ
خام و آجرِ پختہ مکان ساختہ بلکہ دور آبادیِ خود دیوار بلند
کشیدہ چار طرف خندق کندہ و خاکریز نمودہ بر دروازہ قلعہ
شتیر حاجی بنا نہادہ تختہ پُلِ مقابلِ دروازہ نصب کردہ برج و بارہ را
تفنگچی محافظ و نگہبان مقرر دارند و فصلِ خریف و ربیع از خر و گاو زمین را شخم و شیار
و خلیش نمودہ ہر سال بادہ واڑہ قوت بفزایند و تخم پاشیدہ گندم و جو و نخود
سفید و عدس درشت و لوبیا و برنج و مونگ کہ آن را ماش نامند

و با قلا که مثال سیم مے شود و زرت و ارزن و کافشه و پنبه
که تخم اور ا پنبه دانه نامند و کتان و خردل و سرشف
و بید انجیر کاشته از قنات و کاریز و چشمها آب داده سررسیدن
حاصل از داس درو کرده بخرمن برده کوفته کاه و غلّه را جدا و صاف
کرده چیزے بنا بر مصارف خود و دواب بخانه ها انبار نمایند و زیادتے
را بار شتر و الاغ کرده در شهر برده نقد گردانند از جنس ماکول
ارهر و کلتهی و ماش و باجره و کودوں و مٹر وجود ندارد + دوم
ایلات صحرانشین زراعت ندارند خیمه سیاه پلاس را بدشت
و صحرا زده از گله و رمه و ایلخی گوسفند و بز و گاؤ و اسپ و خر
و قاطر و شتر وجه معاش بدست آرند اول بهار پشم آنها را
قیچی کرده و از مقراض چیده قالمه و رسن تابند و جوال
و گلیم و قالین و جوراب بافند و از بیخ موهائے بز کرک سوا نموده
برائے مالیدن نمد و پاپنجی و کلاه و بافتن شالکی و شال فروشند
و از شیر دوشیده یومیه پنیر و ماست و کشک و قره قروت
بعمل آورده مے خورند و بیع مے نمایند و از برّه و بزغاله
هزاران را سر بریده پوست کنده بجهت کلاه و کلیچه
و پوستین دهند و دباغی کرده انبان سازند و بدست سوداگرها
بنقد و نسیه معامله کنند و گوشت را با دنبه در دیگها
انداخته سرخ نموده در شکنبه که ماست و نعناع و نمک مالیده
باشند پر کرده بمصرف خوراک و مایهٔ قوت و معامله رسانند
و کره اسپ و خر و قاطر و یا کشش دیگر پول گرفته سودا نمایند

در موسمِ گرما بزمینِ سرد سیر پُر آب و علف و بوقت سردی
هوا میان گرمسیرات کوچ کنند و در قشلاق و ییلاق بسر آرند
پسر و دختر خود ها را با هم پیوند دهند و با شهری نیامیزند زنان
ایشان از کسے رُو نگیرند مگر از آدم بیگانه بلاد و سوادِ اعظم
پرده و حجاب لازم شمارند بے عصمتی درمیانِ آنها
نباشد اگر باغوائے نفسِ امّاره گاہے امرِ فاحش رو دهد
زن و مردِ بدکار بکشتن سزا یابد از پادشاهانِ سلف عهد و پیمان
شده که از هر ایل ترک رعیتِ ایران انچه سابق کوچانیده
از توران بآں ملک آورده جا داده اند مثلِ تُرکمان و هزاره
و قزّاق و تکهٔ و یموت و گوکلان و اُویماقِ و اَفشار و قجر و از
تاجیک زاد و ولدِ خودِ عجم قوم بختیاری و فیلی و زند و کُرد
و لر ممسنی و شاه سون و کلهرٔ و قرعی و جمشیدی و ایلخانی سر و عده
معین این قدر سوار و باین شمار پیاده برائے نوکری سپاه
پائے رکاب داده باشند کلانتراں و ریش سفیداں هر تیره
اسامی خانوار شان را نشان مے دهند در سپاه مے آیند
باید خدمت قبول نمایند تخلف دراں راه نمے یابد اگر ملازمت
نخواهد استعفا عرض دارد جوان با یراق را عوض بیارد و سبیلِ
نقیب و مستوفی را چرب کنند از بندِ چاکری خلاص و رها
مے شود و علاوه آں بضرورت مهمِ جنگِ با دشمنِ بیرونی
لشکرِ کمک هم ازیں جماعت محصّلِ شاهی گرفته مے آرد
هر چند که بعضے شب و روز حین غفلت در میروند و باز گیر مے آیند

دبستانیاست میرسند + قسم دیگر از دیہات و شہر مشترک اند
که زمین گوشه وکنار و بیرون هر بلدرا دیوار حصار کشیده خواه
بدون احاطه باندا ختن قاذورات وخشکبار قوت داده طرح
چمن وخیابان ریخته اشجار الوان میوه نشانیده از مهارت
باغبانی پیوند شاخ و اصلاح ته خاک بریختن پین و خون
و مرده جانورهائے بجنّه سگ و موش و پیچیدن نمد در بیخ
درخت بزرگی و شادابی و شیرینی و رنگ ثمر بروئے کار
در موسم بهار و پائیز تا دست رس خود از خام و پیش رس
و پخته میوهٔ تر و تازه چیده آورده فروخته و بعد فصل در
ذخیره داشته تا نوروز انگور و سیب و به و گلابی و خربزهٔ و هندوانه
فروشند و مویز و کشمش و جوز قند و قلیسی و توت و زردالو
و انجیر خشک را معاملہ کنند و از انگور سرکه سازند و شیره و
دوشاب نموده مایه قوت گردانند و از اهل شهر هم اقسام
مردم اند یکے ارباب حکم و متصرف ملک و دولت و دران چند
گروه اند + اوّل سرفرازان مراتب علیا از روئے وراثت
آباواجداد یا بزوراقبال خداداد خواه دم تیغ برنده فولاد
سر تاج همگی پادشاه و وزیر اعظم دستور المعظم و مستوفی
و عمله دیوان و فرمان فرما و حکام ولایات + دوم اهل سیف و
سنان ده باشی، و سلطان، و یاور، و سرهنگ، و سالار
که منصب دارانند و سواران با شمشیر و تبرزین و نیزه و تیر و
کمان و کیسه کمر بسته و تفنگ داغستانی و لاری و طپانچه کمر

وقبوز قرپوش زین دارند و چکمه و زانوبند و زره و چار آئینه
وخفتان و صاعدبند و کلاه خود پوش بوده باشند و من تبعہ
انها نقب زن و سیبه و سنگر ساز و تفنگچی تفنگ فتیله دار و جزایرچی
ونظام سرباز فرنگی و توپ خانه و زنبورک شتر و طرح انداز
وجرچی ونقیب تمامی نوکر باب ملازم پائے رکاب گفته شوند
سوم عملهٔ درخانه ایشیک اقاسی و قاپچی و یساول و جارچی و
میرغضب و اشیر و ناظر و داروغه شهر که مفصل ذکر خواهند شد
حاشیه دستگاه سلاطین و امرا و بزرگان مے باشند و مثل
جانورهائے خوش آب و علف هرچند روز بجائے دست اندرکار
مانده گذران زندگی را بسر مے برند از شاگرد پیشه و لشکری مواجب
نقدی که مراد مبالغ سکه دار مشاهره باشد فراخور حال جه
سوار و پیاده سه هر شش ماه خواه سال مے یابند و جیره یعنی
خوراک یومیه که برائے جمله چاکرها معمولست بوزن مقرره
مختلف الحال جنس از نان و ماست و پنیر و آرد و کنجد و روغن
وگوشت و برنج و هیزم و زغال و شیرهٔ انگور حتے میوه هم برات
آن راغرهٔ هرماه مے ستانند + چهارم اهل سوق و حرفه در
ذیل تماشائے بازار دکان هریک بنوعے که مروج و رسم
هرصنف کسبه بوده وجه مے ساختہ معامله مے نموده وصف
کرده خواهد شد + پنجم متوکلین علے الله سلسلهٔ جلیلهٔ
مجتهدین که حافظ حوزهٔ شریعت غرا و حارس ملت حنیفه بیضا
هادیان راه دین و حاکمان حدود شرع متین اند + مجتهد کسے ست

که قواعدِ اوامر و نواهی الٰہی و احکامِ شرائع حضرت رسالت پناہی
از صوم و صلوٰۃ واجبات و مندوبات و محلّلات و محرماتِ
مباحات و مکروہات طہارات و نجاسات با دلّہ اربعہ
کتاب و سُنّت و عقل و اجماع استنباط و تحقیق طریق تعدیل
و توثیقِ رجالِ رواۃ کردہ در جمیعِ علوم صرف و نحو و منطق و معانی
و بیان و لغت و اصول فقہ و فقہ از عبادات و معاملات تا قصاص
و دیات و حدیث و تفسیر و حکمت و کلام استقراءِ وسیع و
تدقیق و تصحیح منیع نمودہ ملکہ بہم رسانیدہ افادہ و افاضہ
درس و تعلیم فرماید و مجتہد جامع الشرائط اَعلَم و اَفقہ
و اعدل و ازہد و اتقا و اَورَعِ اہلِ زمان و اقران و مُسَلّمِ فضلائے
دوراں باشد حکم آں بر تمامِ مردم از شاہ تا گدا نافذ
و جاری بودہ اور امطاعِ لازم الاتّباع دانند چنانکہ
بعزل حاکمِ ظالمِ بلد امر نماید رعایا و لشکر فرمانش پذیرند و کسے
کہ بمراتب مذکورہ نہ رسیدہ باشد از رجال و نسوان شریفاں
و وضیعاں و لئیماں جمیع اصنافِ امم و طبقاتِ بنی آدم را
مقلّد نامند چوں آسائشِ عباد و آرامشِ بلاد انتظامِ
ہرگونہ اصلاح و فساد و ضبطِ امور معاشی و معادی بوجود حاکم شرع
و ناظم عرف وابستہ ست بنا براں در کل بلداں و قصبات و
دیہات و ایلات برائے اجرائے قواعد و قانون اسلام
بسند و اجازہ مجتہدِ جامع الشرائط ہر کہ بدرجہ علم و اوصافِ
مندرجہ لائق و در فنونِ نقلیہ و عقلیہ چنانچہ باید فائق باشد

برگزیده و مقرر گردد تا خلق در امورِ دینیه و اخذِ مسائلِ شرعیه
باو رجوع و تقلید نمایند جنابش تالیفِ رسایلِ عربی و فارسی
مُشعرِ احکام مرتب نموده بدست مردم دهد - و ادائے جمعہ
و جماعت و ایصالِ وجوہ خُمس و زکوٰة و تکمیل وصیاتِ اموات و
تقسیم مواریث و صیانت آرامِل و قیمومیت ایتام و نکاح و طلاق
و سفاح و افتراق و هنگامِ بسط ید اقامۂ حدود و قصاص و دیات
و رفعِ منازعات و مطالبات و دیونات اراضی و باغ و
و نظارت موقوفات باو رجوع دارد علما و مجتهدین و
فضلائے متورعین در عوض بجا آوردن امورِ واجبہ امامتِ صلوٰة
و درس و ارشاد و تکفلِ مرافعات و نماز اموات اُجرت نگیرند
حرام دانند و مواجبِ سلطانی را نستانند مگر در امرِ وصیات
هرگاه کسے وکیل نماید پس از فراهمی متروکات و بیع مُخلفات
حق المحنت بحسب قاعدهٔ شرعیه گرفته بمباشرِ این کار دهند
و هرگاه موصی ثلث قرار داده باشد قبض نموده بموجب
وصیت بعمل آرند و تتمه را بر ورثه تقسیم نمایند یا در ایقاع
نکاح هرچه از جانبِ ناکح خواه منکوحه رسد قبول دارند و
جائز شمارند و هر قدر از وجوه خمس تجار وغیره بمعرضِ
وصول آید بر سادات تقسیم گردانند و انچه از بابت زکوٰة
و ردِ مظالم و وجوهِ برّ اخذ کنند بر فقرا و مساکین و ابن السبیل
عوام بذل فرمایند و هر مجتهدِ جامع الشرائط بحسب تحقیق و تدقیق
و استنباطِ خود و شرحی مستدل در علوم حکمیه و کلامیه و نقض بر بعضے

ابواب ضروریہ لازم العمل نویسد و در مساجدِ محلّات برائے
ادائے نمازہائے واجبات و اعلان مسائلِ صوم و صلوٰۃ ہریک
از علمائے راشدین و سادات ابرارین راپیش نماز قرار دہد
کہ او ہم محض از نیّت رضائے خدا کفالت امورِ حیّ و اموات می کند
سلطان را در تعین ایشان مداخلت نباشد و طلبۂ علم کہ از دیہات
و ایلات بعزم تحصیل آمدہ در حجراتِ مدرسہ اقامت نمایند
صورتِ معاش باین گونہ رومے دہد کہ در بلادِ مشہورہ ہر کہ از بزرگان
والاہمت بنائے مدرسہ نہادہ موقوفات مزرعہ و باغ و آسیا
و حمام و دکان برائے صرف آں گذاردہ اند از مداخلش بدستِ متولی
وجہ معونتِ مدرس و سکنۂ طلّاب و خادمِ جاروب کش و فراش
تقسیم مے شود بعضے جا بہر حجرہ یکدست فرش و رختِ خواب و
دیگر مسی و ظروفِ مایحتاج موجود بلکہ کتبِ ضروری درس و آلاتِ
دریافت ریاضی ہم در کتب خانہ آمادہ است و در یک طرف آں
مسجد برائے ادائے فرائض ساختہ و پیش نماز مقرر و حوض
آب و باغچہ و چاہ و بیت الخلا و انبار خانۂ جنس علاوہ مے باشد
و فرقہ دیگر سادات و نقبا و قضات و مُلّائے مکتب و
مدرس و مؤذن و مکبّر و واعظین و روضہ خواں و فقرائے
سائل بکف در بیوت خود و کرایہ و بقاع مساجد و امام زادہ و تکیہ
منزل و سکنے دارند و از خیرات و نذر دولتمندان وظیفہ مستمرہ
یافتہ خواہ بگدائی اوقات مے گذارند + ششم طائفۂ شعرا
و درویش صاحبِ خانقاہ و قصہ خواں و سخنورانِ انشا پردانم

که هر شب بمدح و ستائش اربابِ کرم و هجو هائے مالکانِ درہم و
دینار بخیل طبعِ لیامت شعار دودِ چراغ خورده استخوان
شکسته راست و دروغ بهم بافته وسیلهٔ روزی سازند
و اهلِ ساز و نغمه مطرب و مغنی و دمساز و رقاص و حقه باز
و مقلد و لوطی میمون باز و لوطی اجلاف و بازی گر و بند باز
و عملهٔ زورخانهٔ کشتی و حمامی و بچه بے ریش و اهلِ قمارخانه
که هر صنفے بشیوهٔ نشاط افزا خاطرِ امرا و صاحبِ جود و سخا
از ادا هائے مضحکه خود مسرور نموده چیزے یافته روزگار بسر
مے آرند + هفتم اربابِ تجارت که تنخواهِ ملک خود یا دیارِ
دور دست را بیع و شرا نموده خواه باجارهٔ باغ و آسیا و
حمام و کاروان سرا و دکان و بازارچه و مزرعه قوت حلال را
وجه معاش سازند و بانوکر باب و سپاه پیشه وصلت
نکرده گویند مالِ مغشوش و لقمه مشتبه خوردن جائز نیست
و مکارے و حمله دار قاتر و شتر و یابو و چاروائے یا کش
و چاوش و میر حاج و بدرقه راه و قاصد و عملهٔ تابوت
باجرت و جائزهٔ مباح اوقات بسر آرند + دراں کشور
کمتر کسے بے کار محض خواهد بود - و صورتِ اخذ وجه حکام
ولایت از مردم رعیت مختلف ست - اول خراج زمین
مزروع از کشتکاراں مے باشد که بپیمودن از جریب
بنا نهاده اند یا سر خروار غله قرار داده هر سال باید که خدا
از دیهات و قصبات و محلات شهر بستانند و بحاکم وقت عائد

گرداند + دوم بر گله و رمه و ایلخی بهائم از هر صد راس معین سمت بعد از
شمار اصل مواشی و تناسل بچه ها محصول بسر کار می رسد + سوم هر که
باغ و فالیز و مزرعه سبزی خود داشته باشد مطابق رسم قدیم وجهی
ادا می کنند + چهارم باج خرید و فروش جمله اشیاء پوشیدنی
و خوردنی و مایه زندگانی هر چه باشد در گمرگ خانه دیده و شمرده و کشیده
حسب دستور جدید می گیرند + پنجم بر اصناف کسبه اهل حرفه چه
دکان دار و چه کارکن خانه علاوه سر قفلی و کرایه معمول سابقه
معرفت کلانتر گرفته می شود + ششم جزیه از جماعت یهود و نصرانی
و مجوس و هندو که بابت رعایت ذمه بخزانه سلطانی می آید
و شرائط عهد امان از طرفین مرعی می باشد - یهودی را که جهود
هم می گویند مقرر است که بشعار ملت نبوی در ظاهر مانده خانه را
پست بنا کنند دو طبقه نسازند و بوقت باران میان هجوم مسلمانان
گذر ننماید از خرد و بزرگ در سلام به مرد و زن اسلامیه سبقت
داشته باشند بکسی در مقدمه یا معاوضه دشنام نه دهند
بچوب و سنگ و اسلحه ضرب نه رسانند از کوچه و بازار شهر
بدون سفر همیشه پیاده روند در عرور بکدام آینده و رونده تنه
نزنند اگر معبر تنگ و کوچه باریک باشد خود راه چپ و راست
بگردانند سوار اسپ زین نشوند بر پالان قاطر و یا پشته عزم سفر
کنند رسوم کفر و زندقه خود را هیچ قوم ظاهر نسازند اگر جامه نو بپوشند
وصله پارچه غیر پیش سینه بدوزند که معیوب شود هندو باید قشقه باشد
یهودی موئی سر تراشیده قدری پیش گوش وا رهنی و نصرانی

ومجوس پُشتِ سر زیرِ کلاہ و عمامہ نمایاں و آشکار بدارد یخۂ قبا
و پیراہن را واروند بر عکس مسلمین بگذارد کاکل قدرے موئے مفرق سر ست
چنانچہ علامت ہنود باشد در اہلِ اسلام ہم متداول ست و زلف
کہ بچہ ہا و خوانینِ سیاہ مے گذارند موے مقدم و پیشِ گوش و پُشت
آں را گویند کفار اگر ستم رسیدہ باشند سرِ خود مکافات را
مرتکب نہ گردند والا بہلاکت گرفتار مے شوند بلکہ بحاکم شرع خواہ
عرف استغاثہ عرض دارند آدم رفتہ مدعا علیہ را حاضر مے آرد
بعد ثبوتِ جرم سیاست ونسق بظالم عائد خواہد شد علاوہ از خراج
و باج مذکور قسمے آنست کہ پول میوہ خوری و مہمانی و مصارف عرس و
پیشکشِ غم و شادی حکام بگردنِ رعیت مے اُفتد از جبر و اکراہ
مے دہند و ہرگاہ تہاون نمایند زیرِ چوبِ فلک اُفتادہ وجہ قلق
مزید مے شود مہماتِ دُیونِ مہر و قرضہ دست گرداں و منازعاتِ
وراثت و عقد و طلاق و خلع رجال و نسواں حسبِ شریعتِ غرّا
کہ مرسوم اعلیٰ و ادنیٰ است و مخاصمہ سوداگراں در خانۂ مجتہد
دائر و فیصل مے شوند وکلائے دانشمند عدالۃ العالیہ دیوانی معین
و مقرر ہند در بلاد ایران وجودِ پاک سر شت ندارند ہر کس باعتقادِ خود
ہر کہ را معتمد مے داند بحضور صاحب مرافعہ قائم مقام مے گرداند
ہرگاہ بین التجار نزاعے در صحت و سُقم معاملہ یا دعوے غبن در جنس
خواہ بیع یا تعدی کم زیجی یا اختلاف حساب میان شرکائے مضاربہ
یا وکالہ واقع شود تصفیہ آں از قرار قواعدِ مجریۂ بملک التجار و امین التجار
کہ از جانبِ سلطان معین ست تعلق دارد باجلاس و تصدیق

جمعے از اکابر از ہم مے گذراند وانتظام بازار و محلات و کشادن دکانِ جدید و اجازتِ کسبِ اہلِ حرفہ با کلانتر منوط است و مواخذۂ امرِ معروف و نہی منکر و امورِ خلاف شرع و حکمِ سلطان و ہتک حرمت اسلام و علانیہ ظہور فسق حتےٰ ریش تراشیدن و حریر را پوشیدن محتسب مختار مے باشد و باز خواست کمی سنگ و وزنِ قیراط و نخود و مثقالِ زرِ فضہ و ذہب و دیدن و سنجیدن خالص و قلابی نقرہ و طلا و تقرر نرخ از معیار سیر و کار وار و پنجہ و چارک و من تبریز و شاہ و خروار کہ صد من تبریز سیت لہرا و معتبر بودہ پاسنگ ترازوئے خورد و بزرگ و قپان را باخبر مے ماند و مقدمات زد و خورد بازار و خانہ و شرب و ساخت و کشیدِ خمر و قمار بازی و نقب زنی و دزدی و خون و کیسہ بُری و آمد و رفت صیغہ و کولی و قرشمال و راہ زن و اباردی بردار بد و گرفتاری حارب و ضارب ہارب بندہ و آزاد و بانی ہر شر و فساد و استغاثۂ اُجرت حمال و فعلہ و بنا و تعدی بے جا تعلقِ داروغۂ شہر ست کہ سر چار سوئے ہر معمورہ نشیمن مے دارد شب گردش میکند ہر کہ بعد از سر طبل کہ بر پُشتِ بام بازار در ساعت اوّل گذشتن شب و دوم و سوم گوُ رگہ مے زنند و مے کوبند براہ و گذر بر آید و معروف نباشد گزمہ ہائے ملازم آن داروغہ کہ باطراف کوچہ و محلات در خر است مے گردند اگر بر خورند و شبہ برند او را گرفتہ مے آرند بپائے باز خواست مے کشد

جریمہ حاکم ومشت زرے بنام حب نبات برائے خود اخذ نمودہ
مے بخشد یا در محبس مے دارد و از جانب سلطان اختیار
کشیدن مجرم از خانہ و دکان و بچوب فلک آویختہ زدن
وگوش و بینی بریدن و چشم کندن و بر نجیر بستن و دستاق
گردن یافتہ بموقع وقت کار مے کند۔ ناظمِ ولایت کہ ہر جا
جدا مقرر مے باشد چنانچہ بدار الخلافہ شہر طہران پائے
تخت ایران باوجود بودنِ تاجدار بمقرِ سلطنت محمد علی خان
وزیر علی شاہ پسرِ خاقان مغفور مبرور حکومتِ شہر داشت
بعہدۂ او تمشیت ملک و اخذ مالیات دیوانی و امنیتِ راہ مسافر
جستجوئے قطاع الطریق بودہ بدست آوردہ سیاست ایشان میکند
داروغہ ہر روز بخدمتِ حاکم شہر مے رود و مے ایستد از واردات
روزانہ خبر مے دہد از ہر کس پول جریمہ گرفتہ در شمار
مے آرد آنچہ نسبت گنہگار تدارک نمودہ ذکر مے کند ہنگام تعدّی
بے حساب و شکایاتِ رشوہ ستانی و دیگر امور نا ملایم طبع اربابِ
مذکور از منصبِ داروغگی عزل مے شود ہر چہ دارد برباد میرود
نگہبانی قلعہ و ارکِ پادشاہی کہ دراں مکانات خسروانی و
وخزائن و دفائنِ ملوک مے باشد خواہ بالفعل در انجا سکونتِ
شاہ ست یا بدل کردہ بدیگر محل و منزل رفتہ تعلق کوتوال
مے ماند و انتظامِ مداخل ہائے باج راہ و دروازۂ شہر از مال
تجار در اشیائے خرید و فروشِ ظروف و پوشیدنی و خوردنی
و اسپ و شتر و بز و گوسفند و کنیز و غلام از گمرکچی و اجارہ دار سرکار

وابستہ ست۔ گذرانِ اہلِ ایران نسبت بمردمِ ہندوستان بنہایتِ رفاہ سہل وآسان مے شود زیرا کہ در ہند امیر و فقیر نانِ فطیر و غذائے پختۂ خانۂ خود را چاشت و شام مے خورند ہیچ وقت از فکرش خالی نیستند بخصوص زنانِ غربا دریں بلایا بیشتر مبتلا اند سحرگاہ پائے دست آس نشستہ گندم بسانید اول روز تا نزدیکِ زوال از پخت و پزِ خوراکِ نہار فرصت کردہ بتدارکِ طبخِ دیگر جہت شب بکار پردازند بنا بر آں مہلتِ شغلِ کسبِ کمالِ مفید دُنیا و آخرت نمے یابند بر خلاف سکنۂ ولایت کہ وضیع و شریف اقسامِ نانِ خمیر بازار و قاتق دستیاب و دُکان بقال و آتشپز و سبزی خوردنی از دست فروشہا کہ دولنگۂ لودہ سبد را جانبین اُلاغ بار کردہ پاسنگ و ترازو در کوچہ و بازارِ محلات بگردشِ روزانہ فریاد مے زنند ہرچہ مے خواہند گرفتہ طعامِ نہار مے خورند اصلاً در خانہ نان نمے پزند الا سوداگران منتظم و اہلِ امساک کہ سرِ فصل و ہنگامِ درو و حاصلات بوقت خرمنِ گندم را قدرے ارزاں گرفتہ بخانہ بُردہ بانبار نہادہ مدام بقدرِ ضرورت سرِ آسیائے آبی فرستادہ آرد کردہ آوردہ بی بی خواہ کنیز و غلامِ شاں ہفتہ یک دو مرتبہ خمیر نمودہ در تنور خانۂ نان پختہ میانِ دیگچہ مس از ہوا محفوظ گذاشتہ نہار و چاشت و شام در آوردہ صرف مے گردانند۔ سائر مردم بوقتِ شب برنج را چلاو پختہ با خورشِ قیمہ و گوشت و سبزی و پلاؤ معروف خود شاں تناول مے نمایند۔ و بعضے مالکِ مزرعہ گندم داشتہ

هر روز نان بارا حواله کرده برابرش نان پخته از وے ستانند دیگر
رسم ست که سه بخاری تنور دُکان خبّاز ے اکثر نان پُز ها قدرے
گوشت و دُنبه و نمک و نخود بایکدو دانه پیاز همراه آب در دیزی گِلی
انداخته بارمے گذارند یخنی لذیذ و چرب پخته مے شود یکے دو
پول مے فروشند برائے نان خورش دو سه آدم کفایت مے کند
هر که مے خواهد خریده مے آرد خالی کرده دیزی را مسترد مے کند
روز ها پختنی هیچ قسم برنج را عادت ندارند همه مردم نان مے خورند
وشب سوائے محتاجین جمله مخلوق بزرگان و اوساطِ ناس مطبوخاتِ
مذکوره تناول مے نمایند اوقاتِ چیز خوردن بسبب خوبی آب وهوا
و مزید اشتها که آبش صاف و بردی سنگها غلطیده سبک و بُرنده
وهوا یش نشاط انگیز و غذا هائے خوش مزه مولدِ اخلاطِ صالحه
و میوه هائے ارزانِ لطیف خون افزا ست در سائر ناس بایں تفصیل
قرار شده بعد از فریضه صبح بنام نهار قلیان مستّائے بعمل مے آید
بقدر چهارم خواه نصف یا زائد نان تافتان و خورشیدی همراه
پنیر و حلوا و مرّبا خورده دهن شُسته دست بکار و کسبِ خود مے زنند
و قدم از خانه بروں مے نهند گویند ناشتا قلیان مکروه از منزل
حرکت نامطبوع و باعث ضعف قوّت باشد ساعتے از روز گذشته
به موسمِ سرما از نان گرما گرم و حلیم و روغن داغ و قند و شکر
و دار چینی خواه عدسی یا کله پاچه و شیر دانِ سیراب زده شکم از غذا
در آرند و سیر مے خورند در چاشت نزدیک زوال آفتاب نان و پنیر و کباب
و فسنجان و سائر خورش مثل اینها میل کرده میوه را هم که خربوزه و هندوانه

و انگور باشد بدرقهٔ دنبالهٔ کششِ طعام نمایند هنگام عصر هم اکثر خوش
گذران هائے صاحبِ چیز بخوردنِ شیرینی و میوهٔ تر و خشک با رفقا و عیال
بلکه هم کار و هم خانه و غلام بساطِ تنقل اندازند بعد از نماز مغرب و عشا
که بیشتر در مساجد با جماعت خوانده رُو بخانه مے نهند رختِ بیرونی کنده
عمامه و جوراب را بکنار گذاشته یکتاهی از خالق خواه پیراهن مانده و غذائے
شب را که مذکور شد بسر رغبت تناول فرمایند. بعضے اُمرا قریب ساعت
ده و نه بطعامِ شام دست آلایند و اول و بعدش بحرف زدن و
صحبت داشتن با هم شب نشینی را رونق دهند پس برخاسته بجائے
خود روند و بسرِ رختِ خواب درآیند و یخ را در زمستان و تابستان
میانِ کاسهٔ دوغ و افشره و آب خوردن اندازند که مورثِ هضمِ طعام
و غذائے چرب و زینتِ خوان و چاشنی‌گی مفرط شود چیز ساده مستعمل ولایت
را بهر ترکیب که از جوشانیدن و سرخ کردن بے ادویه و ماست
طبخ کنند از خوبی روغن معطر و برنج خوشبو و نمک براق گوشت
چرب تر و بے زهم فربه و گندم و نخودِ سفید درشت و عدس کلان
قد دیده کبوتر ماشش و باقلائے بزرگ زود گداز خورش لذیذ بامزه میسر
گردد که طبعِ تندرست بدرجهٔ اولے بیمار هم بخوبی قبول مے کنند تمامی جنس
خوراک ادنے و اعلے برابر است سلیقهٔ مهارتِ بخت عام و خاص جُهلا
مے باشد آب خوردنِ مردم از نهر جاری و کاریز و چشمه و دریا ست
که در خانه هائے ایشاں خواه محله علے الدوام یا بنوبه هفته مے گذرد و از آن
در آب انبار پُر نموده باشند زیرا که آب چاه را نهایت نامرغوب
دارند میوهٔ تر و تازه از پیش رسِ بهار تا آخر پائیز از درخت چیده

وپس ازاں بذخیرہ داشتہ ہمچناں پرآب وتاب برآوردہ تامدت
نہ ماہ دہ ماہ از دہنہ جلال آباد وکابل تا خانقین عرب وعجم ہمہ جائے
ایران نہایت تحفہ وارزاں وفراوان ہست مگر بعضے قسم ازاں
بمناسبت زمین وآب وہوا در بلدانِ مذکور خوب تر ولطیف ونازک
وشاداب مے شود مثل توت وگرجہ وبادام وزرد آلوئے کابل
وانجیر وانار مایہ خوش قندہار وانگور خلیلی وپستہ خنداں
وچقندر ہرات وخربوزہ گرسنگی شہر بلخ وسیب وقیسی نوری
وآلو بخارائے مشہد وتُوت بیدانہ شمرانِ طہران وکاہو وریواس
انجاو انگور عسکری وحُلو وگیلاس وآلو بالوئے تبریز وکشمش ہمدان
وگلابی وبہ وسیب مشکیزہ وخربوزہ گرمک شہری وطالبی وحسینی
وسردہ سوسکی وتُوت اصفہان وانار سادہ کاشان وانار
اتابکی وآلو بخارا وصاحبی انگور شیراز ومرکبات ترشابہ کازرون
وخارک دالکی مافوق دیگر بلاد است از باعث افراط پیدائش ہر قدر
در بازار بفروش مے رسد وصف کمی بہائے آں در بیان
نمے گنجد زیرا کہ نرخ اثمار میوہ بحساب روپیہ ہندی وشش اثار
لکھنؤ بلکہ چیزے زائد خواہد بود قریب من پختہ مے رسد در
سنوات وفورش نوبت ارزانی باں مرتبہ دیدم کہ رعایائے
صاحب باغ واجارہ دارِ میوہ فروش ہنگام شب انچہ باقی مے ماند
خیرات کردہ مفت بفقرا مے دہند ومے روند کہ روز دیگر شب
ماندہ بنظر مشتری قیمت ندارد بموسم گل وبہار کہ جواناں
وپیر خوش گذران بادستہ رفقا ویارانِ ہم پیالہ وہم نوالہ بمہمانی

دوره مے گردند بر در باغ حوالی شہر رفتہ از باغبان قرار مے نمایند
شکم سیر میوه از دست خود چیده مے خوریم و چیزے ہمراه نمے بریم
بدادنِ پول قلیل کہ شاید برائے ده نفر چہار آنہ ایں ملک باشد
قبول مے کنند و راضی مے شود بے مروت ہا تا امکان دست بُرد میزنند
و ہر چہ مے خواہند چیده و اندختہ و مے خورند و گاہے توشہ
ہمراه برده شب ہم در انجا بسر مے آرند جامہ سر تا پائے زناں و عوراتِ
بلادِ ایران بالوان مختلفہ رنگین و پوشاک مردان ایشاں ہم سوائے
پیراہن کہ در بر بعضے سفید و الانیگوں و آبی و سُرمئی مے شود
عامّۂ خلائق کلاه پوست برّۂ سیاه مالِ خود آں ولایت یا بخارائی
بسر گذارند + و جماعت اخوند و ملّا ہا و سوداگر مندیل و عمامہ
بوضع ہائے جُدا گانہ بستہ باشند شال سبز سر و کمر خاص
برائے ساداتِ بنی فاطمۂ مقرر ست اگر عامی مرتکب پیچیدنِ
آں شود فوراً بضرب مشت و لگد از سرش بر مے دارند و از یر
قدش مے کشایند لاکن ہر کس را بمناسبت ذی و مرتبہ
کہ دارد ارزش لباس شرط و لازم مے باشد ہر گاه
جُولاہہ و کاسب کار و لوطی اجلاف از اتفاقِ روزگار و یاری
بخت دولت بسیار یافتہ یا در طریقِ اسراف و خود نمائی گذارد
و رختِ امرا باقسام پارچہ قصب و الیچہ و مخمل و حریر و شال
ترمہ و جبہ سمور و قاقم بآرائشِ بدن بپوشد در مواخذه مے افتد
و بجرمیہ حاکم گرفتار مے آید + رسم سواری در شہر نہایت
کم ست کہار و ڈولی و میانہ و فنس و پالکی معدوم اند بلکی زناں

چاخچو کہ موزۂ رنگین یا رچیم تا سر زانو مے باشد بپا کشیده
بسرقع یا چادرِ شب بسر افگنده نقاب و روبند آویختہ
گوشہ ہا بدست گرفتہ بدن را پیچیده پیاده راه مے روند
در بازار خرید و فروش مے کنند سوائے شاه زاده و زوجاتِ خاص
سلاطین و وزیر اعظم کہ در لباسِ مذکور بر پشت زینِ اسپ و
پالانِ یابو و قاتر سوار شده دستۂ خواجه سرا و فراش جلو و رکاب
و عقبِ شاں گرفتہ مردم را پاشو و پس رو گویاں مرور مے نمایند
و پادشاه و خواقین زاده ہا و امیرِ کبیر و سردار ہائے بزرگ در گردش
میان کوچہ و بازار و منزل خود تا بدرِ خانہ سلطانی یکہ بر اسپ
نشستہ جملہ نوکر ہا برابر و پیش و دنبال پیاده راه مے پیمایند
ہنگام سفر در صورتِ وقوعِ بیماری و ضعف پیری میانِ تخت رواں
کہ مشابہ چوپہلہ بوده جانبین او دو چوبِ دراز مثال بالس نالکی بستہ
و بر پشت دو قاتر خواه یابوئے یرغہ قوچاق نہاده تنگ کشیده باشند
و جلو ہر دو بارکش را مہتر ہا بدست مے دارند زینہ نہاده اندرون
روند چار زانو مے نشینند خواه دراز مے کشند تمامی ملازمانِ ہمراہی
کسوتِ سفر پوشیده سوار مے شوند بغیر از چند شاطر کہ آں ہا
کلاه بوقی کنگره دارِ ماہوت بسر جامہ ہائے کوتاه دامن در بر
شلوار بروئے تنبان و ارخالق کشیده پاتابہ پیچیده تختِ
جوراب پوشیده مدام پیاده رو ہستند بارہا دیده شد کہ
خاقان بہشت مکان از اندرون برآمده بدیدن جناب میرزا بزرگ
مجتہد العصر اعلی اللہ مقامہ پیاده سیر مے کردند و گاہے بر اسپ

از منزلِ خود تا بخانهٔ شان که مسافت داشت تشریف مے بُردند
هنگامِ گذر از بازار فراشانِ شاهی در جلو رفته مردم راه را
دُور مے کردند و هر که بر دُکانِ خودش بود او را پس مے نمودند گذرگاه
را خلوت وصاف مے داشتند خلائق هر جا که پناه مے یافتند
صف کشیده بکورنش سر فرود مے آوردند + طرحِ تعمیرِ مکاناتِ عجم
ماورائے هندست - زیرا که عمارت در گشاده وهوادار بجهت
کثرت سردی وخنکی زمستان وگزند برف نمے سازند فی الجمله
بخانه انگریزے مشابه مے توان گفت ازیں وجه که بدون دروازه ها
وتجیر اُرسی شیشه وپنجرهٔ شبکه دار برائے بستن وحفاظت
از برد وماندن روشنی توے نشیمن چاره نیست وآں هم بوقت
شب وصبح در بخاری هر اوتاق هیزم بسوزانند وآتش زغال
روشن نمایند تا از حرارت وبخارات گرم شود موجبِ سکون
وقرارِ مردم گردد شبیه آں وضع در هند نیست که بیان
توان نمود از نبودن درخت ساکهو وشیشم وهلدو ومثلش در
ایران که چوب آں ها در عماراتِ هندوستان بصرف مے
آید- سامان تیر وتخته وسه دره وسائر ضرورت مکان
خیلے کمتر بهم مے رسد بنا براں چارچوبهٔ دروازه ولنگه هائے
در از چوب چنار وسفیدار مے سازند گراں تمام مے شود لهذا
خانه هائے ایران از خشت خام وگِل وآجر پخته وآهک وگچ
مے سازند. وآهک آنجا راهمیں که در آب تر نموده آجر وصل
کنند هر دو سرش فوراً باهم استوار ومحکم گردند چنانچه هرگاه

خواہند از ہم جدا نمایند ہرگز ترک نخورد مگر این کہ از جائے
دیگر آجر بشکند وطور بروں خشت و اجر وغیرہ بالائے دیوار
وپشت بام مثالِ مالکِ خانہ نسبت بلکہ فعلہ و مزدور از پائین
مے پرانند بنّا در مقابل دست دراز کردہ مے گیرد مگر باصطلاح
ہند مصالح یعنی خمیر ساروج و آہک وگچ را در تغار پُر کردہ بر چوب
بست بُردہ مے دہد۔ نوعے کہ معمار باشی طرح عمارت انداختہ
بنا مے سازد وجہ اُجرت آں ہا بسیار ست از شش آنہ تا ہشت آنہ
یومیہ بنّا ونصفِ آں برائے فَعلَہ ودو مقابل را خاک بردار مے
یابد وخوراک چاشت ہر یک جدا است مگر برابر چہار ادم ہند بدون
تاکید سربراہِ کار مے نمایند بسبب اُفتادن برف وباران در
موسمِ زمستان وبارش نیسان بایامِ بہار جملہ بازار ہائے بلادِ عجم
طاق بستہ وگنبد زدہ خام وپختہ مسقف ساختہ اند کہ از بالا و
پہلو روشندان دارد وازاں شعاع آفتاب مے تابد۔ مردم
در سرما از گزند برف محفوظ ماندہ عبور وخرید وفروخت وکسب
کار خود مے نمایند ہر صبح جاروب کردہ آب پاشی نمودہ صفا
مے دہند در ہر شہر چنیں بنا شدہ کہ ہر صنف کسبہ پہلوے
ہم دکان کشایند تا بازار بزاز وعلاقہ بند ورنگ ریز وقنادی
ہر یک جدا باشد مخلوط یک دیگر ماندن را عیب شمارند الا
در محلات برائے رفع ضرورت سکنہ انجا نان با وبقال وقصاب
وامثال آں دکان مختلف داخل ہم دارند واجناس خوردنی را
مے فروشند تعمیر امکنہ مردم ولایت بلبشتر یک طبقہ باشد

برپشت بام کمتر عمارتے احداث نمایند مگر بخانۂ بزرگاں گوشوارہ
بسازند و برآمدۂ سرِ راہ و کمرۂ رو بہ بازار برپشت بام دُکان ہا ہرگز
بنائے کنند در مکانات بزرگاں دستور ست کہ دریاچہ و
باغچہ مشتمل بر اشجار سرو و چنار و گل ہائے خوش رنگ و سبزہ
رونق افزائے صحن سازند و بخانۂ اوساطِ ناس ہم از حوض و اشجار
خالی نباشد و در سرائے غربا اگر گنجائش نیابند درختِ انگور
بگوشہ پائے دیوار نشانندہ شاخہائے آنرا بر تاک نسبت بکشند
تاہم سایۂ خوشنما و ثمر دہندہ باشد ہرگز ہیچ زمینِ وسط
منزل را بدون گل و ریاحین و آب پسند ندارند چہ مکان زنانہ و
دیوان خانہ و کاروان سرائے + و امام زادہ سوائے مساجد کہ ہمہ جا
لائق شگفتِ خاطرِ ناظراں ست مگر نہالِ بزرگ مثل انبہ و جامن کہ
نمائشِ دیوار و بام را بپوشانند رواج نیست ہرچند درخت
تُوت دیگر دو قوسے و شاخ و برگ پہنا دار مے دارند و سایۂ آں ہا
بسیار ست کمتر تعرض مے نمایند جائے شاں باغ و در حیاطِ وسیع
مے باشد + و شستن سر و بدن و غسل مردم در موسم گرما و سرما
از باعث سردی ہوا در خانۂ غربا و امرا غیر ممکن است الا در حمام
کہ معمولِ شاہ و گدا اگر دیدہ ہر کس برفع ضرورت خود انجا مے رود
بقدر وُسعت دست رس اُجرت عملہ آں مے دہد بعض داخل شدن
در جامہ خانہ رخت برش کندہ لخت مے شود یکے مے آید لُنگ
خُشک مے دہد بکمر بستہ در اندرون مے رود اگر قضائے حاجت دارد
بگوشہ بیت الخلا سر سبک مے کند ہر گاہ مے خواہد در نورہ خانہ رفتہ

نوره مے کشد میانِ صف زیر طاقِ گنبد بروئے صفحه سنگ
مے نشینند سقا دلو آبِ گرم آورده بسرش مے پاشد دلاک
ستمال کرده سر کیسه مے کند سر مے تراشد رنگ و حنا اگر خواهد
مے بندد بالائے فرشِ لنگ دراز مے کشد سر و بدن شُسته
بگرمابه در خزانه آب که زینه ها دارو نیت کرده برائے غسل
سر فرو مے برد هنگام برآمدن لنگ بردار آمده لنگ و قدیفه
خُشک برائے کمر و سر مے دهد خارج مے شود در بیرون سقا دلو
آب از حوض جامه کن پُر کرده روے پایش مے ریزد هر گاه اوضاعِ
خودش درست باشد خادم سوزنی را فرش مے کند یکے آئینه
و شانه را مے آرد بر ریش و سبیل مے کشد دیگرے گلاب پاش
گرفته بکف مے دهد بر صورت مے زند دُرود مے خوانند هنگام فراغت
حق هر یک را بدست آں ها مے رساند و حمامی صند و قدار که خودش
اجاره کرده یا وکیل اوست معمول علاحده از همه مے ستانند - در
بلادِ بزرگ حمامِ مردانه و زنانه جدا است و چنانچه عمله مردانه اند زن ها
نیز هستند که خدمت مے نمایند و میانِ دیهات و شهر کوچک هفته
یک روز و شب را زنانه مے گردانند - در مردانِ ایران بعد حدّ
بلوغ که ریش و بروت برآید تراشیدن و موچه بے زدن و تخفیفِ
محاسن عیب بزرگ باشد کسے را که حاکم خواهد ذلیل کند امر مے نماید
ریشِ او تراشیده برگاؤ سوار گردانند الّا اهلِ توپ خانه و سپاهِ
شاهی و سرباز بعضے ریش نگذاشته سُبل هائے چخماقی را بلعابِ
اسفرزه و بهدانه تر کرده مے تابند + رسم نوکری زنانِ مصاحب

و ندیم و مغلانی و پیش خدمت و محلدار و ماما و کہاری و انّا
در اندرون محلات بادشاہی و امرا و غربائے ولایت معمول نگشتہ
وجود ندارد بلکہ دایہ مرضعہ ہم چنداں مروج نیست ندرت دارد
مادرہا خوشش گوارند کہ خود شیر بدہند از قابلہ چارہ نیست کمتر
ہستند خدمت خانہ منحصر بذات بی بی و صبایا و کنیز و عبید ست
اگر بمزید حشمت ارباب دولت جاریہ گرجیہ و حبشیہ و ہندیہ داشتہ
باشند زحمت برچیدن رخت خواب و آب و جاروب خانہ
و بخت و پز طعام مے کشند والا این کارہا را زناں و اطفال خرد
متکفل اند و زحمت خیاطت و دوخت رخت زنانہ و شستن جامہ
و نہادن و برچیدن اسباب تعیش خانہ بذمہ عورات تعلق دارد
لباس مرداں را خیاط بازار مے دوزند و کلاہ را دوختہ
از کلاہ دوز مے خرند بر گریبان و شانہ و پشت جبّہ ماہوت
طرح گل و قبہ و بند روم و زنجیر راہ لندرہ دوز مے سازد
ہنر و پیشہ گاذرے را کسیہ ولایت کمتر مے نمایند و اگر ہستند
خوب نمے شویند در ایران علف و گیاہے پیدا مے شود
اسپرک و اشنان چوں در آب مے جوشانند و جامہ چرک رنگین
را دراں غوطہ مے دہند چرب و کسافت بکلی زائل و روئے آب
آلودہ رنگ برقرار بلکہ پر آب و تاب بیشتر مے شود قدرے مالیدہ
در آب گرم شستہ آہار مے دہند مثل نو مے گردد از اسباب خانہ
زندگی پلنگ نوار و چارپایہ بان و مسہری و تخت و کرسی و مونڈھا
نیست ظروف باندان و خاصدان بسبب عدم وجود پان و مقابہ

از نبودن رسم مالیدن مسّی و اوگالدان از جهت کراهت آخ و
تُف نایاب می باشد در موسم زمستان فرش خواب بروی زمین
اندازند و در گرما بالائی تخت که روی حوض و صحن نصب کنند استراحت
فرمایند و گبهه و مسند و تکیه بزرگ که آن را پشتی و بالش نامند
سوائی روی تخت خلافت در خانه هیچ بزرگی ندیدم در نشیمن
اندارد و بالایش جلوس کند مگر حالا مرسوم شده است گبهه که آن را بعربی
مقعده گویند در منازل تجار و اهالی شهر در صدر و پهلوی مجلس بایام
سرما پهن می نمایند و در گرما روی نمد مسند و باوُ واجرامی کتان
می گسترند الا فرش سفید که چاندنی و سوزنی مثل هند باشد
مفقود است و جلباهیدن چَور دُم گاؤ و مروحه طاؤسی با دسته نقره
و طلا و نصب چتر و نواختن نقاره بدم دروازه همیشه اوقات صبح و شام
خواه هنگام شادی رواج ندارد الا نقاره خانه شاهی که از ترک خاص است
حین طلوع و غروب آفتاب شور و غوغای آن برپا می شود چتر در پشت
تخت پیوسته هرگاه شاه بر فرازش بر می آید پشت بالش می نهد
بسرش سایه می کند + در خلق عام و خاص ایران تعلیم مسائل واجبات
و مستحبات دین و تمیز حلال و حرام و آداب نشست و برخاست و
و خورد و پوشش و بزرگ داشت پدر و مادر و عمو و عمه و خالو و خاله و برادر
و سائر اقربا و آشنائی بزرگان خیلی لازم و متداول است زنان
معلمه در تربیت نبات و درس صرف و نحو و اصول فقه و حدیث و
تفسیر مصروف مانده در علوم منقول دستگاه دارند و مهارت تلامذه را
بکمال می رسانند و ملاهای اخوندها در مکتب محلات اساس بزرگی

بلکہ شاہی چیدہ متوجہ تعلیم ہستند درمیان اطفال و کودکاں چہار خلیفہ
از شرفا و سیدزادہ و زیرک بمنزلۂ وزرائے اربعہ نشانیدہ
آنہارا خود مے آموزند و باقی درجہ بدرجہ را خلفا و نواب آں ہا
دیگراں را درس مے دہند کہ نوبت بحروف ابجد مے رسد از آں
مجمع عملۂ سیاست و انتظام را نامزد مے کنند مثل داروغہ و محتسب
و صندقدار و ناظر و فراشس و میر غضب و پیش خدمت و سقّا
و پیش نماز و مؤذن و مکبر معین مے گردانند کہ ہم درس بخوانند و ہم کارہائے
مفوضہ انجام دہند گاہ گاہے امتحان زیر دستاں مے گیرد
ہرگاہ غلط بخوانند در پے تحقیق مے رود خطائے معلم و متعلم ہر کدام
برآید باو سزائے سنگین مے دہد ہر روز بہند و لسبت ادب قاعدۂ
شرافت یاد گرفتن بچہ ہا و تدارک بازی گوشی و ہرزگی آنہارا
کہ مرتکب شیطنت نشوند و باپدر و مادر نیا ویزند خوب مے نماید جاسوس
مکتب اگر خبر دہد کہ فلاں بچہ جرم کردہ و از بیان گواہ ثبوت یابد طفل بیچارہ
را بحکم اخوند فراشاں بخاک اندختہ پائے او را بفلاک کشیدہ ہر قدر
چوب مقررشدہ بکفِ پا مے زنند و زنانے برسیلی و مشت و لتوی
سرے مکافات مے کنند بایں نحو باموارمعاش و معاد ہم از خردی
عادی مے نمایند تا در بزرگے بکارشاں مے آید بعضے بد اصل را
ہیچ مفید نمے شود ہمچناں در صفاتِ رزیلۂ زد و خورد ردّ و بدل
دشنام پختہ کارشدہ از ملّا و مکتب در مے روند و بے سواد میمانند
در آموختن پیشہ و ہنرہائے دیگر بچہ ہائے کاسب کار بدّگاں پیش
اُستاد نشستہ اصول و قواعدِ حرفتِ مختلفہ فراگرفتہ مطابق محنت ہر روزہ خود

اُجرت و مزدوری می ستانند و از مشتری جنس چیزی بابت
شاگردانه می یابند مگر در معاملات قلیل و کثیر آنجا چنانچه رسم داد و ستد
دستوری هندست رواج ندارد و کودکانِ شرفا و اصناف کسبیه
برای اخذِ خطِ نسق و شکسته و نستعلیق از خوشنویس ها سرِ مشق
گرفته در تحریر سیاق و انشا پیشِ میرزایانِ دفتر کار می کنند
شاگردِ نانبا را دیدم در اصفهان که خطِ نسق را خیلی پاکیزه می نوشت
و در سیاق هم خوب مهارت داشت زن و مرد بطرفِ تحصیل و کسب
کمال راغب اند در شعر و بدیهه اوقات صرف می گردانند + نقودِ سیم و زر
دران کشور بیشتر چنین رواج داشت که اشرفی و تُومانِ عراقی هشت
ریال ده هزار دینار و تومانِ خُراسانی هم ده هزار لاکن در آن ملک
حسابش از بست ریال می شد بجا علی که آنرا اُبتکی و دُوبتی گویند شش ریال و هر یک ریال
که در هند نامش روپیه ست در عراق یکهزار و دو صد و پنجاه دینار و بخراسان پانصد دینار بمعامله داد و ستد
در حساب می آمد در آخرِ زمانِ فردوس مکان فتح علی شاه اسکنه الله
فی دار النعیم سکّه جدید معروف قرانی چیزی کسر از سابق بدار الضرب
زدند اشرفی و تومانِ نو که عبارت از ده قرانی و ده هزار دینار باشد
هجده نخود طلای خالص و قران بوزن بست و شش نخود نقره فقات یاست
که هر یک را هزار دینار می شمارند پنج دینار یک غاز و چهار غاز یک
بیستی و پنجاه بیستی بحسب شاهی در بلادِ عجم زیاد و کم مختلف می باشد
در شیراز و اصفهان و طهران بست و سه شاهی و در شوشتر بست
و در یزد ۲۵ و در کاشان ۲۶ یک قران ست و در بندرِ ممبئی
عوض روپیه چهره دار هر قران هشت آنه و هفت و نیم آنه داد و ستد

مے نمایند و دو شاہی یک محمدی و چہار شاہی یک عباسی و دہ شاہی
یک پہنابا و حباب مے آید و دینار و منقور و بیتی و غازو جوش نسبت
نام آنہا حالا برالسنۂ رعایا جاری ماندہ است + اہل ایران دعوت
و مہمانی را بکثرت دوست مے دارند چوں آشنا و بیگانہ وارد خانہ شود
ہر گاہ وقت ما حضر باشد طعام را پیش رو گذارند والا بدون تکلف
از میوہ و شیرینی و اقسام فواکہہ کاہو و سرکہ شیرہ سکنجبین و رواس
و خیار و نمک مضائقہ ندارند گویند اگر چنیں نشود بملاقات مردہ آمدو رفت
سر قبرستان مے ماند وضیع و شریف زن و مرد غریب نواز مہمان
دوست بار آمدہ اند بعضے عادت کردہ اند تنہا چیزے نمیخورند درپے
بدست آوردن مہمان بکار رواں سر او تکیہ ہا گشتہ بزور و زاری در ضیافت
مے آرند در مجمع ایشاں اگر کسے آب مے خورد حاضران نوبہ بنوبہ خطاب
مے نمایند عافیت باشد شارب الماء جواب مے دہد عافاکم اللہ
و اگر گویند ہنیئاً مے فرماید ہنّاکم اللہ و ہر گاہ احدی عطسہ کند
بشارت دہند خیر باشد او در مقابل تلافی نماید عاقبت شما بخیر
اکثر حضار یکے بعد دیگرے ایں فقرہ را مُو ہوتے مے گردانند در برابرش
باید ہمہ را جیب شود ازیں قبیل بسیار قواعد و الفاظ متعلق تعارف صحبت
میانِ رجال و نسائے شرفا و ارزال در ہر حال و حینِ ملاقات و اجلاسِ
دید و باز دید مقرر و متداول اند کہ وقوف و عمل بر آں در موقع و محل
واجب و لازم مردم انجاست اگر نداند خواہ ترک کند او را بے ادب
و دیوانہ و سر خود بالا آمدہ و صحرائی و شتر بے مہار و کوہی و عرب و
ہندی اسناد کردہ باشند در مجالسِ ایشاں ہر گاہ خوشنویس قطعہ

خط یا نقاشِ صفحۂ تصویر خواہ گل و بتہ بحضرات نشان مے دہند ناظر مے گوید
بہہ بہہ ماشاء اللہ دستِ شما مریزاد انشاء اللہ دستِ شما درد نکند
و اگر قصیدہ و غزل طبعزادِ خود یا چکیدۂ طبع موزون مے خوانند ہمگی
سر سکوت مستمع ماندہ درمیان ہیچ نمے گویند در آخر و ختمِ کلام
با وصلہ مے دہند و بمقامِ تحسین و آفرین خطاب مے فرمایند نطقِ شما
گویا فکرِ شما رسا طبعِ شما غرّا باشد و چون بیکدیگر قلیان یا فنجان
قہوہ و چاء بدہند گویند خدا حافظ شما و ہمینکہ بعد از ملاقات و
و اجلاس پیش ہم ارادہ باز گشت نمایند از صاحبِ خانہ و بزرگ جمعیت
اجازت خواہند رفع زحمت یا تخفیف تصدیع میکنم یا مرخص مے شوم
و ہنگامے کہ برخاستہ عزم رو براہ دارند گویند سایۂ عالی زیاد
یا سایۂ شما کم نشود خدا حافظِ شما باشد یا لطفِ عالی زیاد یا لطفِ
شما کم نشود۔ و اگر از کسے راضی و خوشنود شوند و نفعے یابند
شکر کنند عاقبت شما بخیر خدا پدرت را بیامرزد الٰہی حاجتِ دنیا
و آخرتِ شما بر آوردہ شود سرفراز باشید۔ و ہرگاہ بسر غضب
و غیظ آمدہ قہر نمایند نفرین گویند خیر نہ بیند، گور بگور بیفتد، با یزید
محشور شود، گردنش بشکند، علیِ مرتضیٰ بکمرش بزند، خانہ اش خراب
گردد، این فقرات کثرۂ گفتن شرفاست و اجلاف در وقتِ ستیزہ
و دعوا بکدیگر دشنام و فحشِ زن و دختر و مادر و خواہر گفتہ پدر سوختہ
و حرامزادہ و لوطی و ازین قبیل بزبان آرند بر ہمدیگر بہ پرند و پر و پاچہ
گرفتہ بمشت و لگد پشت و پہلو خرد و خمیر گردانند + در ایران برائے
آمد و رفت مسافران سہ ماہ زمستان از کثرتِ برد و انبارِ گل و شُل

بسبب آنکہ دَرَہ وکوہ وجادۂ صحرا را برف گرفتہ مانع قوی وسدِّ تردد است کہ علف در چراگاہ ہم نمے رسد راہ بند شدہ کسے نمے رود مگر بضرورتِ شدید تلِ برف را پامال کردہ قدم مے نہند ہمہ جا دو منزل ہم تنہا قطع مسافت بے خطرات وآفت میسر نمے باشد وسفر ایشاں دو طرح رواج دارد یکے برائے کسبِ روزی وآں ہم دو صورت رومے دہد یکے بامیدِ خدا شہر بشہر گشتن متوکلین علی اللہ کہ از اربابِ دولت وہمت چیزے عائدِ شاں گردد آں را مایۂ گذران ورفع حاجت لابدی ونفقۂ عیال نمایند چنیں کس ہنگامِ عزم جزم در کارواں سرا ہا رفتہ خبر قافلہ از دلاّن دارمے پرسد چوں تحقیق کرد کہ فلاں روز بار بستہ راہے خواہند شد نزدِ حَمَلَہ دارمے رود اگر فقیر ست وخانہ کوچ ہمراہ دارد بطورِ سرنشین دو قاتر بکرایہ معمول طے نمودہ چیزے نقد دادہ باقی را بوعدہ منزلِ مقصود مے گذارد ہنگام تعین روانگی ریزو پاش خود را بکارواں سرامے برد خواہ قاترچی مال پُر بار بدر خانہ اش مے آرد زن چادر وچاخچو پوشیدہ نقاب برو افگندہ ومرد با سازِ سفر برآمدہ چار قلاب زدہ روے بار سوار اگر سرنشین سوار شدہ افسار پاکش مذکور بگردنش پیچیدہ برابرو دنبال یابوئے پیش آہنگ ودستہ چارواداش ہمراہ قافلہ قدم مے پیماید بے چارہ اختیار توقف ومکس راہ وپس وپیش اُفتادن ندارد کہ جلو کشیدہ بایستد یا ہر جا خواہد برود قاتر از جرگۂ خود جُدا نمے شود اگر بزور وادارند سراسیمہ شدہ دویدہ با آنہا میرسد وہر گاہ شخص قدرے بضاعت داشتہ باشد برائے زن وبچہ

قاتر کرایہ مے کنند و براں کجاوہ مے بندد پردہ مے اندازد
زرِ کرایہ باختلافِ اوقات کم و زیاد مے شود در زمان رفتن از ابوشہر
و کرمان شاہ و تبریز و گیلان و کرمان بسمتِ طہران کہ مالِ تجارتِ ہند
و فرنگ و عرب و رُوم و روس و ابریشم و رنگ و حنا از پے ہم
مے برند گراں مے اُفتد و برعکس در آمدن ایں طرف ہا سواری ارزاں
بدست مے آید چراکہ بیشتر بار سوداگر بمنزل رسانده بزودی معاودت
مے کنند ہر گاہ کرایہ شد نفع دو سروالا خالی مے کردند
و عیال دار قدرے سامان بار و بنہ با خود برداشتہ در کجاوہ جا گرفتہ
با آرام مے روند بشرط آنکہ در راہ سر از زیر و سر بالا نباشد و
قاتر ہم شوخی و چموشی و جست و خیز نکنند والا سیخ شدہ تا قلاز مین
مے زند + دوم سفر بردن و آوردن تنخواہ باب ہر بلد برائے
فروش از شہر دیگر بحال ترقی و تنزل و رونق و کسادِ بازار کہ از روئے
اخبار تجار معلوم مے شود اگر خود مالک با جنس ہمراہ بودن مناسب
مے داند مے رود والا حملہ دار ہائے معتبر کہ ہر جا معروف و مشہور اند
و پشت در پشت ہمیں کار و پیشہ انہا ست و از نسبت تا دو صد قاتر
و یابو و اُلاغ سر کنند و یتیماں و غلاماں و چاکر ہائے ملازم دارند
و برسم و قاعدۂ آبائی از شیراز با صفہان و از انجا باز بدار العلم
مرور و عبور آمد و رفت میاں ایں دو شہر کردہ اند ہر گز سفرِ ابوشہر
و طہران نخواہند کرد چراکہ چار وائے آنہا براہ و گذر ایں دو بلد نیکو
بلدیت بہم رسانیدہ اند حتّٰے کہ ہر گاہ برف در نشیب و فراز
برابر اُفتادہ صحرا سفید شدہ باشد و سیاہی جادہ نماید۔

یا بوئے بیش آہنگ از قوتِ شامّہ و ادراکِ وجدانی براہِ راست
پے بردہ قدم مے پیماید و بار بمنزل مے رساند کاروان سالار
کہ بیشتر حاجی و کربلائی و مشہدی باشد یا سوداگر نرخ کرایہ بوزن بار
منقح کردہ مال بدخل و قبض گرفتہ از کاروان سراہا بر پشتِ رہوار
بستہ شب قطع مسافت مے کند و صبح بمقام فرودگاہ مے رسد ہر گاہ
آبادی و دیہہ و سیاہ چادر و کاروان سرائے خالی اُفتادہ بنائے
سلاطین و امرائے اہلِ خیر باشد یا میدان و دشت و دامن کوہ
نزدیک آب چشمہ و نہر و رودخانہ ہر جا کہ منزل از سابق مقرر شدہ است
بار مے اندازند بالائے ہم چیدہ حصار مے سازد پالان چاروا ہا
برداشتہ رہا مے کنند بیشتر بخاک غلط مے خورند پس یتیمان و غلام نوبہ ہر کہ
باشد ہی کردہ بچراگاہ بردہ سر مے دہند تا عصر علفِ سبز شکم سیر
خوردہ باز مے آیند افسار ہمہ را برسنِ کمند مے بندند در توبرہ
پُر از کاہ بخاطر ہر یک راس من تبریزی جو پاک کردہ انداختہ بسر شان
مے زنند و بچہ ہا لگن اشکنہ قروت و نان و چنگال پیش کشیدہ
دَورِ در ہم نشستہ لقمہ ہائے مردانہ زور آزما مے زنند و خیکِ
آب را خالی مے کنند و دست شُستہ و ناشُستہ بریش کشیدہ
سبلہا را چرب کردہ با وجودِ زحمتِ پیادہ روی دہ فرسخ روئے
سنگہا بنہایت تندی کہ مردمِ ہند بگرد شان نمے رسند و تعبِ
بار کردن و پائین آوردن لنگہ ہائے سنگین مال از پشتِ چہل پنجاہ
قاتر و راہ رو یعنی ہر چاروا کہ بارِ خود را کج کند یا بگرداند یا زمین بزند
دویدہ آن را راست نمودن و برداشتہ بر سرِ پالان نہادن خستہ

وکوفتہ نشدہ بے دردہا لگن ومجمعہ ہا اگرفتہ بجائے تبنگ
ودائرہ مے زنند وبصدائے اِنَّ اَنکَرَ الاَصوَاتَ تصنیف
مے خوانند تاکہ آقائے شاں پلاو خوردہ ساعتے دراز کشیدہ
برخیزد وامر نماید بار کنید وجماعت سرنشین ہم از نخیت وپز وخور ونوش
دست کشیدہ خورد وریز را در خورجین وجوال درآوردہ تہیۂ روانگی
درست گردانند برخاستہ در تاریکی شب یا روشنی ماہ بار کردہ
بقدر شش ہفت فرسنگ کم وبیش طے مسافت بران سنگلاخ
مے نمایند + دوم سفر زیارت عتباتِ عالیات کہ مراد از کاظمین
علیہما السلام وکربلائے معلّٰے ونجفِ اشرف وسُرَّ مَن رَاٰے
باشد وحج بیت اللہ ومدینۂ طیّبہ کہ ہنگامِ موسمِ بہار ہرگاہ
برف آب وشدّتِ بَرد کم شود سر محلہ بزرگ وشارع عام وگذرگاہ
خلائق چاؤش ایستادہ ذکر مناجات وفضائلِ زیارات وحکمِ وجوب
طوافِ خانۂ خدا بذمۂ مستطیع بآواز بلند ولحنِ خوش مے خواند مردم را
رغبتِ قصدِ سفر وتدارکِ زاد وراحلہ مے افزاید تاریخ وروز عزمِ
کوچ کردن دستۂ زوّار ومقام پیش خیمہ زدن وجمع شدن نشان
مے دہد ہر کس را توفیق رفیق اسبابِ موجود مانع برطرف خرجی وپاپوش
آمادہ مے شود گریبانش را شوق مے کشد از تجارت ودکّان ونوکری
وکسب دست بر مے دارد وبقصدِ سفر سامانِ ضرورت وچاروائی
سواری مے خرد یا کرایہ مے کند از یگانہ وبیگانہ حلالیت مے طلبد
بلباس سفر بیروں مے رود وتوشہ راہ برایش مے آرند بعضے محال
از اں در مے برند ونامش را در ذہ مے گذارند گروہے از وابستگاں

یک دو منزل مشایعت کرده مراجعت مے فرمایند قافلہ زوّار
حاج فراخور مقدور تدارک دیده اوضاع آرام بر داشتہ رو براه
مے نهند چاؤش در اول و آخرِ ہر منزل ذکر کنان پیش مے رود و ہر چند
قدم بآواز بلند صلوٰة مے خوانند ہمگی باندائے او ہم صدا میشوند
چاؤش در مقدمہ و قلب و ساقہ انبوه پیاده و سوار ہر جانب را
محافظت مے کنند تا خستہ حالے اگر عقب مانده باشد او را
بر سواری بنشانند و ہر گاه زمین خورده باشد او را تیمار داری کنند
و دزد و راه زنے در شب تار نتوانند دست برد زنند یا تنہا دیده بخت
نماید در اول وقت فجر برائے نماز جلو گرفتہ ہمہ را وا مے دارد
تا سر آب رفتہ و زہراب ریختہ طہارت کرده دست نماز
گرفتہ فریضۂ صبح را بجماعت اگر امام باشد ادا کنند و اگر دانند
مردم برہنمونی او بجائے نیکو و آب و آبادی منزل کنند خیمہ افرازند
چیز بپزند و با رفقا و ہمکاسہ بخورند و ہر کہ ازو قسم ندارد و از سدِ رمق
او را محروم نگذارند و دست و پا جمع کرده سر بار و بنۂ آمن بخوابند
و کشیک بکشند در ظہر و عصر و مغرب و عشا عقب کدام سیّد و ملّا
متورّع میان خود ہا اقتدا نمایند و دو ساعتِ شب گذشتہ بار
بندند و راه روند چون نزدیک روضۂ مقدسہ بہیئۂ سلام
رسند چاؤش احرامیِ خود را بزمین فرش کند زیارت و سلام
را کہ دران مقام باید بجا آرند تعلیم دہد فضائلِ اجرِ شان تلقین فرماید
ہر کس بقدر استطاعت زرِ نقد و زیور و لباس بطریق جایزه و ہدیہ
با عذر خواہی بسیار پیش کشد زن و مرد از حق المحنت و زحمت راه

رونگرد انند ہرگاہ بشہر در آیند حمام روند و جامہائے پاکیزہ پوشند
ومعطر شوند و ہر دستہ با اہلِ بلد و محلۂ خود دست جمع بر رواق مطہر رو نہند
در کفش کن رسند آں مقامے ست کہ ہر کس پاپوش خود را بر جائے گذارد
محافظے سر زینہ نشستہ از چوبے کہ دو شاخۂ آہن بسرش استوار ست
جفت ہر واحد ابر مے دارد برابرش قطار مے چیند وقت باز گشت از ہماں
چوب بر داشتہ پیش پایش مے اندازد ہرگز کفش یکے را با دیگرے
تا بتا و البش نمے کنند روزِ آخر از حضرات چیزے یافتہ اوقات بسر
مے برو مقابل دستہ زوار یکے از خدمۂ روضہ مقدس سر پیش مے آید
بلکہ بعضے از خارجِ آبادی استقبال کردہ ہمراہ مے شود بمکان سکونت
و فراہمی اسبابِ رفعِ ضرورت لحمک و دلالت مے نماید آدابِ
داخلی تلقین و عبارت زیارت را بصدائے بلند قرأت مے کنند
دیگراں در تبعیتِ او مے خوانند در مسجدِ پُشت سرِ تربت بعد تقبیل
ومس ضریح رفتہ نماز ادا کردہ سرِ ماوا و مقام باز گشتہ قیام و
آرام مے فرمایند چوں از زیارتِ دوزہ ائمۂ عراق فائز شدہ
وحجاج از طوافِ کعبہ و شرفاندوزی مدینۂ طیبہ فراغت یافتہ
رو بوطن آرند روزِ آخر صلہ چاؤش و میر حاج فراخورِ وُسعِ طاقت دو بارہ
دادہ باشند + از عہدِ سلاطینِ صفویہ در ایران رواجِ تحصیل علم
صرف و نحو و اصولِ فقہ و فقہ و کلام و حدیث و تفسیر بیشتر و تذکرہ
مبحثِ طب و دیگر فنونِ غریبۂ حکمت و فلسفہ و ریاضی و ہیئت کمتر ست
و ثانی بجہتِ کثرتِ سرما و قلتِ رطوبت در ہوا و بُرندگی آبِ روانِ
کوہساری و وفورِ غذائے مرغوب طبائع و تولیدِ اخلاطِ صالحہ

که امراضِ بلغم وسودا اُبندرت حادث شوند و قوّتِ ہاضمہ موادِ فاسدہ راہم فنا مے کنند معالج وستعلج نہایت قلیل شدہ اند بہر حال چوں طبیبِ حاذق نشو ونما کردہ در بلدہ شہرۂ دستِ شفا وتشخیصِ ناخوشی ہائے فسادِ غلبۂ خون وصفرا یافت قدر ومنزلتِ او زیاد مداخلش از ہمہ بیش رجوعِ خرد و بزرگ بسیار دماغش بہوا مے باشد ہر کس آں را بوساطت یگانہ وبے گانہ خود وعرضِ حال طلب دارد بہزار خوشامد وتملق وچاپلوسی برسواری قاتر ویابو و چاروائے رہوارِ خودش نشستہ غلام ویتیم ونوکر کہ دارد ہمراہ گرفتہ ببالینِ مریض مے رود نبض را دیدہ زبان را مشاہدہ نمودہ نسخہ نوشتہ دادہ مداوائے دیگر حالے پرستاران مے کند ایشاں را باید دواہا وعرق ویک شربتِ خاص ترکیب دادۂ آں طبیب را از دکان عطارے بگیرند کہ دست نشاندہ اوست و از قیمتِ ادویہ سہم غالب مے دہد و از بابت حق القدم بقدرِ وسعت نام ورسم اشرفی وریال وکلہ قند ونُقل وشیرینی وکوزۂ نبات وجوراب ودستمال وقماشش ہرچہ میسر تواند شد در مجمعہ نہادہ پیشکشش گردانند وبرائے یتیم وخادم وہمسایۂ آں حکیم چیزے جُدا بشمارند تا کہ خوشنود برگردد اطبائے معروف باوقات صبح در گوشۂ تالار واُرسیِ مکانِ خود اجلاس مے نمایند مرضائے زن ومرد آمدن زیرِ ایوانش ایستادہ بنوبت پیش مے آیند نبض وزبان نشان مے دہند وحالِ گذشتہ وسبب مرض بیان مے کنند شنیدہ بدردِ دستش وارسیدہ اجزائے دوا

دو زن شربت از کابتِ نسخه نویس گفته بعد تحریرش بدستِ
بیمار مے سپارد واگر بعضے معزز وممتاز واز معارفِ بزرگان باشند
بالا رفته در نشیمن او برابر پهلو ومقابل وزیر دست جلوس مے
فرمایند کارسازی نموده خدا حافظ گفته مے روند نوع دیگر
دیدم یکے خود را بلباس طبیب پیراسته در کُنجِ دُکانِ عطّار
قیام داشته سرپرستی بیماراں وتکلّه وجه گذران مے کرد رسمِ
مشاهدهٔ بولِ مریض در شیشه که قاروره نامند و دیدن قاذورات
ونجاست وغائط در طشت که آں را پاخانه گویند میانِ اطبائے
ایران متداول نیست باستماعِ قاعدهٔ دیگر بلدان هیچ فسادال
مے کنند وعمل طائر وحقنه ومسهل غیر مشروب عیب نباشد
در غذائے پرهیز چلاو کم روغنِ نرم بخورش بیماراں تجویز فرمایند
وبالائے جلّاب آبِ هندوانه وخیار وهند ونفع بخشند اگر از حکمائے
ایں مملکت کسے در ولایت رفت خیلے عزّت وشهرت یافته
مرجعِ سلطان وحاکم ورعیّت ایران شد زیرا که العلم علمان
علم الابدان وعلم الادیان بعد از مرتبهٔ رفیعهٔ مجتهد العصر وامام جمعه
درجه طبیب در خلقِ هر کشور بلند تر است هر چند وصفِ آب وهوائے
انجا هویدا ومیوه مثلِ جان آدم وافریدا وخوراکِ انسان وحیوان
روح افزا است بموسمِ طاعون که دُنبل کوچک بطورِ بثور در جاهائے
مختلف بدن بر آمده سرش سیاه وکبود ودَورش قرمز ومیانش
التهاب وسوزش مے باشد وایامِ شیوعِ وبا که از طرفے داخل
وسمتِ دیگر خارج مے گردد هر دم را در مُردن مهلت وصیّت کردن

باقر با وجمع نمودن دست و پا بلکه نفس کشیدن زیر و بالا در حالِ قئے
و شروع اسہال و ابتلا بیشتر میسر نمے شود چنانچہ در ۱۸۶۴ء عیسوی
مطابق ۱۲۸۱ھ ہجری از روئے اخبار معلوم شد که در مکۂ معظمہ بزمان
حج و اشتغالِ مناسکِ طواف بعرصۂ چہار یوم و لیالئے نود ہزار مرد
و زن از امیر و فقیر دعوتِ حق را لبیک گفتند و در ۱۲۷۱ھ ہجری در شیراز
از بست و پنج ہزار آدم بذریعۂ وَبا و زلزلہ برحمتِ خدا واصل گشتند+
حالات وفات و تشییعِ جنازۂ امواتِ مردم ولایت چنین است
که اکثر شان وصیت نامۂ خود را بر بازو بستہ یا پرِ کلاہ و عمامہ گذاشتہ
یا در پیش وکیل کارخانۂ تجارت داشتہ حینِ حیات ہر سال آن را
بدل نمایند و ہرچہ باید و شاید در بابِ تقسیمِ متروکہ و مخلفات بنام
ورثہ مسجل سازند و رعایت ذمتِ حق خدا و خلق را در براءتِ از
بازخواست قیامت و روزِ حسابِ آخرت ملحوظ دارند تا بطمع نفسانی
و اغوائے شیطانی و موشکِ دوانی زمرۂ حسد پیشہ و راہ زنان باطل
اندیشہ نوبتِ جدل و مرافعہ اخلاف بدر خانۂ حاکمِ شرع و عرف
باختلاف و نزاعِ یکدیگر نہ رسد چوں از مداوائے طبیب و صدقہ
و دعائے ماثور بیماری مریض برطرف نشود و بصحت نیارد و علامتِ
ردیۂ غورِ عینین و بردِ اطراف و سقوطِ نبض از نظمِ طبیعی و غلبۂ بیہوشی
و اختلال حواسِ خمسہ و سلبِ حرکاتِ نشست و برخاست و شمارۂ
نفس و تنگی سینہ و صدورِ کلمات ہذیان و برجستن از بیخودی
بریکے از مرد و زن طاری و عیان گردد پرستاران بربالین رنجور
آمدہ سورۂ یسین و دیگر آیات و سورۂ مبارکہ قرآن تلاوت نمایند

و دعائے توبہ و دعائے عدیلہ و دعائے کمیل و جوشنین را بلند و شمردہ
بخوانند تا علیل ہمپائے ایشاں بزبانِ خود ادا گرداند و در آخرِ وقت
بزمین ہموار بر پشت بخوابانند و پائے او را بسمتِ قبلہ دراز کنند
کہ از روئے ایمان و تصدیقِ شرائع اسلام متوجہ کعبہ بودہ جاں بدہد
حینِ مفارقتِ روح از بدن پارچہ دراز بر چشمہا بندند کہ از دنیا و مافیہا
دیدہ بپوشد بنظرِ رغبت در امورِ آخرت بیند و پارچہ دیگر از زیرِ چونہ اش
بالائے سر بردہ گرہ زنند کہ تحت الحنک شود و دستہا را برابر پہلو
بگذارند و شصت پاہا را با کہنہ پارہ بہ بندند و بشیتر کلمۂ طیبہ را محاذی
گوشِ او بسمعِ مشرفِ موت رسانند ہرگاہ از جان کندن خلاص
شود و روح از قالب پر پرواز کشاید زنانِ حاضر الوقت ہجوم آوردہ
شیون و فغاں نمایند و بمزیدِ جہالت بر سر و صورت و سینہ
و زانو دستِ ماتم زنند و رخسارہ و جبینِ خود خراشند و مو پریشاں
سازند بلکہ بعضے در سوگواری و بے قراری گیسو بریدہ خاک بر سر پاشند
و مرداں ہم بگریہ اشکباری و ہائے ہو دریغ ندا رند زنانِ ناحیہ
در اشعار نوحہ و ندبہ حسب و نسب و صفاتِ حسنہ میت را سرمایہ
رقت گردانند در غمِ پدر رنجہ پیراہن و پیشِ سینہ قبا را بسیر چاک
کنند و بشگافند و شالِ عزا برنگِ مشکی و سیاہ در گردن اندازند
دگوشہائے آنرا در جیب راست بکمر زنند سابق ہمہ تن سیاہ پوش
مے شدند حالا خیر پس عملۂ موت را خبر شود و چند کس بر پشتِ بامِ بلند
خانہ یا سرائے حوالی ماتم کدہ یا گلدستۂ مسجد محلہ بر آیند و برائے
آگاہی و اطلاعِ مردمِ دور و نزدیک مناجات و خبرِ وفاتِ میت

بنام و لقب ذکر نمایند تا ہر کہ بشنود فوراً در منزل موتے برسد
مُردہ شو ہا کوزہ و کاسہ و آب برگ سدر و کافور و قراح برگرفتہ
پیش رفتہ جثہ را بر تختہ گذاشتہ سہ غسل دہند و نیت ہر یک جدا
سازند و کفن بپوشانند و حنوط پاشند و جریدتین بگذارند و تابوت
بخوابانند و آں را در نعش در آرند خویش و بیگانہ استرجاع نمودہ
شہادتین گفتہ چار گوشہ بر دوش بگذارند برائے نمازِ میت در مسجد
و درِ خانۂ امامِ جمعہ برند اہل راہ و گذر و بازار ہم بنا بر کسبِ ثواب
در مشایعت و صلوٰۃ شریک شوند رو بقبرستانِ مومناں کہ بیرونِ
دروازۂ شہر قدرے از آبادی دُور مقرر ست مے برند بگور در آوردہ
تلقین خواندہ بخاک سپردہ سر قبر پوشیدہ خواہ پہلو بستہ خاک ریختہ
لحد ساختہ آب پاشیدہ فاتحہ خواندہ دستۂ ریحاں نہادہ
مراجعت نمایند و اقربائے نزدیک و آشنائے یکجہت ہمراہ وارثِ
میت باز آمدہ مجلسِ ختم ترتیب دہند سوزنے در وسطِ مکان اندازند
و در چہار کنج آں گلاب پاش ہائے بلور و بارفتن و شیشہ ہائے
گلاب و مجمرِ عود سوز و صندوق جزو ہائے قرآن و رحل و مصحف گذارند
ہر ساعت انبوہ تازہ بیایند و فاتحہ خواندہ قدرے مکث کردہ بروند
زمرۂ قُرّاء جمع شوند و آیاتِ قرآن را بلند بخوانند و از ہر گوشہ و کنار
دیگراں ہم کہ دستگاہے در علمِ تجوید داشتہ باشند از دہنِ شاں فرا
گیرند و آخرِ صحبت ثوابِ ختم را بروحِ میت تازہ از دُنیا گذشتہ و
رُو باخرت رفتہ ہدیہ نمایند تا سہ روز از صبح تا قریبِ ظہر و از عصر
تا مغرب و از شام تا ثلث شب جلسہ ہائے سہ گانہ مردانہ و زنانہ

بر پا مانده با آمد و رفت بزرگ و کوچک هم پیشه و هم کار و هم محله و همسایه
بسر گروه حاضران خاص و عام را چاشت و شام طعام دهند و قصداً
هر چیز را بد مزه و از نمک شور و آبکی و بماچه کاه دود بد بو سازند تا مردم گویند
خدا نصیب نکند که دیگر چنین غذا در خانه شما پخته شود و دود لقمه اش
بکام و دهان ما برسد و برخے صاحب مکنت و شائق جوار مشاهد مقدسه
وصیت نمایند که جنازهٔ مرا به نجف یا کربلا نقل و تحویل کنند وَرَثه و اولادِ
نیک روی نگفته پدر و جد و با خواهر جد را در تابوت چوبی نهاده تخته را
میخ کوفته امانت بخاکِ قبر سپرده هنگامِ روانگی زوار با چاوش چک و چونه
زده از بابت کرایه و باج راه پلِ قزلِ رباط و خانقیه عرب و عجم
و یعقوبیه و وجوهِ زمین سرداب و اُجرت حمال و گورکن و سائر مصارف
دیگر و هرگاه میّت آدم کم سرمایه و نادار باشد حق آراضی خیمه گاه
و وادی السلام که قبورِ مومنین در انجا مے شود برضائے طرفین قرار داد
کرده صیغه خوانده تابوت و زرِ معینه حواله گردانند بر شتر و قاطر بار نموده
عقب قافله مے برد و بهر منزل در گوشه و کنار پائیں مے آرد و بخاک دفن
مے کنند + بیان رسم طعام ولیمه و شیلان باقسام ست یکے در
تعمیر سرا و خانهٔ نو، دوم تزویج که در عروسی ابکار باشد یا مناکحت
با ثیّبه سوم تولد فرزند چهارم عقیقه اطفال، پنجم ختان پسر چنانچه یک روز
ظهر یتیم آقا بزرگ کلانتر پیام آورد که شام از راهِ محبت قدیم قدم رنجه
بفرمائید تا امشب در خدمتِ شما باشیم پرسیدم خیرست گفت
شما را خیر باشد آقایم برائے ولیمه ختنه پسرش شیلان کشیده خیلے
تدارک مهمانی دیده همه اصنافِ بازار و کدخدایانِ محلات و بلوکات

وخوانینِ درِ خانه را وعده گرفته گفتم بدیده منت دارم عصر تنگ یکدست
لباسِ پلاؤ خوری برکرده بعد از نمازِ مغرب و عشا سهراب حبشی شش قبرقه را
همراه گرفته سرِ وعده قدم پیموده از محله سنگ سنج رو شده بخانهٔ میزبان
که رسیدم در صحن و حیاط از دو طرفِ راه روچراغان بود لاکن شورِ محشر دیدم
که کسے بر کسے نیست آدم بر روئے هم ریخته شلوغ بنظرم آمد خواستم برگردم
صفر بیگ دوچار شده نگذاشت گفت سر وا زدن از بنائے شادی
میرزا قباحت دارد و بدش مے آید لابد دندان بر جگر فشرده و دل راه میرفتم
مشهدی رمضان برخورد کارد برقد زده چماق چوبِ ارجن دست گرفته
جست و خیز مے زد پرسیدم شمارا کدام خصوصیت تازه با صاحب خانه
بهم رسیده گفت هر جا آش ست بنده انجا فراش مے باشد زیر لب
پوست خنده زده قدرے فرا رفتم غلام بچه خانه شاگرد هائے قشنگ
نو عمر مقبول برابر هم مشاهده کردید ند خوشگل زیبا صورتِ رعنا طلعت که رخساره
و بناگوش هائے ساده را گلاب زده زلفِ مشکی را تاب داده سرمهٔ دنباله دار
بچشم کشیده از وسمه کنج لبِ نازک خال تعبیه کرده باگردن هائے
بلند و چهره گلگون و قامتِ رسا و اندامِ نازک گوشه کلاه بخارائی
شکسته بر سر گذاشته قبائے باریک اتو ئے سنجاف سرخ و نیم رنگِ
نقره آبی و سبز پسته و سبز کاهی و بنفش بادنجانی دارائی ببرابره هائے
شال ترمه بوته دار و مهرمات بکمر زیر جامه قصب گلناری بپا کفش هائے
گرجی کلابتون پولک دوز مخمل کاشانی پوشیده اُو یمک هائے لنگه
و ماهوت آشرمه طلائی دوخته در بر کرده لنگ هائے چارحاشیه
بندری سرِ دامن آویخته در شربت خانه و اشپزخانه تردد مے نمودند

وگاہے غنچہ شدہ برائے حسن فروشی ایستادہ راہِ زہد و تقوائے مے زدند
زمانے ناظرِ پیر مرد ریشش خندہ مے نمودند جماعتِ اہلِ خبرہ بنظر خریداری
نگران بودہ پیشت بہ پشتِ مشتری وار ازدحام داشتند بعضے کوتاہ قدہا
درحالِ بے قراری بشانہ و کتفِ مردم دست گذاشتہ بلند شدہ
بتماشائے جمال مے افتادند کربلائی رحمان بدقوارۂ سیاہ فام
آبلہ روی ترکہ دراز قامت سرکردۂ لوطی اجلاف ہا زنگابِ رو باختہ
آبِ حسرت بدہن آوردہ بابختِ زبون گلہ و دعوائے سخت داشت دلم
بحالش سوخت سلام کردہ نہیب زدم کہ اوی دردمند بجمال پاکیزۂ
اربابِ نعمت نگاہِ خیانت مکن ہرچند سردیزی واز باشد حیائے گربہ
کو اگر دست از پا خطا کنی رسوا مے شوی بشوخی قدرے سربسرش گذاشتم
دیگر از جا نجنبید کہ صرفہ نداشت والا مثل موش در تلہ گیر مے افتاد
جز آمین گفت ارزانی شما باشد خیر شان ہہ ببینی گفتم بگو چشم بد دور رفیق
بسر عزیزت جدی مے گویم بے ہمہ چیز مے گویم منہم والہ و حیران ماندہ دست
و پایم سست گردید وسوسہ شیطانی بخاطرم پریشانی راہ انداخت
لاحول خواندہ بکنارے رفتہ فتبارک اللہ احسن الخالقین وردِ زبان نمودم
دریں بین مرزا دست پاچہ گشتہ ندانست چہ کند لاعلاج شد فراشان را
گفت تا ہجومِ گرسنہ گدا ہا را بضربِ دگنگ بیرون کردند و جلوادباشِ
بے عار نگہداشتند وقتیکہ مردم ازہم پاشیدند قدرے خلوت شد اعزّہ
طلبیدہ باطفیلی و قفیلی جابجا آرام گرفتند راسی لہ عملہ کلانتر خوش سلیقہ
بکار بردہ از کمالِ صفا و خوبی زمین را جاروب کشیدہ و آب پاشیدہ
باغچہ را سیراب کردہ در چند منزل تا لار و ارسی گوشوارۂ لنتر و چہل

چراغ ہائے بلوریں آویختہ شمع ہائے کافوری روشن نمودہ ہر جا یکدست فرش ملوکانہ از قالی ہائے بیرجندی و نمد مسند و بادوہی تُفت انداختہ پردہ ہائے نقاشی وطاقچہ پوشش ہائے زری آویزاں کردہ دستہ ہائے گل الوان در گلدان ہا بالائے رف چیدہ لالہ و فانوس شیشہ دُرنا دار قطار گذاشتہ ہر صنفے را مناسبِ حالش در مکانے نشانیدند ساعتِ دیگر فَنَر فانوس ہائے بسیار بجلو کشیدہ با دستہ خدم و حشم پُر زرق و برق بیگلیر بیگي و خوانین داخل شدند خلائق پیش پائے آں ہا بتعظیم برخاستند صاحبِ خانہ بتملق و چاپلوسی دویدہ گفت خیر مقدم خوش آمدید صفا آوردید مشرف فرمودید قدم بسر و چشم بسم اللہ بفرمائید و بالا بفرمائید و خدمت بفرمائید دستِ آں ہا را گرفتہ صدر مجلس نشانید بعد از تعارفات چاق و سلامتی پیش خدمت ہا قلیان ہائے دستی بلوری و چرمی و نارجیل با سرونہ نقرہ میناکار و سادہ و نے پیچ کرمانی آوردہ دادند ہر یک دو سہ قلاج زدہ دست بدست راہ بے راہ دیگرے کردہ پس داد باقتضائے آدابِ اہل ایران کہ قاعدہ شب نشینی ایشان است ہر کس باہم پہلوئے خود اختلاط دل بخواہ مے کنند حکایات دیدہ و شنیدہ بایکدیگر مے گوید از چشم و ابرو باشاراتِ احوال پرسی آشنایانِ صفِ مقابل و چپ و راست بعمل مے آرد برابرم پسرِ ملا باشی تشریف فرما زانی داشت ماشاء اللہ متکلم وحدہ خوش لہجہ شیریں گفتار بود عرض کردم مے خواہم محاوراتِ عجم افادہ بفرمائید تا ہر چہ را ناشنیدہ باشم یاد بگیرم۔ جواب داد زبانِ فارسی ایں زماں مرکب ست از لغاتِ عربي و ترکی و دری تاجیکِ ایلاتِ بختیاری و تُرند و فیلی

وشاہی سوندو کالحر وممسنی ولرستانی ومازندرانی وشوستری وگیلانی
وبلادِ سوادِ اعظم واصنافِ کاسب کار مردم بازار لهذا تفریق همه آنها
دشوار مے نماید گوینده را باید از الفاظِ مذکور بکلی باهر بوده با مخاطب خود
انچه مناسب داند القاب نماید مثلِ آدم دولتمند که بجاغلی وتنگی واشرفی
رومی وعراقی ورائج صاحبِ قرانی وریال فرنگسا د ایرانی وپناه باد
وشاهی وپول سیاه درکیسه دارد تا صد دینار وسه شاهی ویک عباسی
ودو محمدی وپنج غاز وقتِ ضرورت بهرکس قدر حاجت روائی
مے دهد همچنیں ازسخن گو در حرف زدن مناسبِ حالِ سامع باید تقریر
اداشود گفتم منکه اجنبی هستم شما تعلیم کنید۔ فرمود احاطهٔ حصر جمله آنها
دشوارست الا مے دانم دو سه قسم خواهد بود استعاره وکنایه ومحاوره
واصطلاح ولغت یکے وابسته اعضائے انسان است۔ مثلاً سر رفت
کله زد، فرقِ اقبال شد، مغز ندارد، پیشانی پرچیں دیدم، جبهه عجز
ونیاز سود، جبینِ مسکنت بخاک نهاد، ابرو هلالی دیدم، تیرِ مژه کار کرد
چشم پوشید، دیده شد، نظر پاک دارد، نورِ چشم، نگاهِ خوش انداخت
بینی بخاک مالید، پرده بینی برید، دماغ سوخته ست، لب شکر ریست
دهن دریده ست، دنداں بجگر فشرد، زبان زد مردم ست، کام روا گشت
چونه زدم، ذقن ذنخ شکست، سبل چقماقی دارد، ریش درازست
رخسارش پژمرده ست، روئے شما سفید، صورت گرفت، بناگوش
ساده ست، قفایش افتاد، گردن گیرش شد، گلو ندارد، حنجر ندارد
نحر درید، گریبان گرفت، دوشش گرفت، شانه خالی کرد، بازو
شکست، آرنج زو مچ من خلاص شد، قبضه کرد۔ دست پاچه شد

کف برآورد، مشت او واشد، انگشت بچشم نهاد، بند انگشت جدا گردید
ناخن بجگرے زند، سینه مالید، پهلو تهی کرد، دندان شکست، تنه زد،
جثه ندارد، شکم دارد، دل داده ست، جگر سوخت، گرده کیست
که برابر شود، شُشش باد کرد، زهره ندارد، شکنبه او بزرگ ست،
روده اش دراز ست، سپر زورم کرده ست، ناف برید، پشت ست
کمر ندارد، کفل مے زد، سُرین او چاق است، زانو ته مے کند، ساق نورانی
قوزق پا ورم کرد، پشت پا زد، پا ندارد، پاشنه مے سود، قدم ندارد
پوست مال گردید، استخوان آب شد اگر خواب را دراز دم، خونِ مردم
این زمان سفید شد، روح روان، هوادار، خواب رفت، بیدار
شد، قد علم نمود، قامتِ زیبا ست، بالائے خوش بود، اندام
نازک دارد، قالب مے کند، سایۀ مهر و محبت افگند، نفس میزد
جان ندارد، دم نقد مے دهم، خاطر خواه شد، حواس باخت
هوشش کرد، قوائے ضعیف شد، آواز کرد، صدا گرفته است
رفتارش فراه نمے برد، گفتار نیکو مے نماید، ذهن ندارد، فکرش
رسا ست، آغوشش گرفت، کنار کرد، بغل بر آورد، زنگ باخت
نقش زد، چون دو سه قلیان میل فرمودند صدائے تق تق ظروف
و بوئے طعام علیهم السلام حواس ملا را برده از حدیث گذشته بروایت
چسپیده فرمودند "رفیق اول طعام بعده کلام بگذار تا شام بخوریم آنگاه
گوئیم و شنویم"، پس آفتابه لگن هایش نهاده همگی دست شسته سفره را
خدام بجا بگی بهین نموده مقابل هر کس گرده نانِ خورشیدی زمین گذاشته
مجمعه هائے الوان تختینی خوش مزه چرب از قاب پلاؤ مرغ و بره اَلخ

شیرمست و دوری قیمه پلاؤ و کوکو و مزعفر و پیاله آش برگ و رشته
و کشک و بورانی بادنجان و بشقاب کباب و تغلبکی نمک سوده و
فنجان ترشی موسیر و قاشقهائے خربزه گرسنگی و سینی گرگاب و کاسهٔ آب
قند و دوغ با قاشقهائے چوبی نازک صابوناتی روبروئی هر مهمان ورديف و
چیدند خان سالار بسم الله گفته اجازت داد ساعتے بخوردن و دست بازی
بسر رفته آبخوردن در کاسه هائے چینی پُر کرده با وجود موسم زمستان
تکه هائے یخ بلوری انداخته مے آوردند هرکس میخواست مے دادند
هرگاه از صدر تا نعال همگی دست کشیده راست شدند فاتحه خوانده تکه
پاره و مجمعه ها برچیده ریزهٔ نان با سفره پیچیده برده با آب گرم و صابون
دست و دهن شسته بدستمال پاک کرده مجربهائے هزار پیشه اسباب
چاءخوری که دراں پیاله کوچک و نعلبکی و قاشق خرد ملمع کار و قندشکن
و قاشق سیم باف مشبک و قوطی چاء ختائی و سماور هشترخانی پر آب و آتش
بمیاں آمد کله قند ارسی شکسته نبات چوچو هر واحد باب طبع خود ریخته
گرماگرم تجرع نموده ملا علی اکبر نقیب فضولی راه انداخته قهوه جوش طلبیده
دو سه فنجان خیلے داغ بیکبک قرت سر کشیده میدانم زمان و کاهش
پینه شتر بود که آبله نیفتاد یا منقار سمندر که نسوخت بارے اهل مجلس کیسهٔ
تمباکو از جیب و بغل برآورده تتن را بسر شطب عربی و چپق رومی پُر کرده
دود بسقف رسانیدند بعضے دو سه نفس را در قلیان زده رد نمودند
مرا هم هوس چپق بطبع اُفتاد از دست آقا مهرعلی قپیده نے را بلب آشنا
کردم تُندی و تلخی او گیج نموده پس دادم آقا پرسید چرا سیر نکشیدی
گفتم سرم بچرخ در آمد نزدیک شد بغلطانم تا دیر باندازه صحبت

واختلاط فیما بین حضار گرم مانده بسیر ملا باشی سر سخن اول رفته گفت
امّا اصطلاح مردمان بهر چند وقت اختراع و متروک مے شود پاره این قسم است
حرف الالف ادبار کلافه مے کنند حرف الباء عربی باردی میکند
حرف الباء فارسی پوک برآمد حرف التاء تنبل است حرف الجیم عربی
جانماز آب مے کشد حرف الجیم فارسی چپاؤ کرد حرف الحاحطی حلّاجی
کردم حرف الخاخسته شد حرف الدال دُولابی شد حرف الرا راه
بے راه کرد حرف الزا زیر آتش کشیدند حرف الزاء فارسی ژولیده
حال است حرف السین سقز ملا نصرالدین است حرف الشین شُلغُم را انداخت
حرف الصاد صاف و صادق است حرف الضاد ضرب زدن پُشت سر
خوب نیست حرف الطا طناب انداخت حرف الظاء ظرف ندارد حرف العین
عزیز قوم لوط است حرف الغین غرامت داد حرف الفا فقیر شد حرف القاف
قیر گرفت حرف الکاف عربی کلک بر آورد حرف الکاف فارسی گُل
داد حرف اللام لج مے ورزد حرف المیم مُشتلق داد حرف النون ناهموار
شد حرف الواو وا رفت حرف الها هوز هاج واج شد حرف الیا
یواش آمد و بچه هائے آدم و جانور ها را بلقب جُدا گانه اشعار نمایند
طفل آدم را مردم ایلات ترک اُشاغه و عجم بچه دُوله و گوسفند
و بز و آهو را بره بُزغاله و الیج و اسپ و قاتر و خر را کرّه و مُرغ را جوجه
و نر را خروس و ماده را ماکیان و سگ را توله گویند + ناگاه
اخوند ملا ابوالحسن درمیانه همهٔ مردم سبقت نموده گفت رفع زحمت
باید کرد و تخفیف تصدیع باید کرد و گفت سُبحانَ رَبّکَ رَبِّ العِزّت
عَمّا یَصِفُونَ همینکه خوانین برخاستند سایر من تبعه هم پا شدند

خدا حافظ کرده بمنازلِ خود ها رفتند منهم از مجلس میرزا واپس آمدہ
بکلبۂ خود رسیده بچه ها را صدا ازدم ابراهیم گفت که آقا داداشش
وباجی وننه بخانۂ آقا داعی رفته اند طفلک گیج خواب برخاسته
بازچشم بهم گذاشت سنبلِ لنگه در پیش کرده پائے چراغ کتاب مے دیدم
که حاجی بدیع تریاکی چند تا رفقائے متعفن لوچ کچل و چلاغ وشل ولچرنان
وحلوا خورِ سرِ قبرستان برداشته با ریش وفِشِ ژولیده چو نه کج چشمهائے
پرچرک وعنق منکسره جل و پوست خودش برداشته مثل اجلِ معلق رسیده
بهن نشست یاران دیگر بیرون ماندند در کیفِ تریاک وکوکنار هر قدر حرفِ
مفت زد همه اش جفنگ که هیچ سروته نداشت ومطلب ازاں دستگیر نمے شد
حوصله ام تنگی نموده از بے اعتنائی وکم محلی وترش روئی پیش آمدم خسته
شده بنا کردچرت زدن همینکه از سرطبل قدرے گذشت آواز دادم
برخیز برو دردِ سرکم کن مبادا در راه ترا گزمه بگیرند ومشتاق نمایند
از محبس وباز خواست داروغه خلاصی نخواهی یافت فقیرے مے خواست
بند شود اخذ وجری نماید شروع باظهارِ بے نوائی کرده مثلِ روده شیطان
سلسله یاوه گوئی را طول داد من پولِ حرام کجا داشتم که بدهم صاف وپاک
آب سر وروئے دستش ریختم پوست کنده گفتم ببخشید این وقت خجالت
مے کشم کاسبے ها ضعیف ست تا آب باریک قناعت دارم سوائے مداخل
سدِ رمق جائے دست بُرد نمے زنم که تلکه نموده بمردمِ تنبل بیکاره داده باشم
بهزار چرب زبانی شرِ اوراکوتاه کردم بے چاره ومق شده پے کارِ
خود رفت دراو طاق راچفت نمودم لاکن از شدتِ سرما الستوی
منزل مانجال گردیده لشته همیه پوشان را در بخاری طپانده خاک انداز د

انبر بر داشته از اوجاق دو سر گلِ آتش آورده روئے تبه ها ریخته فوت
کردم دود تلخ بدماغ پیچیده خفه نمود کج خلق شده دامن زدم همینکه درگرفت
دست و پائے جا ئیده مثل چوب خشک را بگرمی راست کرده غلام خود را
برداشته بر پله کان بالا رفته از پا روبرفهائے پشت بام را پائیں انداخته
پا بر نردبان گذاشته دست بلند کرده درهائے پنجره در و زن باد گیر از لته
کهنه محکم گرفته آمدم دیدم بخاری سرد گشته سنگ و چقماق زدم گل فتیله فندک
از هم پاشید تکه قور اجسته آتش برآورده پیه سوزِ قبل چراغ روشن نمودم
بچه هائے همشاگرد ابراهیم ریزو پاش اوضاع زندگی مرا ازیز و رواند اخته
برهم ریخته بودند بهزار تک و دو تقلّا زده دیگر قابلامه مسی را در نطع کشیده
پوستین و کلیچه قجانی بالائے بند الیجه آویخته مندیلِ ابرهٔ خلیل خانی و
شال ترمه کمر و تیر بند ابریشمی و قبائے بغلی سایه کوهی و قدک شانزده و
الخالق چیت گلی و قلمکار صدرس و طیارهی و ناصر خانی و اُویک و جبّه و چوخه
اذربکی و بارانی ماهوت و بگرس و پایوچی کرمانی و عبائے لحسانی ته کرده
در سارق پیچیده دستمال گلی و پیراهن کتان و اقا بانو و پیراهنِ شاهی و زیر
جامه قصب و چلواری چرک را برداشته چند جفت گیوه کاشانی و دو بندی
و تخت جوراب و کفش ساغری دجسته و سر پائی و لب چین و حلیمه که بودند
بگوشه نهاده در سرداب رفته کرسی و منقل پر آتش زغال گذاشته
لحاف رویش انداخته یکتائے پیراهن با عرق چیں و شب کلاه زیرش
دراز کشیده از گرمی عرق کرده لذت بردم نفیر خواب را بلند نموده بے خبر
خوابیده بشیطانی شده برجستم معترض حال غلام نگشته خود لنگ
و قدیفه در بغل زده رو بحمام و ویده دق الباب کردم از اتفاقات

نه حمامی بود و نه لنگ بردار نه دلو پاشویه کش نه دلاک و نه بی ریشهائے آنها
بهمه جهت خلوت یک مرد که لر زبان نافهم چارشانه مثل خرس خوانْد ساری
برجا بوده دروازه گشاده داخل رفتم چراغ کور کور بگوشه مے سوخت
در تاریکی سایه رواق سر پله کفش کن زمین خوردم گوشت استخوان زانویم له
شد قدم شمرده برداشته در جامه خانه رختها کنده بے ادبی ست لنگ بسته
در مبرز ازاله نجاست کرده زهراب ریخته سر خزانه رفته دیدم آب چائیده
بود معلوم شد تون تاب را خواب ربوده آتش گلخن روشن نشده بئین
نیاشیده اوقاتم تلخ شد مثل شرب الیهود سر آب فرو برده بخت بیرون
آمدن لباس دیگر الش کرده مهلت سر کیسه و مشتمال و نوره بستن و رنگ
نیافته شالکی دور خود پیچیده برگشته بابالش پر قو سر گذاشته بر توشک
نرم و گرم پهلوئے کرسی غلطیدم هنوز کمر راست نشده بود که صدائے
خوشخوان گلدسته شنیدم ذکر مناجات شروع نمود زنگ از دل مے
زدود عطسه زده برخواسته با قره آفتابه آب گرم سر آب رفته
سر سبک کرده طهارت نموده آمدن دست نماز گرفته رخت پوشیده
کمر بسته تکمه سر دست انداخته جوراب شیر و شکر دیدم خنک بود
بر آورده از کرک پا نموده لباده سمور دوش گرفته بمسجد رفته در شبستان
بپشت سر جناب آخوند ملا محسن یزدی بجماعت ایستاده بحضور قلب
دو رکعت صبح خوانده بعد از تعقیبات بمنزل آمدم نمے دانم چه شد
که آروغ بیار مے زدم ترسیدم سینه پهلو شوم خود را محافظت نمودم
لعنت بکار شیطان زیر بغل را پائیدم مهر تسبیح و مهر نماز از جیب افتاده بود
بحیرت ساعتے وا رفتم بر قوت حافظه خود نفرین کرده همه جا جستم

بیدار شد ریحانه گرچه صبح زود مثل سوقلی هائے شاهی بچابکی جسته رختِ
خواب برگرفته در چادرِ شب پیچیده خانه را بیرون و اندرون آب و
جاروب زده خوانچه چیز شب مانده برائے نهار قلیان آورده زانو ته
کرده زمین گذاشت پارهٔ نان تافتان با پنیرِ جنگلی و حلوائے ارده به خورده
از غصهٔ فراموشی مهرها لقمه بگلوگیر نموده فرو نمے رفت جاریه لوند دویده
دوستکامی گلی آبِ خوردن آورد قدرے سر کشیده بکمالِ بے رغبتی
چند نفس بقلیان زده چاقچو پا نموده شال و کلاه بسر گذاشته بالاپوش دوش
گرفته دستها از آستین در آورده شیر قلابِ بندِ شمشیر را بکمر زده ساعت
کشمیری در پا تفنگ لاری قنداق شمشاد دست گرفته بیرون شد الله
وردی بیگ مهتر عوض اسپِ سواری قاتر پالان مخمل آورد پرسیدم
رهوار اولی چه شد گفت زین و تکلتو اصلاح طلب بود میر آخور حکم داد
گرده قاتر سمند را ببر گفتم در کمند اسپ هائے سلطانی قحطے بود که این تخم
چاروا پیش کشیدی مهتر قلچماق زیر لب لند لند کرده اخم و ترش نموده خیره
خیره نگاه مے کرد همینکه پا بر کاب آورده راست شدم قاتر بد رگِ چموش
گنگیری و سرکشی آغاز نهاد فحجی زدم لگد پرانید سیخ شد نزدیک بود
بنت العیب زمین بزند بهزار خود داری و ان یکاد خوانده تا اندرون ارگ
رفته بدرِ خانه رسیده فرود آمدم در کریاس دیدم همه خوانین و
سرداران سبیل بسبیل بافته چشم براه اذنِ بارگاه پهلوی ایشیک
آقاسی نشسته اند ساعتے درمیانِ آنها قرار گرفتم صدائے کجین آقا
قنبر خواجه سرا بلند شده جارچی ها آواز دادند یریهی هایری هاشاه از
اندرون حرم برآمده بدربارِ عام در ایوانِ تالار بر تخت قرار گرفت همه دیوانخانه

آب وجاروب زده باصفا ورونق گردیده میلِ شتر گلوئے خزانه کشیده
فواره ها را سر داده حوض مقابل کرسی ایوان پر شده آب از پاشویه
بر سنگ غلطک از آبشار سرا زیر گشته بدریاچه مے ریخت - جرگه
غلامان یراق بسته بسمت راست وچپ پائے دیوار ایستاده حضرات قاپچی
وقاپچی باشی دهن دروازه گرفته بودند قورچی باشی وشاطرباشی وفراش باشی
وجارچی باشی ونسقچی باشی ویساول باشی عمله دربان وحاجب را از دم راه پس و
پیش کرده هردسته بزرگان را بمقام کورنش بردند نظام سرباز
ساز فرنگی نواختند - در نقارخانه قرنا کشیدند منهم تو رفته سر فرود
آورده برابر حجره باغچه سرا در صفِ سلام قرار گرفتم محمد علی خان
زنگنه پهلویم ایستاده بود خیلے یواشش وترسان بیخ گوشم گفت امروز
چشم وابروئے شاه را پُر غضب وخشم آلود مے بینم خدا خیر کند باید دید
آتش قهر بجز من جان وخانمانِ کدام ستاره سوخته بخت برگشته خواهد
اُفتاد هنوز این حرف تمام نشده بود که سرکردهٔ تفنگچی هائے مازندرانی
تعظیم نموده گفت قربانت شوم عرضے دارم فرمود بگو سرکردهٔ یراق
کیسه کمر وتفنگ وشمشیر برآورده زمین گذاشت کفشها کنده پیش رفته بخاک
اُفتاده راست شده بهزار خوف ورجا گفت یک سال ست
براتِ جیره ومواجب معلّق مانده تصدقِ سر بندگانِ اقدس
نه رسیده در تمامی قشون فلاکت بمن زور آورده ارباب دفتر
وجه مقرر بتعویق انداخته اند حکم شد مرزا خانلر مستوفی الممالک را
بیارید نسقچی باشی گریبانش گرفته مقابل آورد - شاه بازخواست فرمود
میرزا دم بخود کشیده خشک شد شاه را غیظ از جا بُرد بگوشه چشم

عتاب میرغضب را اشاره کرد پانصد چوب بزنید عملهٔ خدا ناترس
بچسپیده شال و کلاه و جبه و کمربند و چاقچو قاپیده پاهای نازک را
بچوب فلک بالا کشیده از ترکه انار و بید و سفیدار ناخن برآوردند
نزدیک بود که از زیر چوب اگر خلاص شود بکشند و زنجیر و قرابقر گرفتار
افتد امین الدوله زمین ادب بوسیده شفاعت نمود قبول گشته
هزار تومان شلتاق و ایصال حق مدعی قرار یافت پول را میان
ارباب قلم توجیه کرده همانه دم محصل ترشروی گراز دندان پیش
آمد باده تومان قلق گرفته مستوفی را علاوه مشتال سرکیسه درست
نمود غرامت نقد و جنس دادنی افتاد ایلچی و ڈاکتر فرنگی که مقابل
شاه میانه لب نهر و محجره باغچه متصل مرزا ابوالحسن خان استاده بودند
بنظاره چوبکاری سیاست شهریاری برخود لرزیده زیر جامه ملوث
کردند میرزا احمد و میرزا قوام و محمد فاضل خان ندیم سر کتاب
ثنا و ستائش کشوده کلافه خوش آمد باز نموده بافسون و فسانه شاه
را بحال آوردند که پا شده از طرف شاه نشین بخلوت رفت وقتی
که از قهر و لطف سلطانی رها گردیدم آقا محمد صادق صندوقدار پاوش
بخیر وم راه مرا گرفته مثل کنه شتر چسبید بیا منزل ما وقت چاشت
رسیده باهم نان و نمک بخوریم گفتم سرم فارغ نیست خیلی شغل دارم
بگذار پی کار خود بروم قسم داد ریش مرا توی خون به بینی دست رد
بسینه ام نگذار من ترا دوست میدارم میخواهم ساعتی پیش
یکدیگر بوده باشیم پر پائی شد یخه مرا گرفته ول نکرده برد اندرون
صندوق خانه که رفتیم پرسید بچه ها چاشت آمده است گفتند خیر

غلام را فرمود پاشنہ کوب بدو برو و چیزے را زود بیار حلبشی سیاہ
سوختہ زرنگ سرقدم ساختہ چار بغل تاخت میرزا پرسید
ضراب خانہ و زرگر خانہ و جبا خانہ تماشا کردہ گفتم اگر راہ مے بردم کجاست
مے رفتم دست مرا گرفتہ آنسو برد عجب دستگاہے دیدم معیار باشی
کار فرما نشستہ زرگراں نقرۂ مغشوش را در بوتہ آہک استخواں سوختہ
با سرب و تنکار گداختہ قال گذاشتہ شمسہ ریختہ بسبر تیک و
سندان نہادہ از گاز انبر گرفتہ چکش زدہ نقش ضرب بالا مے
آوردند و یکطرف صفحہ طلا را بانمک و خاکہ اجر خلاص مے نمودند
صرافاں زر مسکوک را در ترازو مثقال از قیراط و نخود ہموزن اشرفی
و ریال سنجیدہ شمردہ صرہ مے بستند و در شش مہر مے زدند و استادان
زیور و یراق ساختہ مے دادند شاگرداں جلا پرداز مے نمودند
دم و کورہ مینا سازاں گرم بود تیتہ و گلچہ و دست بند و بازو بند و
طوق و یارہ و کمر بند و انگشتر و حلقہ جواہر ترصیع مے شد جواہریاں
شتن مروارید غلطاں گسیختہ بسلک برائے رشتہ کردن مے کشیدند
و ناسفتہ را با متہ سوراخ نمودہ در حقہ مے گذاشتند درج نگین زبرجد و زمرد
باز بود از مشاہدۂ لمعان و درخشانی آنہا چشم ناظرین خیرہ مے شد در جبا
خانہ شاہی لولہ تفنگہا و طپانچہ سوہان شدہ را با متہ و دیدبان نصب مے نمودند
و پرہ ہائے چقماق باہم وصل کردہ مے چسپیدند ہر قسم گلہ و ساچمہ میریختند
شمشیر و کارد و قمدارہ و کمر خنجر و قمہ فولادی از صیقل برآوردہ زاج
سرخ مے زدند جوہر و لعاب بالا مے آمد از چوب شمشاد و چنار
و عناب قنداق تفنگ درست مے شد کمان ہائے چاچی با زہ ابریشم دردہ

صد ہا چیدہ تیر و خدنگ پیکان دار میان جعبہ و صدق پر بود نی نیزہ
و سنان و بنان فولادی بے شمار گذاشتہ حلقہ ہائے کمند را چین چین
آویختہ بتر زین و گرز و تبر و شمشیر جوہر دار حساب نداشت خشت پران
و زوبین آہنی یک طرف قطار بود حوصلہ ام سر رفت دلخور شدم
میرزا گفت رفیق تا بہ کی کاریم بیا سیر بکنیم گفتم چہ عیب دارد افسارم بدست
شماست ہر جا مے خواہی بکش خرامان رفتہ داخل کلاہ فرنگی شدیم
انجا تصویر تمام قد بندگان اقدس و شبیہ نپلیان بونی نارتی بادشاہ
فرنگسیس ساختہ اقا بابائے مرحوم و آقا عبد اللہ نقاش باشی و دیگر
صورت ہائے خرد و بزرگ کہ بر آئینہ و پردہ کشیدہ در قاب خلائی
نصب بودند ہمہ را دیدم چگویم کہ در سایہ و روشنی رنگ سیر و
نیم سیر و استخوان بندی اعضا و چروک لباس و اصول سمائی
ابر و ہوا چہ طور دست مانی و بہزاد را بہ پشت بستہ حرکات ادم زندہ
مجسم بنظر مے آمد کہ مے خواست حرف بزند در تعریف صفائے قلم مو
و پرداز کارابی و محو قلم روغنی و ہمواری الوان بدن و دور و نزدیک
مکان و لمعان جواہر و یراق زبان وصف قاصر ست ازانجا بسوئے عمارت
چشمہ بلور و سردستان رو گردیدیم باغبان ہائے یزدی بیل دست گرفتہ
خزند یا غنچہ درست مے کردند تاک انگور بدار بست قلم مے نمودند بعضے شغل
آبیاری چمن داشتند شاخ و برگ ہر درخت میوہ و بتہ گل را چنان
بریدہ موزون ساختہ بودند کہ زیادتی و کمی برابر شدہ پنداشتے
اشجار موم اند او ستاد بکمال باغبان باشی پخ پخ و لنگ بستہ
پیش آمدہ برائے خودنمائی سبد پر از چند دانہ میوہ تازہ تعارف نمودہ گفت

از برکتِ قدمِ شما دریں گل زمین نهالِ ملک هائے سرد سیر و گرمسیر
بار مے آید اقسامِ سیب مشکینه و انار مایه خوش و گلابی و قلبی و انگورِ عسکری
و امرود و گرجه و گیلاس و حلو و شفتالو و توت و آلوبخارا و بادام و پسته
خنداں و فندق و سنجد و عناب و انجوجک و انجیر و ازگیل و گردو با
هر گونه گلِ سوسن و زنبق و نسترن و مخمل و گلاب و نسرین و گلِ زرد و رعنا
زیبا و لاله و ریاحین و همیشه بهار و شقایق و نرگسِ بهاره و شهلا و یاسمین
عمل آورده ام و خیابانِ چنار و سرو و شمشاد و صنوبر و سفیدار و عرعر
و کاج و بید ساده و بیدِ مجنوں نشانیده ام ۔ گفتم دستِ شما مریزاد صنعتِ
مرزبانِ نااهلِ چیں و شعبده حقه باز ماه و پروین بایں بازوئے سحر
آفریں و عجوبه کاری حکمت جادو آئینِ شما اے واللہ مے گوید مبلغ ده ینار
با دو سه ریال از جیب کشیده. گفتم پول تمباکوئے قابلِ شما نیست بصد
انکار و ترا زو زمین زدن گرفت نزدیکِ زوال برگشتیم گرسنگی زور آورده
بے حال کرده بود ماندم خوانچه هائے پُر از همه اجیل آورده چیدند
جائے دوستاں خالی نان هائے سنگک برشته و پنجه کشِ قرمز
چهار تخم پاشیده و پیاله ماست چرب و کره و عسل و دوشاب و دوری
پنیر لاری و کاسه هائے کوفته معلی و مرغ مسمن و فسنجان و قورمه و یخنی
و ترباش و انگوشت لپه نخود ریخته و لنگری بریانی و قتقاب کبابِ نرگس
و لوله و ماهی و ختائی و قایق دولمه کلم و نانخورش نیمرو و اشکنه تخم مرغ و مربائے
بالنگو و ترنج و زرشک بیدانه و آلو و سکنجبین سرکه و لیمو و حلوائے تر و مسقطی
وار دابه و فنجان ترشی خیار و پیاز و سبزی گندنا و تره تیزک و نعنا و ترچه
و قاشهائے بلبلو در ظروفِ چینی و کاشی با آب و تاب درمیان گذاشتند

دست بشکم زدم اے کاش کہ اشتہائے فیل منگلوسی قرض المفسدہ بگیرم مے آمد
کہ از ہیچکدام نمے گذشتم دریں حال آقاحسین باشماچی آقا اسمٰعیل پیش خدمت
باشی وآقاعبدالکریم پیرسش وآقاشریف پہلوان وخسرو خاں گرجی و آقا
ابراہیم بیگ قہوہ چی وآقاعبدالصمد جارچی باشی شاہ را بدرِ حرم رسانیدہ برگشتہ
کفِ دست بوکشیدہ دست جمع آمن صدا زدند میرزا تنہا خوری مزہ ندارد
مہمان مے خواہی بظرافت گفت آرے چاشت خورہ از میراث خوارست
ہمہ تاں بفرمائید بشرطیکہ باردی وشوخی را کنار بگذارید اکابر اعاظم مذکور
دست جمع توی آمن دور ہم نشستند پس خشکہ بندہا آستین بالا زدہ بطورِ مالِ
مفت دلِ بے رحم برغبت تمام میل فرمودند و آب یخ سرکشیدند ظاہرا
ناشتا از خانہ بیروں افتادہ نہار نخوردہ بودند گفتم زود باشید
خوشہ ہائے انگور و میوۂ سبد را آب بکشید بیارید ہرگاہ پیش نہادند
آں را ہم حضرات تنقل کردند و دست شستہ بریش وسبیل مالیدند آقا اسمٰعیل
کہ در لطیفہ و بدیہہ گوئی از شاہ مضائقہ نداشت و در ہزل سعدی شیرازی را
شاگرد و خوجہ جبین خود مے پنداشت برائے ادائے مزدِ دست نعمت
وہضم طعام کہ اگر ساعتے بے مطایبہ مے نشست شکمِ او باد مے کرد گفت
اے کہنہ رند بچہ باز خراباتی من ترا بوا جبی مے شناسم ہرگاہ آقا حسین جان
خوش جمال و کمال ہمسایۂ ما نبود ہرگز خوش باش نمے زدی خدا داند بکدام
حیلہ و بہانہ از سر وا مے کردی امروز صدقہ سرِ ایں زلف و بناگوش
و رخسارِ گل فروش لقمۂ چرب و نرم نصیب شد میرزا بر آشفت کہ
شما را بارِ اول دمِ جلو گر فتم لودگی نکن خوشم نمے آید درست بنشیں
حرمتِ ترا نگاہ مے دارم و الا مے گفتم اے لحاف کش میانجی قرمساقی

کارہمہ کس نیست وقتیکہ بے عارشدی ہر جا بروی ہمیں آش وکاسہ ست
خدا کجکول گدائی شمار اسلامت دارد حمّام بے عرق نخواہد بود آقا اسمٰعیل گفت
مرگ ما حالا از خرِ شیطان پائیں بیا یک مسئلہ مختلف فیہ مے پرسم در تقلید حاجی
عرب بمقلدِ لوطی جامع الشرائط ہر چہ معمول بہ بودہ باشد افادہ بفرمائید شمع
ریز اقوی ست یا دوغی احوط مردم از معاملہ رو و قدح ہر دو پیر مرد یکے زاہد خشک
و دیگرے ہرزہ چونہ پاچہ در مال قہقاہ خندیدند از اں میاں خسرو خاں زمزمہ
نمود کہ عجب حسنِ اتفاق مے شد ہر گاہ دریں ساعت جعفر خانِ مین باشی افسرِ
نظام سرِ بازیچہ محمد باقر خانِ قلعہ بیگی بنظر مے آمد کہ چشمہا از پرتوِ آفتابِ رویش
نور افشاں و غنچہ دلہا بگفتگویش شگفتہ و خنداں مے گشت ناگاہ شیطان
در قفایش زدہ بمفاد کور شود دُکّان دارے کہ مشتری خود را نشناسد
پسرہ را باآں راہ آورد کہ مثلِ کوئی ہائے بازی گر سجافِ دامن کشاں بہزار
ناز و ادا سر زدہ رسید بغمزہ گفت باشاہزادہ چیز خوردہ حالا مرخص شدہ
مے روم شنیدم ایں جا رفقا فراہم اند خواستم دیدنی کردہ باشم ایں را بگو
کہ جعفر خاں سرِ شش از مدتے پیش حسین گیر بود بنا بخاطرِ شش آمد اقا اسمٰعیل کہنہ
گرگ باراں دیدہ گرم و سرد روزگار چشیدہ با ہزار قلابی پاے
خم و قمار خانہ بسر بردہ گفت خان چہ عجب چہ عجب کہ یادِ مشتاقاں
فرمودی با میرزا سخت آمیزش و جوشش بودہ ست **شعر**

با ہر کہ غیر ماست چو شیر و شکر خوشی
با ما چہ حالتست کہ چوں آب و آتشی

گاہے بکلبۂ احزاں بصد طلب و آرزو قدم نگذاشتی قہر و ناسازگاری ابواب جمع
مخلصاں داشتی آخر مارا ہم ازیں نمد کلاہے جانب میرزا کنایہ تشنیخ زدہ گفت مقدومِ مکرم

مجنب کہ گنجے بلے پشتِ پردہ شکارمے افگنی نے دانی کہ شعر

خوردہ بینا نند در عالم بسے
واقف اند از کار و بارِ ہر کسے

میرزا بر خود پیچیدہ از جا در رفت گفت اثناءِ خود بدیگرے مدہ مصرعہ این را بکسے گو کہ ترا نشناسد من صاحب را خوب بجامے آرم و سحر خیزی ہا بواجبی خبر دارم بارے این قدر شور مزہ ندارد برگذشتہ ہا صلوات و آئندہ را مدارات مناسب حالات زیادہ روئے نیست موئے ریش سفید کردی دست ازین اطوار بردار بقول آنکہ شعر

چوں پیر شدی حافظ از مے کدہ بیروں شو
رندی و خراباتی در عہدِ شباب اولے

ما و تو لائق چنین صحبت ہا نماندہ ایم۔ آقا محمد اسمٰعیل گفت غلط فہمیدی مصرعہ پیرے کہ دم زعشق زند بس غنیمت ست + در مذاکرۂ این دو بزرگوار از خندہ رودہ بر شدند میرزا احمد نقاش برادرِ آقا عبد اللہ کہ طبع چائیدہ خنکِ شیر خشتی داشت و برائے حسن پرستی لوحِ محبت را در بغل مے گذاشت دایم بر ورق خیال نقش عاشقی مے کشید و مسودۂ صورتِ خوب را بر صفحۂ زندگانی مایۂ ناموری مے دید حوالۂ چہرۂ زیبا بر پردۂ آرزو طرح مے کرد و در چشم و ابرو و رخسار و زلفِ محبوباں رنگ آشنائی مے زد خبر آقا حسین و جعفر خاں یافتہ رو بآنہا برداشتہ در پئے مدعا بر آمد ہمینکہ داخل شد آقا ابراہیم گفت بنازم بقدرتِ کارساز کہ آب آمد و تیمم برخاست ہر کہ در طلب باشد بسم اللہ پیش بفرماید این گوئے و میدان چوگان بازی منکہ حسبندِ میرزا ہستم ماشاء اللہ ہمہ را بشاگردی قبول ندارد چشم و گوش و زبان او را بیائید ببینید چہ طور حرف کارکار خانہ مے زند آقا اسمٰعیل پیشدستی کردہ گفت خان حالا کہ قدم بچشم ما نہادی بیا معاملہ کنیم تا دستِ خالی برنگشتہ باشی

گفت تجارت سرم نمیشود انانکه خر ندمیفروشند گفت نشان می دهم یکی تاج ونه دشنام
بده دمرا بجز تا شب وروز پشت سرت مانده خدمت کرده باشم اگر پشیمان بوسه شوی بما
پس بده گفت رفع رجوع خانه کوچ شما از مردم بیگانه واهل محله بمشکل سرانجام
خواهد شد گفت او را نجاک سپرده فارغ گردیدم خان گفت اقا جواب ترکی
ترکی بشرطیکه دلِ خور نشوی اعلام میکنم بدت نیامد او دل خویش بعدهٔ درویش
چراغی که درخانه رواست به مسجد حرام ست چرا معامله راس المال نقد
با خلفِ رشید خود نمی کنی اگر مغبون هم بشوی نفع بخودت برگردد گفت او مثل
شما در واد وستد خوش بده کجاست خسروخان صدا زد کوتاه کن برخیز بردیم جواب
واد غصه مخور از پیش کوتاه بوده ست والا بشما هم می رسید من دق کرده برخاسته
راه دفتر پیش گرفتم رفیقی داشتم روز دیگر که این حکایت را اند کو رنمودم پشت
دست گزید کاش منهم خبری میشدم دمی خوش می گذرانیدم حالا که وقت گذشت
محل تلافی نماند باری بدم دروازه که رسیدم دو فراشِ شاهی سوند ایستاده
هر بیگانه را مانع بودند چونکه سابقهٔ آشنائی داشتم مزاحم نشدند الا بایک ازندانی
بحث و جدل شان درمیان بود نمی گذاشتند اندرون برود که امین الدوله
نشسته اموراتِ سلطنت تمشیت نمی دهد برای بیاباقی سال تمام محصّلِ تعین
می کند مازندرانی که تخم مرغ نیمرو باکته چلاو خورده گوشت را ناپخته بجای تاس
کباب هضم کرده بجوش وخروش برآمده گفت جبهٔ انهای که اذن میدهی میر و بلد
از جبه من بلند تر است دربان که صفت درندگی او بر سگِ هزاره داد و یماق غالب
بوده دست بسینه اش زده پس کرد من از هیبتِ فراش دهن وریده باریک
شده گشاده قدم برداشته تو رفتم اساسِ ماخذ ائی دیدم که صدها محرر دست به کار
زده سرگرم مهمات و خدماتِ مفوضه خود بودند میرزا اقوام الدین شاهرودی

دفتر گشا را صداز دکه قدری کاغذ قستاقی و دو دسته رومی و سه طبق کشمیری بده ضرورست
و دوات قلمدان خشک و ابکی شده مرکب از شیشه بزیر لیقه را بر هم بزن میرزا
بدیع سیاق دان اطلاق نویس دستگاه خود چیده مردم دورش گرفته
بودند رفع رجوع وکلای حکام و عمالِ ولایات با و تعلق داشت سید ابو القاسم
رشتی طبلق واصلباقی راکه دو طرف سر رته آن تخته گرفته گشاده فردهای
حسابِ مداخل را زیر و رو می کرد محمد هاشم بهبهانی عرض ارسال مالیاتِ دیوانی
را سیاهه می نمود میرزا احمد نائینی میر منشی که خدا بسلامتش دارد و لوله کاغذ بکمر زده
فرمان و رقم شاهی را بزیر دست خود می داد تا سوادش بردارد کربلای احمد
رضای رشتی براتِ قیمتِ اجناسِ مصارف دواب و کارخانهٔ ابراهیم خان
ناظر از شربتخانه و آشپزخانه می نوشت مستوفیها رقوماتِ گرفت و گیرِ ممالکِ محروسه
جمع و تفریق می کردند آقا مشتاق احمد کرمانی ورق طلای خالص در بشقاب سفال
حل نموده برعنوان فرامین طغرا التعلیقه می فرمود ارباب حوایج بمطالبه حوالاتِ
قلق و سر وسات دست بسینه می کشند لاکن بخوف ضرب و شتمِ امین نفس یکی بالا
نمی آمد هر که قبض الوصول صنده و قدار با بواب جمع میرسانید از شلاق و شلتاق
دیوانی خلاص می شد بنده با دب پیش رفته امین الدوله و معتمد را که باهم بودند
سلام کردم گشاده پیشانی خنده رو بجواب پرداخته جانشان دادند احوال
پرسی نموده تفقد بزرگانه ببنده دل داشت پرسید خیر ست آمدن اینجا برای چه
مطلب می باشد عرض کردم خدا شما را سلامت و کامگار بدارد که همیشه دردم را می
کشید و بداد استغاثه دلم می رسید دوای اصلاح حالم می دهید غربا پروری و
بنده نوازی میکنید تمنیت در باب چند دانگ زمین مزرعه فتح آباد عرضداشت
کردم به خصوص واگذاشت آن حکم شد که یرلیغ بلیغ صادر گردد هنوز توقیع رقیع

سلطانی صاف هم نشد تا به ثبت مهر و نشان طغرا و نقل روزنامچه سررشته چه رسد
گفت عزیز من مصرع

گر گدا کاهل بود تقصیر صاحبخانه چیست

شما خود چرا درین مدتِ دراز یاد آوری نکردید که جماعت مردم سهل انگار سست
راشوک میزدم از قضا و قدر فلک دون پرور آقا غلام حسین طهرانی که بر پشتِ بامِ
حمام پہیں پا میزد مدام او بار کلافه می کرد رختِ برگردان کجا پول سرکیسه نداشت پیوسته
چوب خط او زیر دوکانِ بقال افتاده جُحتِ ده ریال او را هیچ صراف بد وغاز و
یک بیستی نمی گرفت همه کاره و معتمد نظام الدوله شده اکنون بمشار الیه وزیر و با فقیر
خیلی رفیق جان جانی بوده خان او را صدا ازو پیش بیا لبیک گفته برابر آمد
فرموده در عهدۀ خود بشناس که فردا بجمیع وجوه رقمِ فلانی مستجل شود والا جریمۀ سنگین
بگردنت می افتد دعا و ثنا بجا آورده مرخص گشتم عین نصف النهار بلکه زوال
شده بود به مسجد رفته طهارت نموده دست نماز گرفته پشت سر حاجی
میرزا حمزۀ کرمان شاهی ظهر و عصر خوانده بیرون آمده وقتیکه از تخته پل
دَرِ ارگ گذشتم به معرکه آقا قنبرِ حبشی قصه خوان جمعیت فراوان دیدم خواستم
معلوم شود چه واقعست برابر شدم درویش حسینِ اصفهانی تعلیمی دست
گرفته روی صندلی نشسته با شاگرد خود حرف مفت میزد که مردم به خنده
و بازی گوشی او فراهم آمده هنگامه را گرم نمایند او ستا مراد قهوه فروش
تمباکوی دوبرگه شیرازی آب کشیده بسر قلیان پر کرده چار دور میرسانید
درویش همین که مشتریها را دلپشته جمع دید خواست در دغهای که بهم بافته
بود شروع کند ناگاه الاغ کدام رعیت بار پشت و پالان زمین زده شیشکی
انداخته نعره زنان رو بمعرکه آمده گوش را قلم و دم را علم صف را شکافته

درمیان دو بید مردم تیت و پیت شدند چند تنبل بنگی و چرسی شل بت یا سنگ
چاه زبل که برجا مانده شور نخورده بودند بروی هم افتادند چادرها دار افسار
آورده بسرش زده گرفته برده بگوشه بسته جوال کاه راپیش نهاده از
قاتمه می دوخت مردم باز جمع گشتند داستان حسین کرد آغاز کرد بجان شما
گناه بی لذت بود که چنگ بدل نمیزد برگشته از پای قاپق گذشته سرهای
ترکمان و قزاق راه زن که پوست گنده کاه پر نموده میان توبره کرده
آورده انداخته درمیان سبزی کله منار ساخته بودند چونکه سرراه بودم
بنظر سرسری دیده درکنار معرکه دم دروازهٔ بازار آمدم سرهم بندی افسانه
گوی انجا هم خوشم نیامد داخل بازار شدم اول وشت دوکان لبنیات فروش
بود که درموسم بهار دوغ وکره و دلمهٔ پنیر و قیماق یعنی سرشیر و شیر فالوده
برف و شیره انگور و شکر آمیخته وانجیر و آلو بخارا و قیسی در آب خیسیده
و زمستان کفی و ماست و پنیر خیکی و کشک و قرهٔ قروت و ماقوتی و فرنی می فروشد
از آن رد شده بر دوکان نخود بریز رسیدم که مغز بادام و پسته و انجوجک
و فندق و چار مغز بو داده آب نمک زده و نخود برشته نمکین و ساده
در طبق های چوبی داشت بالا رفته دوکان بقال دیدم که پشت تخته ایستاده
بند ترازو آویخته و سنگ من تبریزی و چارک و پنجه با دستمال برابر
گذاشته هرگاه چیزی کشیده دست مشتری می داد تخته و کفه ترازو
پاک می کرد خیک غسل و روغن زرد و پنیر و شکمبه قورمه گوشت سرخ کرده
آورده ایلیات پاره نموده تغار ماست تازه چرب نهاده سبدهای پر از
میوهٔ خشک بار کشمش و مویز و انجیر و قیسی و آلو بخارا و جوز قند و زرشک و عناب
و سنجد و آلو بالو و انار دانه و الوچه و خرمای خارک و سماق و بادام و پسته

و فندق و گردو و هندوانه و خربوزه و سیب و انار و انگور و گلابی و به ذخیره
زمستانی و ماش و لوبیا و باقلا و برنج مراغه و عنبربو و سوجیلاغ داشت و پهلویش
دوکان علاف بود که غله نخود و گندم و جو و ارزن و کاه و هیزم و زغال و جارو و
دسته بیل و کوزه و سبوچه و تنگ و دوستکامی و لولئین و صراحی گلی را می فروشند
ازان بالاتر دوکان قصاب بنظر آمده که پنج پنج بسته لنگ بکمر زده هفت
هشت گوسفند و بره های دنبه دار و بز را سلخ کرده مسلم بر قناره زده
پوست و گوشت چرب روی دنده را چین چین ورق کرده ته بته برگردانیده
کنده چوب و ساتور و بغده بر تخته چیده کارد بدست گرفته فسان
آهن آویخته صندلی برابر نهاده گاهی ایستاده تکیه زده زمانی بر آن نشسته
ترازو آویزال داشت قدری پیشتر بدوکان سبزی فروش پا گذاشتم
بسته های سبزی پای گوشت اسفناخ و شمبلیله و شویت و خرفه و کلم و شلغم
و چقندر و بادنجان و بامیان و زردک و کدو و پیاز و سیر و گندنا و تره تیزک
و نعنا و دسته ریحان و گشنیز سبزی می فروخت ازان فراتر شدم دوکان کبابی
بنظر آمد که قیمه گوشت و دنبه گوسفند و پیاز باریک کوفته
به سیخ زده سرخ کرده لای نان بشتر بها کشیده گرده سماق شکی و لیموی
عمانی پاشیده می داد بالاترش دوکان آشپز دیدم که سامان ظروف چینی و
کاشی و مسی بسیار چیده بریانی گوسفند مسلم بمجمعه بر آورده چلاو کباب و قورمه
پلاو و خورشهای رنگین داشته نشیمن علاحده برای مهمانان فرش کرده آفتابه
لگن بدست شاگردان داده هر کس وارد می شود شل خانه اصرا کشتی و
افشره و ترشی خورده ادمی سه عباسی و هزار دینار تا دو شاهی قیمت نان و
قاتق شمرده می رود عقب آن دوکان نانبا بود که و طرف جنوب و شرق

مکان اندرونی سنگو ساخته تغار بزرگ و کوچک در گل گرفته میانش آرد خمیر کرده بهمان بلندی یک جانب تنور بزرگ فرو برده سه چهار نفر ایستاده چونهٔ خمیر آورد را بر آورده در تراز و کشیده حوالهٔ دیگری و آن یکی بدست پهن نموده پیش او ستاد می انداخت تا بر سنگ زده آب کشنک مالیده و چار تخم پاشیده سرپا خم شده در تنور می زد که بقامت بچه ده ساله نان پنجه کش پخته قرمز بر آورده به دو کاندار می داد او بروی منبر پله بر پله می گذاشت چون از دهم رو شدم بازار قنادی دم راه افتاد گونی شکر بنگاله در پاتیل و آب ریخته بقوام آورده کوزهٔ نبات و کله قند می ریختند و میان سینی های مسی سفید کرده حلوای باقلاده و حلوای پشمک دار و دابه و نقل آب نبات و بادام و پسته و خشخاش و نخودچی در وح افزا و لوز بادام و قرص فوفل و لوز گز بگنین و پسته و مغزیات و قرص آب لیمو و شکر پنیر بید مشک زده با آب و تاب نهاده و خریداران هرچه می خواستند وزن کرده در جعبه پر نموده می دادند پهلوی آن بازار عطارها بود که ادویه مشک و زعفران معالجه بیماری و شیشه پر از شربت استعمال طبابت و زلوی در آب انداخته و شمع موم سفید و زنگ و حنای جنیت سائیده و چوب بقم و صدها گیاه و گل و عصاره اجزای روئیدنی می فروختند هم در آن میان دو سه دوکان عصار که روغن بید انجیر و سرشف و زیتون و شماع که شمع سفید و شمع پیچ موم زرد و خراطی که میانه قلیان هائے چوب گلابی و سر دبه روغن تراشیده می فروخت دو دکان تمباکو فروش که کیسه هائے دو برگه شیرازی و تتن اصفهانی و سر چپق دران انبار داشته به نظر ره گذر دیده رفتم تا میان بازار متاع ملابس و اقمشه قیمتی رسیدم

به دکان بزاز توپ قدک های رنگین صفاهانی از ده تا هیجده و قصب و الیجه
و سایه کوهی و قنویز رشت و تبریز و دستمال مشکی زنانه و چادر شب یزدی
و چلواری و دوازده واری و پیراهن شاهی و نینوی انگریزی و دگله
قلمکار ابرچه و بند رومی و افشان و زمردی و قرمز و بازهری و بنفش
و زرد و پیرهنی سفید بوته قرمز و بوته بادامی و خیری و بنفش و زمردی و
شلواری همه طرح محرمات و بوته چهار قد و ابره لحاف و پرده گلوبند
و طاقچه پوش و سایر چیت و لنگ و قدیفه مردانه و زنانه و سر خشک کن
مچهلی بندری و سائر پارچهٔ نازک هند تا کرباس گُندهٔ خود آنولایت
روی هم ریخته بودند و دکان سمسار که رسیده دیدم شمشیر و کارد و قمه و
کمر خنجر و تفنگ و یراق اسب و کمان و تیر و قبا و ارخالق و پیراهن و زیر
جامهٔ دوخته هر قسم و پوستین و کلیجه و کردی و لباده سمور و خز و قاقم و سنجاب
و جبه اوزبکی و بارانی و طاقه برک و ماهوت و بگرس و مخمل و اطلس و
مخمل زری و زربفت و نمد مسند و بادوی تفت و کرمان و قالین بیرجندی
و کرمان شاهی و قاش خورجین و الخجین و جوراب زنانه و مردانه ساق کوتاه
و بلند نخ و کرک و شیر و شکر و شال ترمه کشمیری و کرمانی و ابره و رضائی
و غلیل خانی و در سلسله و حاشیه و گوشه سنگین و وسط و سبک باب امیر
و فقیر موجود بود برابرش بازار خورده فروشان که قاشق و زنجیر و زنگ
و چقماق و قفل و چاقو و قلمدان و سوزن و انگشتانه و سرمه دان
و جوال دوز و قاتمه می فروختند و بازار دقاق و رنگرز پهلوی هم اتفاق
افتاده از آن گذشته دکان سراج بود که زین و یراق اسب و
چکمه و لنگ چین و مطهره و خفتهای قلیان و یخدان مفرش و نطع قابلامه

می سازند برابرش کفش دوز که ساغری دجته و سرپائی و گرجی می فروخت زیر بازوی دوکانش پینه دوز هم کار می کرد کفشهای کهنه را وصله زده و پینه می دوخت ازان گذشته بازار کلاه دوزها و پوستین دوز ولندره دوز و خیاط و علاقه بند و اتوکش بود که هریکی انواع اجناس خوب و بد چیده و دست بکار زده شاگردان خود را می آموختند بالاتر ازان آهنگر و مسگر و شمشیرگر و زرگر و میناساز و خاتم بند ها دکان داشتند و بازار جوهریان که مروارید و مرجان والماس و زمرد و زبرجد ساده و زیور ساخته خرید و فروخت می کردند و رمقابل آن ها دوکان صرافان که اشرفی و بجاغلی و ریال و پول سیاه داد و ستد می نمودند برترش در دوکان ها رفوگر و شال باف و چند صحاف می نشستند آخر همه بکنج بازار دوکان جراحی بود یک اوستاد و دو سه شاگرد هم سر مردم می تراشیدند و هم حجامت می کردند و هم کار شکسته بند را می بردند و هم بگوشه زمین گود کنده هرکس می خواست خون بگیرد او را بکنارش نشانیده و تسمه بسته رگ میزدند و از همه اهل حرفه بیشتر مداخل داشتند بگردش بیهوده سیر جماعت پیشه وران بعمل آمده زبانی معتمدی دریافت شد که باقی اصناف ذیل در خانه و مکانات صنایع خود دست اندر کار میباشند مثل کسبه سقا و ملاح و صیاد و رمال و دلال و چیت ساز و محصره کش و دباغ و داوباش و سنگ تراش و شالی کوب و آسیابان و حمامی و خوانچه فروش ها که نان کماچ و انجیر و فیستی و آلو بخارا غیسا ینده سر دست می گردانند و گازر و کناس و باغبان و حمال و فعله و مزدور و رد بنا و معمار و نجار و شانه ساز و خشت مال و کوره پز و توئن تاب و جولاه و مشکی باف و نمد مال و نداف و

نداف و بوریاباف و قالی باف و حلاج و حکاک و دلاک و کوزه گر و پالان دوز
و نعلبند و مذهب و نقاش و مصور و کاتب و خوشنویس و طبیب و کحال
و شانه بین که به تحصیل اجرت اوقات می گذرانند این قدر دیده و شناخته
رسیدم به کاروان سرای گلشن عجب جای با صفائی بود که رو کار عمارت
را همه آجر کاشی زده حجره های نشیمن سوداگران نهایت آراسته میان هر
مکان و پستو پرده آویخته در پشت آن از نخواه اقالیم دور و نزدیک
بالای هم ریخته جماعت دلال مثل موش چار دور بگردش و دالان دار
بکمال تشخص سر دروازه مشغول محافظت مال و چاروای وارد سرا و طویله بود
ترازوی قپان در مقابل آویزان کرده لنگه بار ابریشم و نیل و شکر کشیده
معامله می نمودند ساعتی پیش حاجی رجب علی بوشهری مکث کردم همان دم
قافله یزد رسید یابوی پیش آهنگ را زنگهای کلان و زنگوله بگردن و
پهلو آویخته و دو تا چوب بسر یک دیگر بالای بارش خمیده بسته قاطرهای
بلند بالای قچاق تنومند در یمین و یسارش نفس زنان وارد شدند
بیشتر مردم سر نشین پیله ور چار قلاب مطهره آب و خیته قلیان و دبه روغن
و قنابه مسی زده از اسباب خرازی بنا بر فروش بار داشته فرود آمدند
حاجی بتواضع بسیار قدم پیش نهاده بذهن خود مظنه برد که منهم از مال
مذکور چیزی نسیه می خواهم بگیرم بی تمهید مقدمه گفت تجار نوشته اند باید
نقد فروخت خواه با جنس مرغوب معاوضه کرده باشم عرض کردم خدا
حافظ شما باشد به بخشید بنده محض برای سیر در اینجا پا نهاده ام تشویش
نه کنید خاطر جمع باشید خرید و فروش در کار نیست نزدیک
عصر بود مرا شوق کشید بخانه میرزا مهدی ملک الکتاب رفتم تنها بود

سلام کردم جواب داده گفت چه عجب گفتم عجبی نیست گفت خوش آمدید
گفتم خوش باشید گفت بسیار مشرف فرمودید گفتم مشرف شدم گفت قدم
بسر و چشم گفتم چشم شما روشن گفت دماغ شما چاق ست گفتم شکر خدا گفت
احوال شما خوب ست گفتم الحمد لله گفت کیف شما کوک است گفتم بعنایت
لطف شما گفت انشاء الله هیچ ناخوشی نباشد گفتم از برکات دعای شما صحت
دارم گفت چند وقت ست شما را ندیدم به کدام شغل آلودگی داشتید گفتم
سوای کاهلی و بیکاری هیچ نبود گفت آئنده اظهار این قدر غیبت مناسب نمی نماید
از شما بعید می باشد یا در خانه باشید تا کسی بیاید یک سر قلیان تنباکو از کیسهات
برآید یا خود قدم رنجه بفرمائید تا زیارت بکنیم گفتم شنیده ام امروز مخدوم
زاده بخیر و سلامت از سفر خیریت اثر معاودت نموده گفت بلی گفتم چشم شما
روشن مبارک باشد گفت چشم شما هم روشن خدا حافظ شما باشد پرسیدم
کجا و بچه کار تشریف برده بود جواب داد خویشان مادری او در معصومهٔ قم اند
متصل بآرزوی دیدارش کتابت می فرستادند که چشم مادر در انتظار نور دیده
سفید شد ناچار فرستادم یک سال پیش حضرات ماند منهم فکر نمودم مصرع

"چه خوش بود که برآید بیک کرشمه دو کار"

دختر خاله اش صبیه حاجی محمد جعفر را خواستگاری کردم نامزد شده ست
می خواستند همانجا خطبه بخوانند بی صدا و ندا عروسی بشود چند کاغذ نوشتند
سمج شدند رضا ندادم که دشمن و دوست پشت سر و پیش رو چه خواهند
گفت نسبت بخل و امساک میدهند که فلانی چار دینار خرچ نه کرد یک دو
نفر را دعوت نگرفت گفتم بسر علی این اساس هر جا بر پا شود مرا حاضر در احضار
به فرمائید و هر خدمت که لائق دانید متکفل گردانید گفت مخدوم را م

خدمت یعنی چه البته بی شما صفائی ندارد لاکن بنده نواز عجب حال مردم
روزگار ست هر کس بزور بازو لقمهٔ نان پیدا کرده می خورد یا می بخشد یا دیش
بدهانش میرسد ارباب حسد و تنگ چشم خدا ناترس پی اخلال کار او دست
و پا می زنند هم ریش باید رخانه صدر اعظم پای رفت و آمد واکرده مرجع
کار تجارت خان بود هم پیشه هائے نادرست او موشک دوانی نموده اسناد
خیانت دادند امرا و سلاطین راکه می دانید بحرف اهل مکر و فریب خوب گوش
می دهند و تحقیقات را در بارگاه سطوت ایشان راه نیست صدر اعظم
بدمظنه شده عزل نموده از نظر انداخت حریفان باریافته زیر آبش کشیدند
هرچه داشت گرفتند بکلی نادار کردند حجت و برات هزارها تومان را حاشا زدند
اوضاع کار و بارش برهم خورد بیچاره از اول بدتر شد اعتبار داد و ستد
سوداگری نمانده حالا آه در بساط ندارد سرمایه اندوختهٔ سابق هم برباد
رفت مدتی است نشسته بگوشه عزلت و توکل افتاده رو بکسی نشان نمیداد
چند بار بحضور امین الدوله خواهش نمودم که دستش بدم گاو ی بند گرداند
اقرار واثق فرموده است کدام منصب شاهی فراخور حالش تعین خواهم کرد
لاکن هنوز از قوه بفعل نیامده گفتم یک عزیمت مجرب پیش من است هرگه
چهل روز به صدق دل و نیت خالص و اعتقاد کامل بران مواظبت کند
حاجت صعب و دشوار برآورده میشود گفت البته مرحمت بفرمائید گفتم
انشاء الله فردا ارسال خدمت می نمایم گفت درین روزها شوق رمل پیدا
کرده ام امروز تخته پیش رویم گذاشته قرعه انداختم زایچه کشیدم
فال نیک بر آمد که عزیزی مهمان خواهد شد آن شکل بظهور آمد گفتم مهربانی شما
زیادست معاف بدارید حالا نمی توانم از خانه بیرون بمانم چراکه سه روز گذشته

زحمت خوردن چیز دعوت می کشم گفت امشب هم بالایش چه می شود یک شب
دیگر بد بگذرانید گفتم بدولت شما هر روز خوش می گذرد و به راحت بسر می رود
فاما مرد زبی ادبی را ببخشید گفت هرگاه خاطر مرا زمین می زنی پیش آقا
سید گله خواهم شمرد گفتم بمرگ خودم عذرهای قوی دارم لاکن مثل مشهور ست یار
زنده صحبت باقی اگر حیات باشد بسیار اذیت خواهم داد گفت پس قدری میوه میطلبم
میل بفرمائید اگر ازینهم اغماض کنی آمد و رفت سر قبرستان و ملاقات اموات خواهد
بود گفتم تکلف برطرف یک خوشه انگور کفایت می کند گفت یعنی چه این قدر مرا سبک
برداشته اید پس نوکرهای خود را گفت رفتند طبق های هر قسم میوه و چند دانه
خربوزهٔ مثل جان آدم دهند دانهٔ دُیمهٔ درشت آوردند جای دوستان
خالی بسیار اهتمام نمود هر چیز را به قسم های مغلطه پی در پی خورانید از اتفاقات
ملا نظر علی خوش خوانِ نائب السلطنت از تبریز رخصت گرفته بدار الخلافه
طهران آمده مهمان آقا مهدی بود او را پیش من معرفی نمود که دست بوسی
و چاق و سلامتی با هم دیگر شد و از جذب قلوب و کشش عالمِ ارواح از جانبین
گرم جوشی و خصوصیت مفرط بمیان آمده حاضرین را تعجب روی داد گفتم
مجلس بی ریا صحبت خالی از اغیار می باشد گستاخی ست هرگاه یک دو دهن
بخوانی روح ما را تازگی و نشاط بهم می رسد ملا عذرهای متداول خوانندها پیش
کشید که سینه ام گرفته صورت من درست بر نمی آید دیشب سرکه شیره خورده ام
ریزش نزله بحنجرم زده آورده جائیده شده ام سرفه می کنم گفتم سبحان الله پس
میان شما و دیگران چه تفاوت ماند هرگاه آواز ساز و نفس رسا در مجلس مستمع
باشد شاگردان شما هم خوب می خوانند و بزم آرائی را سکه می کنند اوستادی
آن ست که با دقاقتِ ناسازگاهی همساز و نواز هنری بکار برند تا مدعیان

ای و اللہ گویند گفت نہ دائرہ نہ تنبک نہ کانچہ نہ سرناچی نہ دستساز صدای گرفتہ
خالی بہمزہ قوت سامعہ راچہ لذت بلکہ مرارت خواہد بخشید عرض کردم بقول
شاعر بیت بہ زیور ہا بیارایند وقتی خوب رویان را
توسیمین تن چنان خوبی کہ زیور ہا بیارائی
بالتماس وخوش آمد بیجد کہ آقا مہدی ہم آتش داد و بسیار لعاب مالید
بو زمین راست شروع و در آمد کردہ بیزیز صغیر و عشاق و مالف و پنجگاہ و
عراق و نوروز عرب و رہاوندی و بیات ترک و قجر و شہناز و شور شہناز و
دفیلی و بازہ بہمان آہنگ اول آمدہ پردہ پردہ بالا رفتہ تا شش دانگ
اوج و حضیض اوستادی را نشان داد و بگردش تحریر ہای مناسب و زدن
نیشہای خوش آیندہ و محافظت آواز در پستی و بلندی از خارج و بیرت
شدن در خواندن دو سہ تصنیف کار عمل و اشعار عاشقانہ بطور دستگاہ
حاضرین را خیلی مستفید کرد گفتم مرحبا بارک اللہ دم شما گرم نفس شما رسا
روح مرشد و اوستاد شما شاد خدا تعالے اور ابیامرزد گفت بلی اگر
شما تمسخر نہ کنید و آلہ مضحکہ نسازید چہ می شود گفتم اشہد باللہ بلی ہمہ چیز و بہن
غزل خوان و روضہ خوان ہای دیگر زیادست کہ بمناسبات خوانی باین پلہ
بالا رفتہ در علم موسیقی مثل شما وقوف داشتہ باشند جناب چکیدہ این
کار اید و دیگران چسپیدہ اند مصرع
"بہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا"
بہ جان عزیزت نبازم باین خنجر کہ سر آید ہمہ ساز ہاست ملا دمن بنظر
صلاح کار می گویم اگر شما زحمت طی مسافت را گوارا نمائید و متحمل صرف
اوقات و اذیت سفر بودہ باشید بمفاد السفر وسیلۃ الظفر بعزم رفتن

هندوستان بطور سیاحت بلاد و سیر خلایق مختلف شکل خالق و عجائبات
روی زمین و دریا و شجر و حجر و صنایع سایر اقالیم و معاشرت امثال
و اقران و روسای هندوستان و برخورد اهل آنجا و رسم و طریق
مسافرت و مجاورت از راه دار السلطنة اصفهان و دار العلم شیراز
و بندر ابوشهر وارد شوید تجار مقدم شما را فوز عظیم دولت خداداد
شمرده و گوشهٔ جهاز دخانی یا مرکب و بغله و غراب بادی از کپتان
و ناخدا به کرایهٔ متعارف میان خودها گرفته تدارک جنس ضروریات
خورش و اذوقه صرف دریا از برنج و روغن و ماست و پنیر و پیاز
و ادویه و ماهی خشک و مرغ و گوسفند و نان پختهٔ دو آتشه و تمر هندی
و لیموی عمانی و سکنجبین در میان زنبیل و کیسه و مرتبان پر کرده خورده ریز را در ماشوه
خوابگاره یا تهیل کشیده شما را بتمکین تمام نشانیده بلنگرگاه برده باعز از دست
به دست سوار نموده شبری پر تکلف زیبا نما برجایگاه در و بوسه آویزان
می نمایند که در آن تکان موجه آب از زمین و بسیار مصدع نیست سوای
حرکات بالا و پائین دریا که آن را مر باد امشکه گویند از آن مفر نیست
و بظاهر اسباب نول را بگردن خود گرفته بامان خدا و رسول می
سپارند عملهٔ کشتی از معلم و جاشو و سارجن در تعظیم و رسانیدن آب شیرین
خوردنی رعایت و مروت بکار برده و جناب بآرام و آسایش در عرصه
ده شبانه روز از حوالی مسقط گذشته در خور بمبئی میرسید ارکاتی می آید
و اختیار کپتان و ناخدا و معلم در حرکات روانی و گردش جهاز
صلب کرده چپ و راست پیچ و تاب داده مانند بلدیکه قافله را در کوچه
باغ شهر برده بمقصد رسانند در اندک زمانی بلنگرگاه می رسید توپ سلام

راتسلک می کنند اعاظمِ ممبئی باستقبال می آیند وسامان را در فرزه برده
باعملهٔ گمرک سرگوشی کرده سوار بگهی دو اسپه عمده نموده از قلعه به شهر برده درکوتهی
فراخورِ حال جا میدهند عجائبات آن قلعه اگر به شمارم از حساب بیرون ست
یک بَدَنه دیوار و برج و باره در آب شالده ریخته بالا آورده چند
گودی بزرگ ساخته به کنارش استری انجن کارخانه ایست که بقوت
دودش بخارات زور می زند آب قعر آن را بیرون می آورد گودی
عبارت می باشد از عمارتیکه مثل حوض درست کرده یک سرش بدریا
ملحق ست هر جهاز سوارِ لحیم شود خواه عیب پیدا کند دران برده اصلاح
چوب و تخته و تبدیل تنکه و صحایف مس ته و پهلو می نمایند و گنده آب
خن را می کشند و هر کس پول دارد همت می کند از صد هزار و کم و بیش
جهاز نو می سازد دروازه را می کشایند آبِ دریا پر می شود کشتی را
بالا می آرد پرده شرای و گل کشیده سکان را گردانیده به لنگرگاه برده مالِ
تجارت بار کرده شاحن می نمایند در گوشهٔ آن نارنج قلعه ست آن جا
ضرابخانه فرنگی و انواع سامان آتش خانه ست صفت ضرب و چرخ و آلات
آن بتقریر زبانی هرگز حالی نمی شود تا کسی بچشم خود نه بیند و همه وقت مردم
به ملاقات و دیدن شما سعادتِ دست بوسی میسر باشد وادراکِ شرف
خدمت می نمایند و بوضعِ خوش روانه لکهنؤ می فرمایند که سوادِ اعظم و چشم
و چراغ کشور هند و پای تخت پادشاهان اوده و خاندان سعادت خان
نیشاپوری دار الحکومت شیعه اثنا عشری مذهب می باشد بالانشانی و خریداری
ارباب هنر و فضل و کمال آنجا میرسید که بچه مرتبه ست از پادشاه و وزیر
و فقیر همه تن گوش صدای مبارک و نغمات روح افزای جان بخش شما

خواهند بود به خصوص روضه خوانی که در شیوهٔ حاجی آقا ابو طالب مرحوم و شاه
حسین مغفور و ملا محمد شوشتری خیلی دل داده اند ماشاء الله در اوراقِ خاطرِ
شما و جز کش سینهٔ ملازمان والا زدو بند همه آن ها در رنگِ اوستادی هر یک
بزرگوار جمع است ها ندک وقتی که چند مجلس بخوانید با دلِ خوش و دستِ
پر مراجعت می فرمائید بلکه اگر عزم خانه داری و تاهل داشته باشید در خانوادهٔ
نام آوران و صاحبانِ شرف حسب و نسب وصلت می شود آن قدر
جهاز نقد و جنس با دختر می دهند و کنیز و غلام و باغ و مکان می سپارند و
تملیک می نمایند که باوجود سلیقه و افر و پول مفت در عمری فراهمی مثل آن میسر
نشود و بسی تکیه های عمارات عالیه و اسباب و نقل ضریح از شیشه و نقره و طلا
و علمهای مرصعِ جواهر نگار در حسینه فراهم اند که در بیان نمی گنجد به خصوص تعزیه
خانه نواب آصف الدوله بهادر خدا بیامرز که وسعت مکانی و بزرگی صحن و استواری
بنای آن نه چنان ست که در جهان مثل و نظیر و مانند داشته باشد سه
دست جلو خانهٔ پهن دشت با نهایت صفا و خوبی ساخته اند باغچه اش
مشابه روضهٔ جنت می نماید در غربی او معروف به رومی دروازه آن قدر مرتفع
شده که طاق کسرا اگر برابرش پست خواهد بود صنعت معماریش یکی آن ست
که در تمام این وسعتکده فلک فرسا یک وجب چوب ستون و تیر و تخته نیست
سوای دیرک های سائبان که آنهم زر اندود کرده اند یک درجه شاه نشین
بزرگ و دالان بطول شصت و چهار درعه و عرض بست و دو درعه خیلی مرتفع
دارد که در آن دو ضریح هفت درعه بلند شیشه سبز و سرخ و چهار رده
از نقرهٔ کتابت و یک منبر سی پله و یک هزار علم و پانصد قندیل زرِ خالص و
صد و چهل چراغ سقفی شیشه سفید و سبز و سرخ و زرد و بنفش و لاجوردی

از شش لاله تا هشتاد عدد دو طبقه و سه طبقه و همچنین فرشی و پنج هزار
فانوس بلوری ساده و الماس تراش دانه های حلبی کلان در قاب
مطلا و مذهب و دیگر لوازم جریده و چهل گیسو و نخل ماتم دسر و چراغان
بیحد و حصر دار دستی و شش ایرانی و مغول را در جرگهٔ ذاکر و پامنبری و
واقعه خوان نظم ملا مقبل و بند مرثیه خوانِ کلام محتشم کاشی و حدیث
خوان و فاتحه خوان بلکه آیین گو هم بمواجب سالی بست و چهار هزار
روپیه که برائے شان دیہات معافی واگذاشت می باشد نوکر
سرکار اند و سینه زن و سنگ زن و نوحه خوان بسیار ملازم هستند
مصارف دهه محرم از شربت آب قند پر میوهٔ ورق بادام و پسته
پاشیده و کشمکش ریخته و قهوهٔ بو داده و هلِ سفید و کشنیز بمقشر
بریان و قسمی از نوفل و طعام پلاو و خورش و نان شیرمال زنگارنگ
شاهانه و روشنی چراغان و شمع پیه و موم سفید بی حساب و خیرات
و مبرات خرجی راه حاجی و زوار و ابنای سبیل و مسافرین و غریب الوطن
عرب و عجم نه آن قدرست که بتوان شرح نمود مردم عقب نماز
پنجگانه و گریه و ناله تذکره مصایب آل عبا علیهم السلام دست جمع بدعای
مستجاب می خواهند الهی خرجی حلال و پاکش رونده و رفیق موافق و
توفیق سفر حج بیت الله و زیارت مشاهد مقدسه مدینه منوره و آیمه
بقیع و عراق و شاه خراسان میسر گردان و ران بلدهٔ خالِ رخسار خاکِ
هندوستان بیشترش سهل الوصول ممکن و موجود می باشد گفت
انشاالله تعالی نطقِ شما گویا نفسِ شما گرم بسیار لُطف و نثر مرتب و
عبارت دلفریبِ رنگین برائے در بدر گردن بنده صراحتًه و کنایتًه اِلقا

فرمودید لاکن ببخشید که بنده هنوز واجب الهند نشده ام بدولت شما وتائید
لطف خدا همه اسباب راحت وتنعّم درین ولایت برایم آماده ست پس
چرا در صحرا و بیابان قدم گذاشته بی نحو وسیاه بروم نزر هند باهل
غور شن دفا و بقا ندارد تا چه رسد بافتادگان دور دست بی این آرزو
بسی از خانه و زندگی گذاشته خویش وقوم وعیال را چشم براه گذاشته
رفتند وسر بزیر نقاب خاک تیره هند در آورده خدا که دولت
ناپایدار هندوستان بیک شَر به آب یخ نمی ارزد یک دانهٔ توت
شمرانی از صدروپیه نزدم عزیزتراست گرمای سخت وطوفان گرد و
خاک وباد سموم وآب گرم چاه وگوشت بی مزه ونان فطیر وزن ومرد
سیاه سوختهٔ عریان بی ادبی است کون برهنه بی ادب جاهل پر نفاق
زبان نافهم انجار اخبر دارم قحبه وقرمساق هرچه بخواهی فراوان وارزان
صورتیکه چنگ بدل بزند نایاب سرتاج جمله ثمرهای هند انبه ست که ترش
ریشه دار واگر شیرین ست ناگوار وکم دوام پوست آن پر عفونت ودر بروتخم
او درشت مانند خایهٔ پر پشم شیره مالیده که رغبت طبع بخوبش نیست
چه جای آنکه گاهی بهترش نصیب همه کس نمی شود اگر پول وشوق وافر
هم باشد بدون حکومت وتسلط بدست نمی آید بر خلاف فواکه ایران که
به علت افزونی وارزانی نسبت بشاه وگدا یکسان وهمه را میسرست
وخورش اونا واعلی مساوات وارد باین حالات رفتن بنده هرگز
صورت ندارد گذشتم از سیر وتماشا در غربی چه کم ست درین گفتگو روز
بآخر رسید مرخص شده آمده سر شام به مکان قدم گذاشته رخت و
لباس بیرونی کندم نماز مغرب وعشا ادا نموده سر کرسی خانه کوچ

وبچه‌ها را و ورنشانیدم شام خوردم نهایت خسته و کوفته و مانده ساعتی
بر پشتی تکیه زده بی حال خوابیدم علی الصباح که برخاستم پس از نمازِ
فریضه و خوردن نهار قلیان و پوشیدن رخت قدم بیرون نهاده در خانه
خود ایستاده بودم که چند نفر آشنای قدیم یارِ جانی همبازی طفولیت و هم
درس مکتب که الٰهی هرگونه قضا و بلا از پیرامون آنها دور باشد و با مان
خدا و مساعدت روزگار مسرور مانند مثل سید رضا و میرزا سیح
و ملا محمد صادق و آقا علی قلی هم شاگرد و پا تا به پیچیده شلوار و چکمه پوشیده
مچ پیچ بسته مطهره آب و قبل منقلِ آتش و چنته قلیان آویخته لباس
سفر در بر سوار یابو و قاتر و اسپ الکه خورجین‌های ضروریاتِ نفتراک
کشیده و قاشق خورجین پر از نانِ لواش و بچه و واتشه و قاق
کلیچه و گوشت پخته بقربوس آویخته به نظر آمدند یا کش‌ها را یرغه
میراندند مرا دیده جلو گرفتند گفتم سلام علیکم اغور باشد میرزا گفت
اغور شما بخیر پرسیدم حضرات اراده کجا ست چه طور آب بسوراخ
مورچه‌ها رفته دستِ جمع بر آمده اید گفتند توفیق یافته عزم رفتن
برائے زیارت روضه شاهزاده عبد العظیم داریم گفتم قلیان بکشید جواب
داد و قلیان ناشتا کرده ست گفتم بفضل خدا و یمن قدم شما همه چیز مهیا
می باشد شکم خالی گرسنه راه رفتن مناسب نمی نماید پیاده شوید لحظه
توقف کنید خوردنی از بازار طلبیده چار لقمه می زنیم بجان عزیزت
منهم همسائے شما می آیم هر جا می روید رفاقت می کنم عذر نمودند تاخیر
می شود آفتاب بلند و هوا گرم می گردد زحمت می دهد گفتم هنوز نه دوه
اطوار یکی را دست بردار شدی نادرست بیا پائین و اگر نه پا‌ها هم

بزیر می کشم و تشخص و برازندگی و نفس شمار از مین میزنم ناچار به یک دگرنگاه
کرده گفتند برادر نه بجانست نه بدل دست زور ست یا حسین همگی
فرود آمدند تعارف چاق سلامتی ابواب جمع کرده سهراب راهی زدم
زود باش بچابکی برو نان و قاتق بازار بقدر کفاف بیار ادهم در چالاکی
از باد صرصر سبقت نموده رفته در چشم بهم زدن طاس پر از حلیم و روغن
داغ کرده و بادیه کله پاچه و قند و دارچینی کوفته همراه نان های سنگک
آورده با هر قسم اجیل دیگر که دسترس بود پیش گذاشت با همه بخواهش
تمام بیاد مولا زدیم وا بخوردیم و قلیان کشیدیم اسپ را زین بسته تدارک
سفر دو سه روز دیده سوار شده رو براه نهادیم در اثنای گذر دست
بسینهٔ ملا محمد صادق زدم که هر زگی خورد سالی یادت می آید روز
برف باری در توپه بازی چه مصیبت بسرت آمد سنگ زدی بر استخوان
شقیقه ام من گردنت به زیر برف طپاندم بگریه افتادی ساعتی دیگر
آشتی نموده روی هم بوسیدیم خنده نموده گفت یاد ایام طفلی بخیر چه روز خوش
و سر از غم فارغ و خاطر جمع داشتیم بدولت پدر و روامان مادر سوای
خوب پوشیدن و لذیذ خوردن و بی فکر و تشویش خوابیدن و مفت زمین
را بازدن و اوقات عزیز را و ربازی بسر کردن هیچ کاری نبود
مگر دو ساعت زورکی بخدمت آقا ملا ابرهیم خراسانی درس و بحث
صرف و نحو خواندن و حفظ و روان نمودن که همان سعی مایهٔ جوهر انسانی
و موجب کمال و تفاخر ما گردید چون دو سه گام پیشتر رفتیم بشانهٔ میرزا مسیح
تلنگی زدم تشکنجی گرفته گفتم ایلقدم فراخ بذهن مبارک هست که هنگام
آمد عید نوروز در شیر خط بازی میدان در مدرسه من سه دست

از نوبردم هرگاه پی هم باختی جر آمدی قمار بر آورنده را صد تا دشنام دادی
و کتره شمردی بر دیم جستی و بی سبب و جبر در آویختی لنگ خود را میان پایم
انداخته پیچ دادی زمین زدی از مشتِ من پول بر آورده گریختی
عقبِ تو دویدم بر دیوار پشتِ حمامِ ملا رضا پریدی تا سه روز با هم قهر
بودیم سید رضا میانجی شده قسم دادم مرگِ من جنازهٔ مرا بر داری
اگر گله داشته باشی دست من و تو پیش کشیده بگردن هم در آورده رفع
ملال گردانید نامردی خجالت زده شده سر بزیر افکنده گفت
وصفِ سن و سالِ جهالت چه می کنی کدام بیل بکتفِ شما خورده بود
که تلافی نکردی گفتم تنه گنده و دست و پای کلفت مثل خرس نداشتم
جثهٔ من باریک بود فرمود باز بکنایه ضرب زدی مرا خرس می شماری
گفتم نه صاحب شما را پری و سیمرغ و ملک باید اعتقاد کنم همیشه مایل
الفت و خوشنودی طبع شریف بوده عادتِ بالانشینی بیجائی از خاطرم
نرفته گستاخی را معاف بدارید هموار باشش لگد مزن آقا علی
قلی گفت بچه ام را مکدر مکن آزارش مده هزار ناز بر داری و بوس و
کنار و سوگندهای صد منی دلش را برفاقت راضی کرده آورده ام
او مثل سابق ارزان و دست گردانِ همه کس نمانده که علی الحساب
وعده می داد تا طلبیده ده جا می رفت حالا ماشاالله سنگ و وقار و
تمکین بخود بسته تلافی مافات می کند تو می خواهی از آمدن پشیمان شود
من تا فرداشب باو کار دارم میرزا گفت جانم کار خود را پیشتر از لوطی ها
می گرفتی اکنون چه طور شد حواله بنده می فرمائی بالقوه مرا خبر داری
که چه قدر است گفتم کج خلق مشو لجام سخن را نگهدار بزیارت می رویم

صلوات بفرست تندی و تلخی را کنار بگذار همچنان که شیرین و گوارا و ملایم و باربردار بودی ترک عادت مکن نصیحت بزرگان شنیدن مایهٔ دولتمندی و برخورداری و طول عمر است باری یک فرسخ مسافت که میان طهران و گنبد شاهزاده عبدالعظیم می باشد باندک وقت پیموده متصل باب السلام که دران زنجیر آویخته اند رسیده پیاده گردیده داخل رفته طهارت نموده وضو گرفته اندرون روضه زیارت و نماز کرده برآمده جلو مرکب ها را بدست می کشیدیم تا در میان کاروانسرا را پاگذاشته بدانست خود بحجرهٔ پاکیزه منزل گزیدیم چاشت و شام از نان و خورش بازار بسر برده شب برابر هم رخت خواب انداخته هرچند خواستیم چشم بهم گذاریم و بیخبر شویم اما کثرت پشه و کیک نگذاشت و مصداق مصرع

"پشه سر ناچی و گک رقاص و من چنگ زن"

به ظهور آمد ازبسکه در صحن خراش پهن و خاک روبه و خاشاک و پشکل شتر و گوسفند بروی هم ریخته و هزاران سوراخ موش در طیله و جای کنه و خرمن تار عنکبوت بدامن دیوارهای نادرست آن بوده گویا هزاران اوبار نجاکش آمیخته و هرگز بران زمین جاروب نه شده و صفا و هموار از اول هم نداشت تا چه رسد بایام کهنگی صبح دیدیم از عفونت هوا و کسافت ارض و تاثیر شپش بسیار و ربدن و پارچه ما افتاده کندیم و چیدیم و گرفتیم و کشتیم امارشک فراوان که تخم آن ها باشد بدرزهای پیراهن و زیر جامه به نظر آمد ندتراشیده و دور افگندیم و بزودی رخت پوشیده از راه شهر خراب ری رو بخانه نهادیم

عجایبی که آن جاست بلندی و پستی دیوار و بام خانه های ویران مثل پشتهٔ
خاک و تل ریگ می باشد بگوشه دار الاماره برجی ست که سقف ندارد گویند
نهایت ارتفاع داشت بزمانِ دولتِ خلفای بنی عباس ازگمان
غلط خراب کردند که دفینه و گنج زر بر می آید بهمان نزدیکی مسجد ماشاالله
است مشهور می نمایند که حضرتِ ابراهیم در آن نماز گذارده مسجودش
جانب بیت المقدس یا سمتِ دیگر بود بعهد تسلط دین اسلام
طرف کعبه محراب بر آوردند و قدری بالاتر ازان بدامنِ کوه خورد
چشمه ایست آن را چشمهٔ علیؑ گویند که مثل لوله آفتابه آب از
نزدیک پایش سرازیر می شود صاف و زلال مانندِ اشکِ چشم انسان
قطعه زمین ده دوازده ورعه گردِ عمیق پرآب شده دهاقین حوالی بلاد
یک طرف آن راجوی کنده برده بزراعت خود میدهند دیوارِ
قلعه شهرش نهایت عریض واز چینه گل بالای کوه وزمین کشیده
جابجا آثارش قدری ثابت و اکثر شکسته ست گویند این بلده
بزمانِ قدیم پای تختِ عراق عجم بسیار آباد بوده واز عمارات عالیه
آراستگی داشت لشکر چنگیز خان که بعزم ملک ستانی و بربادی
سلطانِ ملک شاه درینجا آمده علماء و قضاة و مشایخ و کدخدا و کلانتر
با پیشکش نقد و جنس باستقبال رفته اظهار طاعت و ایلی نمودند و از
جان و مال امان یافتند چونکه در نصف شهر حنفی مذهب و در نیم دیگر
شافعی ملت سکونت داشتند با هم بکمال بغض و کینه می ورزیدند ارباب طریق
شافعی نزد حاکم رفته هر گونه مذمت و نسبت خیانت بهم شهری ها کردند
چنانچه امر بقتل و تاراج عام جاری گشت تیغ زنان ترک مرد و زن

ناجیک وگربه وسگ راگشته اموال نهب و غارت وبچه هارا باسیری
بروند روزبعد سردارلشکر بدل خود گفت بدجماعت هستند باقی
مانده ری که برادران دینی وهم جوار وهم زبانِ را بطمع نفسانی درهلاکت
انداختند ازین طایفه تمام بهایم خصلتِ گرگ صفت چشم نیکی نباید
داشت وسزای کرداربکنارشان باید گذاشت فرمان داد که جمله شافعی
مذهب راهم ازدم شمشیر گذرانیدند و خانهها را سوخته وکنده اثری
ازبنای آبادی نگذاشتند ازان ست که خزائن و دفائن هرچیز زیرخاک
مانده مزدوران آمده کنده آجر برمی آرند وبار الاق نموده درطهران
برده می فروشند کاهی ظروف مس ونقره وزرِ مسکوک هم بدست
می افتد چونکه طهران دارالخلافت ودلِ کشورِ ایران وقریب شش
منزلِ مازندران و بدامن کوه دماوند وپهلوی شمران وبسرحداتِ اربعه
مساوی بوده آقا محمد خان قاچار که اول سلسله سلطنت قاچار
وخاندانِ خسروانی باو تعلق دارد هرچند بزرگی وسرداری درین خانوادهٔ
پشت پشت قدیمی ست این خطه رابعد تعمیر دیوارِ حصار وخندق و
خاکریز وبرج وباره وعمارات اندرون ارگ وآوردن قنات و
کاریزهای آبِ رون وکوچانیدن خوانین از دارالسلطنت اصفهان
وقزوین وتبریز وسرانجام ایوان وتخت وتاج وکلاه کیانی عزم داشت
که از فتح ملک ارس وتسخیر قلعهٔ شیشه مراجعت کرده شاه خواهم
گردید همانجا رخت بعالمِ جاودانی کشید حاجی ابراهیم خان شیرازی
وزیر اعظم باباخان اعنی خاقان مغفور فتح علی شاه قاچار پسر برادر
بندگان اقدس را که فرمان فرمای شیراز بود بچاپاری آگاهی داد تا

در هفت روز بست و چهار منزل را قطع کرده آمد و حاجی تمامی اردو را بحکمت دبند و بست لایق داخل طهران نموده بادشاه را صاحب خطبه وسکه و مالک خزانه و سپاه و بسلاطین روم و فرنگ مژده رسان جلوس اورنگ و خود را بر مسند وزارت مختار سیاه و سفید و اقربا را حاکم بلاد و آخرش گردن گذار طناب اجل و بی نام و نشان بندگانی گردانید تاریخ وفات بندگان اقدس آقا محمد خان و جلوس مبارک باباخان دریکی از اشعار قصیده فتح علی خان صبا یافته ارقام گشته مصرع "زتخت آقا محمد خان شد و بنشست باباخان" ۱۲۱۲

باری بقصد خانه راست کردیم و آمدیم در بین راه جوق جوق سواران دوچار شدند که پهن دشت را فرا گرفته بودند و جریب بازی و گوی و چوگان بازی میکردند و باهمدیگر قیقاج تفنگ می زدند و در عین گرمی دو اسپ زین را خالی نموده به پهلو قایم شده بالا می آمدند بعضی نیزه در دست گردش داده مختلف هنرهائے سپه گری نشان دادند و لی را بیخ گوش اسپ گذاشته چار نعل دوانیده بیخ طویله کوفته را می ربودند فن شهسواری چنان بروی کار می آوردند که عقل دور اندیش بحیرت می افتاد گاهی تیپ بسته برصف مقابل می تاختند و باهم زد و خورد راه انداخته پس می آمدند و تفنگ پر نموده بر حریف متعاقب خود سر می کردند هر گاه هجوم دشمن می شد کوچه داده یمین و یسار دو طرف جدا گشته خصم را در میان گرفته از بارش گلوله به شمشیر و طعن نیزه عرصهٔ کارزار را بر او تنگ می ساختند زمانی دور دست یک دیگر رفته از تیررس میدان نشان اندازی نموده یکمرتبه بر روی هم در برش می پرداختند ساعتی مشغول نظاره ماندم پرسیدیم شما کجامی روید جواب

داوند معتمد الدوله میرزا عبدالوهاب برای بند و بست خراسان و اصلاح
امور شاهزاده حسن علی میرزا مامور شده امروز پیش خیمه وزیر بیرون می آید
مارا بر کالسکش روانه کرده اند پس دیدم یخدان و مفرش بسیار بر پشت قاطرها
بار و قاطرچی ها شلاق و زنجیر زده هی نموده رسیده صدها شتر بزیر بنه و خرگاه
دار و شدند فراشان چابک دست بزودی تمام بر زمین هموار سراپرده
کشیدند چادرها زدند یک جانب برای حمام سفری چوب خمیده سفیدار قضب
نموده بر آن خیمه نمد بالا آورده حوض چرم بلغار بروی عرابه و پهلویش آتشدان
آهنی بخاری دار گذاشته پرده آویخته گرم کردند جاهای خلوت و خوابگاه
و بارگاه عام و خاص را فرش گستردند چهار طرف صدای چخماق بسر کوبی
میخ بلند بود و جاروب و آب پاشی می شد کشیکچی ها سرگرم پاسبانی
می ایستادند اردو بازار ترتیب می یافت لشکر و سپاه بار و بنه از یابو و
شتر و قاطر پائین می آوردند سمتی پیاده های تفنگچی و یکسو قول سواران منزل
می گرفتند طلایه برای گردش چار دور قدم می نمود میرزا مسیح گفت راه برد
اوقات ضائع روز تمام می شود از عصر تنگ گذشته نزدیک مغرب
رسید تا کی بپای خود سرگردان می کنی گفتم حیف نباشد از چنین سیرگاه که در
عمرت ندیده باشی رو بگردانی دست پاچگی تو مثل زنها می میماند که چادر بسر
انداخته بی اجازت شوهر از خانه برآمده درنهنی ها و گهواره قنداقه بچه شیرخواره
گذاشته باشند شمارا واهمه و ترس دیر می د تاخیر از کیست منتهای فکر و تشویش
برای جو و کاه مراکب و خورش ما و شما خواهد بود غم مخور خاطر جمع باش اینجا هم میسر میشود
بلحاظ افسردگی طبع یاران طریق اسب راه مهمیز زده قدری مسافت طی کردیم ناگاه
سواری وزیر آمد که تخت روان اندر رابه قاطرهای بلند بالا بسته جلو پس و پیش را

و مهترها بدست داشتند و چند شاطر کلاه کنگره دار بسر گذاشته تخت جوراب بپا
کشیده پاتابه پیچیده چپ و راست را گرفته با دب برابر می آمدند چشم مبارک
سرکار میرزا که بر من افتاد از اسب جسته سلام کردم و عرض نمودم اغوربه باشند
جواب سلام داده فرمود اغور شما بخیر کجا رفته بودی التماس نمودم بزیارت
شاهزاده عبدالعظیم ارشاد کرد ما بخراسان می رویم خدا داند کی برگردیم حالا منزل
بر نزدیک است بیا امشب پیش ما بسر کن صبح برو عذر آوردم رفقا همراه بر آمده اند ترک
ایشان نامناسب و ردیف آوردن بی ادبی میدانم بمزید لطف و افراط خلق فرمود
همه شما مهمان ما هستید لاعلاج عنان گردانیدیم و به خیمه گاه نزدیک آمده پیاده
شدیم عمله خود را حکم داد که جا در علاحده سه هر قسم لوازم برای ما نشان بدهد
اسپ ها را سرکمند برده بسته زین و پالان برداشته قشو و تیمار کشیده کاه
و جو و آب شان دادند سر شب آدم فرستاده بحضور طلبیده از هر جا صحبت
داشت وقتیکه چیز آوردند اکثر خورشهای لطیف از پیش روی خود تعارف
می نمود هنگام خفتن برخاست بخلوت رفته سر ببالین استراحت گذاشت
صبح زود خدا حافظ کرده بامان امام ضامن سپرده برگشتیم در اثنای راه
از میان بازار سقف پوش گذشتیم معمول است روزانه وقت صبح زمین را روفته
آبپاشی مینمایند تا گرد جنس دوکان داران و دماغ و رخت عبور کنندگان را فاسد
و غبار آلود نگرداند یک بختیاری کله شق کنده ماتراشیده دستبر زننده سرگردنه دو گوشه کلاه
نمدی را تبارک خود مثل شاخ بز تیز نموده بار هیزم بر قاطر بسته ردیش
سوار هی می کرد و یرغه می راند و آواز می داد با سر حساب تنه نخوری سه چهار
کس راه گذار پیش می رفتند چنان سرگرم حرف و حکایت خود بودند که صدای
دور باش نشنیده از تنه بار هیزم پاهای شان لغزیده زمین خوردند

رخت وبخت شان بگل آلوده شد برخواسته بنا کردند فحش دادن و هرزه گفتن
بختیاری مثل سگ گله بان عوعو کنان از بالا جسته در آویخته بگریبان یک دیگر
چسبیده دست بمشت ولگد بر آوردند بختیار یک تشر اصفهانی زد که نوکر
قاسم خان هستم همه را بزور می کشتم می برم هر چه نابدتر شما را پاره می کنم طهرانی های
بیچاره شش بیستی را خورده کرده از ترس ندانستند چه گویند دو کاندارها
بمیان افتاده شر او را کوتاه و دست بسرش نمودند تا پیکار خود رفت قدری
رفتیم بسر حد محله و حوالی خانه خودها رسیده از هم دیگر خدا حافظ کرده خدا نگهدار
گفته و سایه شما کم نشود و ابواب جمع نموده از هم جدا شده بمنزل آرام گرفتیم روز
دیگر بعد از نماز آقا محمد هاشم تشریف آورده فرمود خیلی دل ما گرفته بیا برویم +
زورخانه ورزش کردن و کشتی گرفتن را ساعتی تماشا کنیم راه افتاده اندرون
دروازه که در آمدیم دیدیم آن مکان هم مثل حمام بافروختن آتش در گلخن گرم
کرده نشیمن های چهار طرف را فرش گسترده سطح میان را بقدر یک وجب خاکستر
نرم بغربال بیخته انداخته آب پاشیده بودند و تازه جوانان و کهن سالان ریش و
بروت را موریچه پی زده زلف تراشیده رخت کنده لخت شده تنک گلیم یزدی
پوشیده بالایش تسمه و زنجیرها بکمر بهر صفه ده بیست کس کار می نمودند مغنی و سازنده
ها نشسته دایره و تنبک و سرنا و نقاره نواخته تصنیف می خواندند و بهمان وزن
اهل زورخانه ورزش می کردند یکی کباده می کشید یکی سر بالا خوابیده سنگ میگرفت
یکی چرخ می خورد یکی نعل سنگین بر می داشت یکی بسر و کف دست دایره و پا بلند کرده
طاوس وار می گشت یکی شلنگ و یکی پشتک میزد و یکی شنا میکرد و یکی میل می گرفت
و گاهی بهوا می انداخت وقت فرود آمدن قبضه اش را بدست در می آورد و یکی
مشغول پنجه بود و یکی سینه سپر ایستاده مانده و جوال پر از ریگ بزنجیر آویخته دو نفر آنرا

بقوت پس کشیده دلش می کردند شرق بسینه او می خورد جنبش نمی نمود و ابداً حرکت
نمیکرد و بدنش تکان نمی خورد پهلوان علی کرمانی نوچه های خود را بهم انداخته فن کشتی
تعلیم میداد و بابعضی دست و پنجه را نرم می نمود پهلوان را دیده بعد از سلام و
دعا خواهش نمودم امروز میخواهم شما از هنرمندی شما را ببینم گفت حریف مقابل و
همکار نیست بابچه های نوآموز چه هنر بسر برگذارم آقا محمد هاشم مستدعی شد هر کدام
را رشید و قوی هیکل و هنر آمد دیگران میدانی با او دست بازی بفرما قبول
داشته یکی را که مثل دیو سفید به نظر می آمد پیش کشیده با هم بسلام و دست داده
جدا شده خم و راست در کمین گشته پیچید و مانند درخت چنار لنگر او را کنده از سینه
و سر بالا برده بخاک انداخته یک خورده مالیده پشت او بزمین رسانید اگر میخواست
سر دست میز دیگر برای نمایش اوستادی بیحساب نشان داده حاضران قبه کشیدند
اسپند بر آتش افگندند معلوم شد هر گاه کدام پهلوانی و طلب را باین طور بزمین
میزد گوسفند ها را امی کشتند و شربانی می کردند گفتم ماشاالله بنازم باین زور بازو
چشم حسود کور شود و خدا پشت پناه شما باد پس همگی از ورزش دست بر داشته
بدن را پاک کرده رخت پوشیدند خوانچه شیرینی آوردند بتکلف چیزی خورده خدا
حافظ نموده برگشتم دوستی داشتم راز دار آشنای از و پرسیدم بدوکان و بازار
شهر فروختن جمله مسکرات بکلی ممنوع و ناجایز است پس توپچی لشکری و خوش گذاران ها
و خوانین در خانه هر گاه بزم شراب و کباب و ساز و نواز با شاهد عشوه باز بخواهند
بیار اینداین اسباب از کجا می آرند گفت ارمنی را ساختن راح روح افزا برای
خود منع نیست و آنرا قسم گوناگون میباشد یکی می تاب ست که انگور های عسکری رسیده
را در خم انداخته هنگام جوشش زدن و بر آمد آوازش سبوی گلی نو را و ربسته میانش
اندازند بطول مدت زلال لطیف اندرون سرایت کرده پر شود و لاله گون و شفاف

وخوش کیف سرور بخش مصفی خون گوارا و ملایم طبع بعمل می آید مگر در فروختن مورد جریمه
حاکم می شوند هرکس بانهار راه و رسم بگههی دارد مخفی گرفته می خورد و بزرگان هم می ستانند
و در خانه های خلوت دو سه دست اندرون مطرب و معشوق را الشب تاریک
در پردهٔ بیخبری طلبیده پیاله را بدور ساقی و هنگامه عیش می زنند و در کیف و نشاط
لذت عمر جوانی می برند اگر داروغه بوی مجلس را می یابد بمنزل رعیت و سوداگر پول را
سوای خوانین از در و دیوار و بام خود را می رساند نقد شیرینی خود و ذریات شیاطین
بکیسه در می آرد و هرگاه احیاناً از سابق عداوتی فیمابین باشد بذلت می کشد و در چار
سوق برده بخاک انداخته چوب می زند و التزام نوشته گرفته خاطرخواه اخذ وجه
سنگین می نماید بعضی جنده و لولی دیچه پلی ریش ها و ارباب نغمه که مرید آن او هستند
هرجا وعده می دهند بواسطهٔ پنهانی خبر می فرستند تا منافع داروغه بحصول انجامد
پرسیدم هرگاه وضع گرفت و گیر ارباب رقص و غنا باین حد باشد در عروسی و شادی
چه شغل سرور و انبساط خواهد بود جواب داد از قدیم در آن رخصت دارند اگر مردم
بخلاف شرع مرتکب شوند مواخذه نیست و در خانهٔ شرفای خداترس برای خنده
و دل خوشی خوانچهٔ لوطی بازی که عبارت از شکلی ماستی باشد در می آرند و آن صحبت
پسندیده هم می باشد سوال کردم احوال کتخدائی را می خواهم بیان نمائی گفت هرگاه
از طرف مرد خواستگاری یا از جانب ورثهٔ دختر پیام شد و هم کفو دیده وصلت را قبول
کردند اقربا و محبان داماد بخانهٔ پدر عروس می روند بوساطت زنان رسم پوشانیدن
انگشتر بدست دختر و خورانیدن حب نبات بدهانش ادا گشته صبیه معلومه پای
نام و نامزد پسر دیگری گفته می شود و بهر یک از مرد و زن در آن مجلس کوزهٔ
نبات و کلهٔ قند و دانه های نقل و سایر شرینی قرص آب لیمو و شکر بیرفر خود
بضاعت شخص در مجمعه ظروف چینی گذاشته کم و بیش میدهند و هرکس بداستمال

خود بسته می برودتی برای سرانجام تدارک از میانه می گذرد و این بنا را شیرینی خوری دو دختر السدت بمر و نامزد گفته اند بعضی در همان شب موافق سنت نبوی دو شخص را وکیل عقد قرار میدهند و گاهی داماد وکیل می کند ولی دختر متقابل باوازِ بلند خطبه خوانده صیغهٔ ایجاب بزبانِ عربی با فصاحت و صحت مخارج حروف در معرض بیان می آرد و طرفِ ثانی همچنان الفاظ قبول را مودی می فرماید برسر داماد در بیرون نثار می اندازند مبارکباد می گویند و عورات با تدرو زنانه شربت و شیرینی یافته زیور و خلخال و دست بند و حلقه بعروس پوشانیده نثار انگنده تهنیت گفته می روند زرمهر مقرره تمام و کمالش از ده تومان رائج فضه تا صد تومان درمیانه اوساطِ ناس و هزار تومان فیمابین بزرگان و امرا تا ده هزار تومان عراقی انتها کابین دختر پادشاه شرط و مذکور در صیغه بنا که می شود ادا می نمایند بعضی نصفه را فوراً می دهند و پول شیر بها را مادر و خاله دختر بقدر بضاعتِ شوهرش می ستاند و در عهد عقد نکاح فیمابین مالداران کنیزِ خادمه و از دو دانگ تا شش دانگِ خانه و باغ و مزرعه و قنات و ملک برای دادن بعروس ضمیمه صداق می گردانند و در عبارتِ قباله مندرج و بعد ثبتِ مهرِ قاضی و مجتهد باولیای دختر می رسد اما عروسی که مراد از آن رفتن زوجه بازدحام زنان و نعرهٔ حلحله و نقاره بخانهٔ شوهر است چنین رسم شده هنگام نبودن قمر در برج عقرب و طریقه و تحت الشعاع ایقاعِ عقد مزاوجه نموده در تاریخ سعد و یوم مبارک بمنزل داماد بوعده ضیافت و خوردنِ طعامِ ولیمه از یک شب تا هفت شب بشرطِ مقدرت و بقدر مونت و بضاعت هجوم مرد و زن می بلکه بعضی چادر اوقاتِ عصر سازنده و حقه باز و بازیگران را می آرند مردم نوجوان و پیر تا مقید به نظاره می نشینند در مغرب برانگنده

گذشته در شب بدستور مجلس اقوام و آشنا منعقد می گردد و چیز را میل میفرمایند
مقلدها اساس تقلید و خوانچه رشکی ماستی برپا و خیمه شب بازی آراسته می نمایند
روز آخر دست لباس فاخره با زیور و سامان دیگر از طرف مرد برای زن
می برند بعد از چاشت زن های اقربا همراه عروس سطل و طاس و کیسه و
سنگ پا و لنگ و قد لیفه قطیفه و شانه و آینه و حنا و رنگ و صابون و
اشنان برداشته بی بی و کنیز خورد و بزرگ بحمام می روند و سر و بر شست
و شو نموده بر آمده گلاب بر وزده جامه های الوان پوشیده مراجعت
کرده سر شام دختر را به هر هفت آراسته و هفت قلم مشاطگی نموده و موی ابرو عنبر
خوشبو دهن ساخته گیس ها را بافته طره چین زلف را تاب داده طره
و چتر موی پیشانی بلعاب چسبانیده سرمه بچشم و ابرو کشیده سرخاب و سفید
آب برخساره مالیده بالای جبهه ادا افشان پاشیده از وسمه چند جای
صورت و غنجر خال گذاشته عرقچین دانه زری و پولک دوزیا ترمه دور
اشرمه یا مروارید مزین از طره و تیته بر سرش نهاده بالای آن لچک و
دستمال مشکین انداخته گره زده پستان بند کار زری و پیراهن
و دیخه الیچه قیتان و بافته مغتول دوخته در برش کرده ارخالق و
چپکن اطلس و سایه کوهی اشرمه دوز بالایش پوشانیده تنبان و شلوار مخمل
زری بپایش در آورده بند ان بهزار تکلف آویزان نموده چند جا در
لباس و دستمال سنجاق و تکمه طلا زده چارقد بر نگ ابریشمی پولک دوزیا
بنارسی خواه ترمه لفرق انداخته تیته مرصع لجبین با سلک مروارید آویخته کلیچه
بدماغ و گوشواره لسوراخ بته گوش کشیده طوق و گلوبند بگردن افگنده بازو بند
بسته صره و یاره بدست و انگشتر و حلقه بانگشت کرده خلخال در پا در آورده چاچوی تنویز

بیالپس کشیده از بافته آن راپیچیده بُرقع سفید سجاف سرِ خود بقامتِ رسایش پوشانیده روبند شکه دار پیش رویش افگنده بگوشهٔ دستمال چنگک زده بالای آن چادرِ قد گلنار خواه قرمز بر نجک علامتِ عروسی بر سرش انداخته کفش کرچی زرکار در پایش کرده زن های خویشان نزدیک چادر و چادر چاخچو پوش بازوی راست و چپ را گرفته یکی آئینه حلبی قابدار نقره مقابل برداشته قافلهٔ زنانِ بزرگ و کوچک بدنبال جانب خانهٔ داماد راه افتاده بهر چند قدم حلحله می کشند و پیشتر وی آنها نقاره میزنند و آتشبازی سر می دهند می روند و بمکانِ شوهرش برای ماندن شب اولِ عروس و داماد بصد رنگ آب و تابِ زینتِ حجله می بندند هرگاه قریب کوچه می رسند مردان باستقبال آمده گوسفند و بُز ها را در پای عروس قربانی نموده از خون انگشتی بپایش زده او را مثل گلِ مراد باغراز برده محرمِ یگانهٔ دستِ عروس را بدستِ داماد سپرده اندرون حجله در آورده مصحفِ مجید و آئینه درمیان نهاده بدیدنِ آنها چشم هر دو بر روی یک دیگر می افتد گلاب بر رو و سینه پاشیده جمله حاضران مبارک و سلامت و بخدا سپردیم و دعا و آمین گفته بخلوت می گذارند هر که رفتنی ست بمنزلِ خود قدم می زند در خانهٔ برخی همان شب زفاف واقع می شود و بعضی به توقف ایام و لیالی باز اساسی فراهم می آرند بزرگان و سلاطین زاده را بسواری اسپ و قاتره برای شوهر می برند عملهٔ تزک خواجه سرا و فراش اهتمام دورباش نموده اند درونده را پس رو پیش رو می زنند گلِ نقره و زر بر سرِ عروس می افشانند که ان نثار بدست مردم می افتد بعد از انقضای دو سه روز داماد برای دست بوس بدیه زن بخانه اش می رود و سلام کرده بوسه بدستِ او زده می ایستد خواه باادب دور می نشیند در حرف زدن فضول و از خود

سبقت کلام نمی کند هر کس مقدرت دارد اسپ و خلعت بداماد می دهد و الا شربت
و طعام فقط بلی مردم ایران تمامی شاه و گدای ایشان حرمت پدر و مادر و استاد
و بزرگان و علما و سادات را بحد حصر منظور میدانند و اگر خلاف قاعده بعمل آرند
مطعون و لایق ملامت ابنای جنس می شوند از امیر و فقیر ندیدم احدی را که در جلوس
سوای دو زانو بنشینند و نیافتم کسی را که بی جوراب و قبا و ارخالق و کمربند و بی تکمه
انداخته سر آستین و بالاپوش از خانه بر آید یا بملاقات رود و بلکه هنگام رفتن
بخدمت صاحبان منصب و حکام واجبست دست در آستین جبه و عبا داخل کرده
باشند سوای کسبهٔ بازار که معاف اند و مقرر گشته در سلام بروی هر کسی که برتر باشد
سبقت نمایند و پیش چشم کهن سالان حتی برادر کلان قلیان میل نمی فرمایند بوقت چیز
خوردن تا صدر نشین و آدم بالا مرتبه دست دراز نکند و رخصت ندهد دیگران شروع
نمی نمایند و بلباس پوشیدن اندازهٔ قدر و منزلت خود را شعار حال سازند اگر
برابر امراء در قیمت و رنگ جامه و سواری اسپ و خوش گذرانی اصراف بکار برند گنک
می خورند روزی بحضور معتمد الدوله با جمعی نشسته بودم که پسرش میرزا عبدالکریم جوان بست
و چهار ساله در علم عقل و نقل و خط و شعر و نثر و تاریخ بسیار قابل و داماد و مقرب شاه
اندرون منزل آمده سر فرود آورده در صف نعال برابر بخاری تا دیر ایستاد
پدرش با مردم صحبت می داشت هیچ التفات نکرد او هم مثل ستون حرم پا برجا
مانده هر گاه والدش بگوشهٔ چشم نور دیده را بجلوس اشارت نمود بتعظیم همانجا زانو
بنهاد باری از نیت طواف کعبهٔ ملازمت قبلهٔ دین احرام بسته باز او در راحله ارادت
بشعار اخلاص خوابیدم و سحر گاه از مناسک طهارت و دست نماز فراغت کرده رو
بمسجد حرام شاهی نهادم در صف اول نزدیک حجر منبر جا گرفتم جناب حاجی آقا بزرگ
بمحراب تشریف آورده در مقام مصلّی ایستاده پیشرفته ارکان دست بوسی او انمودم

مشغول نوافلِ گردیده هرگاه کثرتش اذان واقامت گفت بسیار خداپرستان در شبستان فراهم شده صف بسته فریضهٔ نماز بجماعت ادا کرده متوظفِ اوراد بودند تا روشنی آفتاب تابید وقندیل های سقف خاموش گردیده آقا مجلس درس صدر آراشده کتاب پیشرو چارجانب بقدر صد طلبه زانو برابر هم زدند میان هر هفت و هشت کس صحیفه ما نحن فیه نهادند یکی عبارتِ متن را خوانده ترجمه گفت آقا بشرح بیان افزود هرکس آنچه در مطالعهٔ شب ایرادی جسته بود همان اعتراض ظاهر نمود اوستاد علی الله مقامه بدلائلِ قاطع معقول ومنقول رفع شبهه همه گردانید تا جمیع شاگردان قاری وسامع از تقریر حلِ لغات وترکیب ومعانی ونکاتِ پنهانی عارف وحافظ اصول وفروع دانی شدند بعد دو ساعت که این سبق گذشت اکثرش رفته دیگران آمده به همین نسق خواندند وشنیدند وبحث کردند بساعت قریب خوردن نهار سرکار آقا برخاسته بخانه تشریف بردو ازین ست که وقوفِ علم فضلای ایران سرآمد دیگر اقالیم سبعه می باشد دوسه روز دیگر خبر شائع گشت که روز جمعه طرفِ عصر شاه برای معاملهٔ خرید اشیا از تجار بمدرسهٔ صدر که بر در مسجد ست قدم می بپماید من هم پیش از وقت آنجا رفته بر پشت بام توقف کردم ساعتی قبل ازورود پادشاه سوداگر وبپله ور دست فروشها تنخواه نفیسهٔ هر قسم آورده بگوشه وکنار جا گرفتند ویساول وقاپچی وفراش بدم دروازهٔ سدِ باب آمد رفت هر بیگانه که دست خالی می دیدند تعنف نمودند قبلهٔ عالم سوار اسپ رسیده پیاده گردیده داخلِ مدرسه از سمتِ شرقی راه افتاد پیش هرکسی ایستاده سودا لیش دیده می پرسید چندمی دهی هرچه عرض می کرد مثلا ده تومان می فرمود راست بگو می گفت راس المال همین ست جواب می داد گران می افتد شاه پنج تومان خواه هفت می دهد اگر خواهی بفروش مالکِ سخن بازرگانی را

می تراشید که نقصان می رسد لاکن چه کنم دستِ حق پرست باد خورده جای دیگر نمی توانم بردار شاد می کرد از هشت تومان زیاده ارزش ندارد و صاحبش رضا میداد بغلام و پیش خدمت اشاره می نمود بگیر و پول بده گرفته از کیسه اشرفی بر آورده پیشمرد بدور باغچهٔ مدرسه سر دوکان هر کس که می رسید هر چه می دید می خرید با وجود آنکه هر جا می رفت عملهٔ میر غضب با دستهٔ ترکه و چوب فلک همراه می گشت اینجا هم موجود بودند لاکن در گفتگوی دَوّ و بدلِ مردم کج خلق نمی شد بدارا حرف می زد با هر یکی در تعیینِ نرخ تکرار بالا و پائین می کرد سوای خودش احدی در کمی و زیادتی بداخلت پیش نمی آمد خیلی بکشاده پیشانی اموال را زیر و رو می فرمود و بظرافت طریق معاملت می پیمود چنانچه بسیار از شال و قلمدان کشمیری و کرمان و اصفهانی و شانه و سوزن دان و قابِ آئینه خاتم بندی و چادر و دستمال ابریشمی تنخواه شیراز و تبریز و رشت و دیگر ملک و قداره و شیشه آلات و ساعت و اشربه فرنگ و پارچهٔ چین و هند و جواهر تا بود بقیمت آن چون و چند نموده بعد فیصل یافتنِ رضامندی بائع می ستاند و زرِ سرخ و سفید را نقد می بخشید شخصی قلمدانِ چوبی پیش آورد فرمود بکارِ شاه نمی آید عرض کرد قربانت شوم از ولایتِ دور بنام ظل اللّه آوردم مبلغی حرفِ راه کردم حالا اگر واپس ببرم مردم چه خواهند گفت جواب داد شاه طلب ننموده بود خودت چرا مال بد آوردی عرض داشت بلاگردان تو گردم در دستِ شومِ منِ فلک زدهٔ بی طالع برگشته اقبال خوب نمی نماید همین که بتحویلِ اولیای دولت برود خیلی پسندیده و مرغوب خواهد شد که سلاطینِ زمان آرزو فرمایند تا براتِ عطای جان و مال و انعامِ خراجِ اقالیم بعمال از و رقم نمایند می خواهی امتحان کن خندیده بقیمت هر چه می خواست گرفت پسرهٔ اصفهانی جفتِ جوراب شال فروخته یک اشرفی یافته از زیرِ دست و پای انبوهِ ملازمان غائب شده بدست مبارک ته و را او اگر دبیت زده بود

فرمود بچه شیطان را بگیرید که شاه را مغبون کرده است نوکرهای سلطانی هرچه جستند نیافتند الله یار خان را نشان می داد ببین که این چنین مال بشاه می فروشند او زبانِ تمنا برگشاد که بمن به بخشش قیمت دو بالا پیشکش می کنم فرمود این را نگه میدارم که دیگر گول نخورم و سوداگری قالینِ بزرگ پیش پا انداخته بود هرگاه شاه برابر آمد کورنش بجا آورده بسمع اقدس رسانید که بستان برای فرشِ تالار خوبست از فراش باشی پرسید طول و عرض آن مکان همین قدری باشد که قالین بافته آورده بیچاره بخاطر نداشت گفت تصدق تو شوم درست یاد ندارم نهیب زد که جریمه تو بیخبر پول قیمتِ سوداگرست پس بدر حجره های ملاها متوجه شده مبلغ علم آنها دریافته از یکی صیغهٔ صرف و ترکیب جمله و اعراب نحوی می پرسید واز بعضی مسئلهٔ علم کلام و منطق و معانی و بیان و از برخی اصول فقه و از کسی فتوای معمول به شرائع دینیات استفسار می نمود به طور مناظره جرح و قدح می فرمود و بهر کدام فراخورِ حالش چیزی از عطا و انعام بقدر نصیب می داد مدرس را خلعت و بهره زرِ نقد ارزانی داشت ساعت کامل سرپا گشت و در معامله ها مردم چونه زد من هم فرود آمده بقفایش می گذشتم و از حسن سلوکِ خداداد جهان پناه سرور می گشتم قریب مغرب و دوره گردش بازار خرید و فروش باخر رسیده بیرون آمده براسپ سوار شده جانب ارگ تشریف برد انبارهای احمال و اثقال نو خرید بتحویل صندوقدار بارکردید و زرهای مضاعف ارزشش هرچیز بدست بائعان افتاد روز دیگر پادشاه بحجر و برهمه جنس را درمیان گذاشته زنان و سوقلی حرم سرا و دخترها و پسرها ابدو رش و ست جمع نشانیده هرچیز را که مناسب حال و باب هرکس بود و برداشته میفرمود

شاه بزحمت راه رفته واین را بسعی وکوشش برای تو خریده آورده بیا بردار و
این قدر بده ببراو هم برمیخواست وتعظیم می کرد ودعا وثنا می گفت می گرفت و
زرها را بنواب ناظر تسلیم می نمود جمله اشیا بهمان مجلس تقسیم کرده پول خود را
نقد با نفع کثیر بدست آورده برای صندوقدار می فرستاد چون آغاز بها وانجام
موسم زمستان رسید انبار برف که در صحنِ مکانات مثالِ کوه البرز سر از طرّه
فراتر کشیده در کوچه ها برابر دیوار افتاده سدّ راهِ مترددین و مانع گردیده
بود که آن را بتجویف استوار نموده تراشیده جهت مرور عابرین زینه ساخته
بالا وزیر می رفتند از بخاراتِ زمین وتمازتِ آفتاب آب گشته بر دوخانه
پیوسته مایهٔ طغیانی وتموّج گردید تخته های بزرگ یخ دریاچه وآب انبار شکسته
فرو رفت وهرچه از ناودان چکیده بسته شده مشابه خرطوم فیل نظر می آمد
گداختن گرفت ابرهای غلیظ سیاه وسفید روی هوا را گرفته بارانِ پرزور
متواتر بارید وسیلِ کوهسار قدم در بیابان نهاده فراز ونشیب را برابر گردانید
همین که ایامِ برطرفی خزان دارایشِ درختانِ جویبار وخیابان رسید ومواد
طغیان وفساد ماه بهمن ودی از طبائع موالید ثلثه در زمین وزمان دفع
گردید اهالی شهرستانِ باغ که از شدت خنکی افسرده دماغ وپوست واستخوان
مانده جامهٔ کهنهٔ پارسائی هم نداشتند لباس دارائی زمردی خریدند وکهن
سالان چنار وعرعر وسفیدار که درفکرِ وابستگانِ چمن پیکرِ عنصری خود را مثال
چوبِ خشک می پنداشتند تهیهٔ پیرایهٔ سرسبزی ذات وبالاپوش اطفال
نورسته بخیاطِ صنع گردیدند کسبهٔ اشجار بی برگ ونوا که از دست بردحوادث
بر دعریان بودند پهلو بندی کدخدای نسیم سرانجام نوسازی قبا وکلاه
شکوفه وگل نمودند خورد وبزرگِ سعارف ارغوان ویاسمین پوشش اطلس و

بر شاخ وشانه انداخته غنچه لب به تبسم گشودند + وتازه نهالان گلشن برای
نمود نمائی بازار گلزار و مرغزار در اصناف همکار از جامهٔ خورمی و تازگی
آرایش سر و بر افزودند + در اطفال سبزه گون علف وگیاه شروع بجوش
نمو گشته + همراه للهٔ لاله داتالیق شقایق رنگ غوروی آوردند + ودوشیزگان
بنات نبات که در نهانخانهٔ سردمهری روزگار بخاک نشسته جائی نداشتند +
در پردهٔ سیر چادر بصحرا و بیابان زدند + ودستهٔ خوانندهٔ بلبل ونوازندهٔ قمری
و فاخته در بزم بستان تصنیف های کار عمل بگوش سرو قدان شگفته رو
رسانیدند + وساقیان ابر گهر بار از شربت زلال امطار و شبنم خوشگوار
قدح نسترن و یاسمین پر ساخته بکام ودهان ازهار ابرار چشانیدند + ولولیان
شوخ وشنگ نرگس چشمها سرمه آلود در العشاق نافرمان هزاره درکوچه
بست کوهسار نشان می دادند وبچه بی ریشهای کبک وتدرو برفتار مستانه
پای ناز و ادا بسینه دشت ودامان شاهد بازی نهادند بتقریب قامت
آرائی عید نوروز برنا و پیر اناث وذکور در تدارک لباس نواز جامهٔ
قناعت بیرون گشتند + مردم وضیع وشریف محتاج وغنی بقدر دسترس
در فراهمی زینت واساس تازه بسودا و معامله از اندازه گذشتند +
نشاط هوا خاطرهای گرفته را مانند دستهٔ صد برگ خندانید + واثر شرار دست
بهشت بند زهد وورع از گردن ملا و عابد دور گردانید + می افتابی ناخورده
مردم سرشار به طلب کباب بر سیخ وتابهٔ سعی بروی هم می افتادند +
ونقد عمر گران مایه باختصر مردها به جستجوی بازی در خرابات ودکان
هرچه داشتند می دادند + ناموس نظام میانه روی خلائق بر باد +
وقمار خانه ها از حریفان بی قبا دار خالق آباد + در هجوم دکرشته مشتری تحامی

اشیای پوشیدنی و خوردنی بقیمت دو بالا رفت و پیش دوکانِ هر قسم
پارچه فروش مهلت پیمایش و لحاظ نیک و بد کناره گرفت بزاز بود که
پلاس را بجای صوف و کرباس عوض قدک می فروخت و شرمسار لباس
پوشیده رنگ و اهار کرده در گریبان و دامنِ مشتری بزر و سیم میدوخت
رنگرز را بمزید تقاضای شاگرد و ارباب مهلت شانه زدن ریش نه بود تا چه
رسد برنگ و خیاط از بسیاری فرمایش قطع و برید اثواب قیمتی و سوزن
زدن و بخیهٔ و عدهٔ خلاف جامهٔ هستی او تنگ کلاه دوزسری نداشت
که در پای بیع از عهدهٔ خریداران بر آید و سنگِ ملامت نخورد و
علاقه بند دست بسینه می گذاشت که خدایا بافته ندارم آقا معاف
دارید کسی از وحساب نمی برد از بقچه شال بافان شالگی را قدر و منزلت
افزود و در کار مینا زد زرگران برنج و مس را قوت تمیز نبود و خوانچه های
شیرینی بدوکان قنادی هر ساعت خالی می شد باز نقل و لوزسر هم
بندی بقالب تازه میریخت و سبد های میوهٔ خشک و تازه از بقال
هر دم یکی می گرفت دیگری بفریاد و مطالبه معامله فضیحت می انگیخت بصلان
در خانه شاهی و امرا با اهل بازار پیشرو می زدند که خشکبا و حلوایات
بده و الا چوب می خوری و پول داده کان چند ماه پیش دروغهای کسبه را
می شمردند که سر وعده بدستِ ما بنه و گرنه اوستاد کیسه بری قوامِ منزلتِ
شیرهٔ انگور از نقل آب نبات و دوشاب از شکر پیزر گذشت و مرتبه وزن
کدوی تلخ با هندوانه و خربوزه و عنب الثعلب از خوشهٔ انگور بر تر گشت
با قلاوه بچاشنی قسم های جان و ایمان در می آوردند و اردابه نگنجد چشم داشت
صد آشنائی ها بر در می دادند سبزی تره و گندنا را بعد التماس ریش ماتوی خوان بینی ته

اظهار می نمودند و ماهی گندیده مانند رانی بهزار بی آبروئی و شبکهٔ فریب آشکار می
فرمودند تخم ماکیان گویا که دل و جانِ صدفِ عمان گردیده و مرغ دخروس از
بالا پروازی بی مایگان بهای هما و جائے عنقا رسیده تلاش آجیل خورش
پلاو از برنج و روغن و نخود موجب دلخوری دیدند و ادویه پای گوشت و
نمکِ کوهستان که مفت بود برابر در دیدند و اخریدند هر کس بکاسبی و مداخل
تمام سال مشتِ زری پیدا کرده در جیب و بغل داشته بعرصهٔ یک ماه و
چهل روزه پیش از نوروز در ساختنِ لباسِ خود و اطفال و زنان و زیورِ
ایشان و گرفتنِ قند و شکر و شیرینی و میوه خرج می کند و برای عیدی عیال
و ذوی حقوق و مساکین می دارد و چون دستور است که اگر شخص با پنجاه کس آشنا است
ایشان و ست جمع یا دو و سه و فراد ابد فعات در خانهٔ او برای مصافحه و دیده
بوسی بیایند بعد از قلیان و شربت روبروی هر یک مجمعه پاکیزه و ری سه و پنج
هم پر از حلویات و نقل و نان شیر مال و کلیچهٔ شیرین زمین بگذارد و قدری بخورند
و جای دیگر برند مرد و زنِ صاحب خانه مسلّم و دست نزده راجدا و شکسته و ریزه
راعلاحده نمایند باز هر که داخل شود لایقِ ریش او پیش آرند و از ریزش تکه
پارچه باقی مانده بدست و دهنِ فقرا و ایتام و اطفال نوالی می بخشند و این
مرد خود هم بنوبه در خدمتِ هر یک برای بازدید گردش می کند که مدتِ یک هفته و
تا چهل روز باین کارها و مهمانی و دوره و رفتن تماشا گاه اوقات بخوشی می گذرد
تا بودم منهم بهمین جنون دیوانه بودم دور غریبی هم بصورت بومی در پای رفاقتِ
ایشان بسر می نمودم ازین جهت گرمی بازار جمله اشیا بحد و مزید مداخل و اجرتِ
اهلِ حرفه لاتعد شده فقیری نماند که بگدائی دوازده ماه یک دست جامه نو و قطعی
شیرینی مال شیره بهم نرسانده باشد و بیوه پیرزنی نبود که بچرخ رستن و خدمت خانه

مردم مواجب سالانه گرفته ببهای پیراهن وزیر جامه وچادر وچارقد وخورش هفت سین نداده هنگام نزدیکی جشن عید پیر وجوان بحمام سر وسیما شسته ورنگ و حنا بریش وموی دست وپا بسته خانه از فرش وزینت بلور وبارفتن آراسته شیشه پر گلاب وگلاب پاش بطاق گذاشته پرده وطاقچه پوش آویخته سامان شب تحویل زیر سر نهاده منتظر وقت گردیدند بچه های ماهرویِ سیزده چهارده ساله که از قید مکتب در آمدند درس وبحثِ ناموس وحیا را که روان واز بر می کردند ورجز وناپرسانی وکتابِ مطلق العنانی زیر بغل گذاشته وفعل ماضی بازی ومستقبل تفرج را صرف حال پنداشته با رخِ نور افشان وآرایش الوان بخود نمائی پرداختند وهزاران ملا وآخوندِ مدرسه را در بندِ محبت انداختند هرگاه اهل نجوم تقویم نور القیدسال وماه وتاریخ وروز وساعت ودقیقه نوشته حکم دادند دیگر بازار کلان تخته گشته روزها تا عصر سوای دوکانِ نان با وقصاب وبقال سودای همه صنف دربسته رونق اجناس نفیسه هیچ نمانده وانه میوه وقرص شیرینی بمشکل دست میداد ووقت اورنگ نشینی شاه خاور در برج حمل بمنزل هرکس روی دسترخوانِ طعام خورش ماهی وپلاو وشله زرد وحلوا وافشره وسمنو وسرکه وسبزی وسیب وسنجد وسوهان وسماق چیده بکمال وجد خورده صبح نوروزِ صغار وکبار از شراب سرور سرشار ولباس پیرایهٔ نشاط دستیار لباس انبساطِ نو دربر ونقدِ تعیش درجیب وکمر اطفال شادمانی درکنار وبغل وبایاران جانی درطریق مسیر از هرمحل برفتار آمده جوق جوق درمیدان سبزی مقابل درارگ فراهم شدند بارگاه خدایگانی بانواع سامان فیض رسانی وجشنِ خاقانی مثل بزم سلیمانی ترتیب یافته بقدر دوهزار خلاع خسروانی از صندوق خانه سلطانی موافق سیاهه پیش بدست فراشان بهر یک

افسران و امیران و اعاظم بلدان در سارق بیچیده رسیده بود همگی زیب بر و دوش نموده
سوار و پیاده جانب کریاس فلک اساس راه افتادند محمد ولی میرزا را قبا و
شال و کلاه و جقه و کمربند مرصع با شمشیر و کمر خنجر یراق طلا و امین الدوله
را قبا و شال و کلاه و کمربند و کوردی و جبه و قلمدان مرصع به الله یار خان
سردار قبا و شال کمر و کوردی و شمشیر و خنجر طلاکار و همچنین هرکس را زنده
آنچه بود از شاهزاده و اهل مناصب قلم و سیف تشریف بزرگی یافت والد
مرحوم را قبا و شال سر و کمر و کوردی سمور مخمل زری عنایت گردید که پیکر انور بان
چند و صله درخشنده تر از لعل و گوهر آراسته رو بدر مسجد فغفور و قیصر نهادند
داخل شدم دیدم اندرون دیوان عام محجر هر دو باغچه سراتا تازه رنگ شده
برلب دریاچه سبدهای میوه و دسته گل میان گلدانها چارده ورگند اشته فواره ها
در جست و خیز بشاشت کلاه بهوا می انداختند + از حوض مربع دشمن روی
صفحه چادر آبشار میان دریاچه می ریخت و طرف مشرق و غرب آن دو
نمد مسند تفت خیلی طویل و عریض گسترده بکنارش خمره های زر خالص پر از
شربت قند و کاسه های کلان و جام طلائی نهاده در ایوان تالار فرش قالین
ابریشمی پهن نموده تخت سنگ مرمر پشتی که هشت پایه او بر سر دیوهای پری پیکر
نصب و پنج زینه پاریج قالب شیران در میان گرفته بودند و از ده شقه بر آمده
بلند داشت که بر روی هر یک حوریه لعبت طلا یراق مرصع پوشیده ایستاده گلدان
و شمعدان و گلاب پاش جواهر نشان را بر داشته و بر سطح بالای تخت مسند مخمل حاشیه
مروارید و یاقوت و زمرد و الماس بعرض شش گره بزاری چار جانب دوخته
پشتی و تکیه مرصع بران نهاده حوض یکذرعه طول و ده گره عرض پر از گلاب و
بید مشک کرده ماده فواره اش در بادیه کلان زری بوده که آنرا حور العین زیور

ولباس رنگین پوش باعظمت وجبروت عقب سر ایستاده بهر دو دست داشت
چتر شاهی میل خمدار طلا از پشت اریکه سلطنت بالا بروی مسند دولت سایه می
افگند بر پیشگاه ایوان اسباب زیدهٔ بلور دبارفتن وقطعات ظروف مرصع پر از گل
وریحان نهاده راقم بپای شوق وسر پر ذوق هر جا گشته وبر این جمله اشیای نادیده
بچشم زدن گذشته در مکان فیما بین تالار وقهوه خانه آرام گرفت وآن روز مصداق
تُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ مشاهده رفت اکابر مملکت وحکام
ولایت وسروران ذی رتبه قشون وبزرگان هم رتبه جمشید وفریدون که با جبرئیل
ومیکائیل بال وپر برتری می زدند مشابه موش خرما باریک شده پی سوراخی میگشتند
تا لحظهٔ قرار گیرند وبضرب چماق ودگنک ارباب بند وبست صدمهٔ ندیده بیرون کرده
نشوند؛ شاهزاده ها بمثل سبزهٔ بیگانه روی خرند چمن پا ورگل خوف نظر آمدند وزرا
وخویشان تاج الدوله چون غریب بیکس بسایهٔ دیوار دعا آشنامی شدند کیکاوس
میرزا با حسن وجمال که مشهور خوبرویان همسال بود اوتمک مرصع مخمل سیاه پوشیده
وبهمن میرزا قبای گلناری جواهر نشان را تنگ دربر کشیده آفتاب وماه را هردو
شاهزاده خجالت زدهٔ صورت نورانی خود گردانیده همانجا آمده در صف مردم
قرار گرفتند آقا محمد اسمٰعیل که داخل شده نقاش خانه رانگار خانه برج حمل یافته قران
نیّرین بطالع مشتری دیده گفت همه را عید شریف مبارک ونشست مردم حاضرین
فریاد زدند بیا مصافحه بکنیم جواب داد هر سال شما را گروه ام حالا طاقت ندارم مگر مقابل
شاهزاده سرفرود آورده عرض کرد اگر ماذون بفرمائی عید مبارک نموده باشم چون مقرر
است اطفال را بر پیشانی ولب بوسه میزنند وهمین کنایه از روی ماچ بود شاهزاده ها
که حرمت او را پیش پدر دیده بودند پر مروت دهن دریده وبشوخی پرده دریده
وبحضور اقدس هم جلو حرف نکشیده فرمودند بادب باش گستاخی خوب نیست خلاصه گفتار

بندگان شهریار نایب پروردگار از خواب راحت بیدار شده بحمام تشریف برده
بدن شسته رنگ بسته برآمده نماز خوانده نهار میل فرموده قلیان کشیده برای
آرایش افسر دیهیم سلیمانی قبای نیم تنهٔ مرصع کار و سلک مرواریدِ
دودانه جواهر بطور کنگره سرسنجاف دوخته بر کرده کمربند مرصع پراویزه لعل
و یاقوت را که روشنی بخش دیدهٔ گوهر شب چراغ بودند شیر قلاب زده
کمر خنجر مرصع کار بمیان نهاده بند گوهر پیچیده شرآیه آن بزیر آویخته شمشیر
پرجوهر آبگون قبضه و غلاف طلا و دانه نشان را بند سیم زر خالص بکمر مبارک
و بازوبند دریای نور و الماس خیلی درشت بهر دو بازو بسته پیچ پیچ مرصع
سر آستین پیچیده کلاه کیانی دوازده شقهٔ که سه جقه با پرهما منصوب پیش رو و
راست و چپ زده داشت و در هر یک سه سه دانه گوهر نایاب برابر بیضه
کبوتر در سیم زر کشیده بودند بفرق همایون گذاشت و حمایل مروارید
غلطان بزرگ نهایت آبدار در یمین و یسار شانه و سینه و پشت اقدس
انداخته بالاپوش پر از در و یاقوت و جواهر بسی گران بها بدوش
کشیده مثل شعشعهٔ نور شجر طور برای تجلی دیدهٔ بندگان طالب حضور از جا برخاست
آقا قنبر خواجه سر بجهت آگاهی بیخبران آواز داد کیمن بر در حرم محترم توپچی
باشی پور ایستاده بود شنیده دم در نفخهٔ کانهٔ صور سرافیل دمید دیگری بدروازه
خلوت قیام داشت باد بنفیر انداخت و فوراً سومی که بر آستان باب الیوان
انتظار می کشید نفس زده چهارم که برابر کریاس همه تن گوش می بود
صدای بوق بعیوق رسانید فرج الله خان توپچی باشی مانند رعد بغرش
آمده فریاد کرد و آتش زن یکمرتبه جمله آتش خانهٔ مذکور بالا را
ملازمان برق کردار صاعقه وار سر کردند زمین و زمان باز از هم مکان

تا هیچده فرسخ راه بزلزله آمد فراشان ویساولان صفا وجفا پیشه مردم
را بضرب چوب از صفحهٔ نمایش بدر آوردند دستهٔ غلام بچه وخانه شاگرد
وخواجه سرا باهتمام منوچهر خان نواب ناظر بعهده ادب در پیش وپس
پادشاه همچون ستاره در حوالی قمر از دروازهٔ حرم پا بیرون نهادند باز خواجه
سرا کچین کشیده حضرات مرجع قلق آواز دادند یری هایری ها که بدستور
معهود شلک دوم بمرده های صدساله قبور فرمان وور باش رسانید انیمرتبه
بشندتی عملهٔ ترزک تک وودنمودند که در پای نظر شهریاری دیاری نماند سوای
فضل وکرم ذات باری فراش باشی وجارچی باشی ونسقچی باشی وسر کشیکچی باشی
وپیش خدمت باشی تعظیم حضور نموده بفاصله بیست قدم راه وشاهزاده های
از ده ودوازده ساله عمر کمتر همین قدر بحد ادب عقب ترزین خدمت پیموده
جماعت پیش قدم برابر درارسی شاه نشین رسیده ایستاده صف بستند
که حضرت بهرام غلام رسید همگی سر فرود آورده بطرف دیگر رفتند پادشاه
قدس بارگاه داخل مکان عرش بنیان گردیده قدم پیما گشته از وسط تالار
آینه خانهٔ انوار وبساط رحمت داد ار گذشته جانب اورنگ ابد قرار برگشته
بسم الله شانه العزیز الجبار بزبان گفته پا بسر زینهٔ اول که ثانی طارم فلک بود
نهاده بر معارج پلهٔ اجلال وشوکت صاحبقرانی بالا بر آمده برگردیده پشت
ببالش تائید رحمانی داده بدوزانوی کامرانی بر مسند خلافت موروثی
جهانبانی نشست چنانچه چتر دولت واقبال بسر ظل الله فی الارض سایه افکن
گشت باز بطور اول ودوم شلک سوم پنبه غفلت از گوش سرکشان ملک
عدم بر آورد شمشیر هم نیام قدرت داور ویکقبضهٔ سیف قضا وقدر بزانو
گرفت فواره حوض روی تخت فیروزی بخت نباکرد وسر پا برخاسته در تعظیم فرود آوردن سر

دوماغ هوای اطرافِ قرارگاه شاه را خوشبو و معطر نمودن حوران لعبت کنار
سریر سپهر تنویر نفخهٔ مباهات ورگردش رقص آمدند و مرغان بالای قوایم و بهیم
بی نظیر بر بازِ کیانی و نشرِ طایر بال طعنه زدند آینه هائی کلان از عکسِ شبیه
خدایگان شعشه تجلی بسطح ایوان انداختند و شیشه آلاتِ دیوار و سقف منزل
خاقان خورشیدِ عالمگیر را حیران ساختند دستِ راست اریکهٔ ابد پایه
ابنای صلبی خورد و بیازده چپ اولادِ صغیر بطن دخترها با قدر و منزلتِ
بزرگ یراقِ کوچک مرصع بسته صف کشیده بسر پای شرف و عزت قرار
گزیدند و عقب آنها یوسف خان گرجی سپر مرصع و خسرو خان شمشیر کلان
یکی کمان و ترکش و یکی شمشیر یکی تبرزین و یکی تیر و یکی تفنگ و کیسه کمر و یکی قمه و کارد
یکی مروحهٔ طاوسی و یکی شانه و آینه یکی در مجمعه غلافِ مخمل کلاه کیانی که بقدر یک
من تبریزی گرانی جواهر داشت و یکی در خوانچه سرپوشیده ضروریات دیگر
بدستِ سکوت گرفته برابر ایستاده شدند نقاره خانه را بچوب تهنیت فرو
کوفتند و دستِ طبل شادی و بشاشت زده در کرنا دمیدند که دور دور فتحعلی شاه
دور نظام سرباز که هزار نفر یک سوی دیوار اندرون مقابلِ هزار غلام بچهٔ
یراق بند پا برجا بودند همه قسم ساز فرنگی نواختند صفِ شاهزادگان بپای
دیوارِ حجاب در یمین دریاچه و قطار خویشان بهمین مرتبه در یسار ایشان متوقف
بوده بر کوع تعظیم نموده پیش افتادند و در وسط باز خم شده راست رفته
برابر مسندهای نمدی فرش ردهی صفهٔ شاهانه هم ایستاده سر فرود آوردند
محمد ولی میرزا جانب تالار قریب باقی از و پائین تر و کرنا شدند و زیر باز مرهٔ منصب
داران اهلِ قلم از پای دیوار کورنش کرده در پشت باغچه آمده باز نصفهٔ راه دوله
گردیده بکنج حجره سمت تالاری جای صدر اعظم خالی گذاشته قدم فشرده سرِ تسلیم نموده

وطرف دیگر هم باین قرینه مردم عهده دار قرار گزیدند وکیل الدوله انگریز بهادر در لیک صاحب با طبیب ڈاکٹر وایلچی دولت ایران فیما بین مخجر باغچه ولب دریاچه منزلت یافتند ملاباشی باخطیب وطبیب وعلمای درخانه برلب صفه کنار حوض جانب دریاچه از برابر نعال صف شاهزاده سبل لسبیل یافت والد مرحوم هم در پهلوی باشی موصوف تمکین یافت باری در چشم بهم زدن صف های امراء خوانین ومیرزایان از عقب دیوار حجاب ظاهر گشته تعظیم نموده فوراً بامر قدیم سبقت می کردند تا بمحل خود آرام می گرفتند بهمین قرار جمعیت باریابان دربار بقدر پنجهزار کم وبیش نظر افتاد ودران میان یکصد نفر میرغضب عمله ملک الموت بسمت شرقی قطار گردیده از انجمله دوتا چوب فلک بشانه نهاده وچهار کس بار تره کرسفید ار وانار بدوش گرفته چند تا بیل وکلنگ زمین کندن برای دفن زنده ها بدست داشته باقی یکی ساتور ویکی قناره شقه کردن و یکی شکنجه گوشت کوفتن واستخوان شکستن وفشار سینه ولپشت وپهلو ابر گرفته ویکی تیغ چپ راست نمودن ویکی تخماق ویکی اره بدن شگافتن ویکی خنجر ویکی کارد پهلو دریدن ویکی طناب خفه ساختن ویکی میخ طویله های آهن برای چارمیخ کردن ویکی شمشیر گردن زدن یکی چنگک چشم کشیدن یکی لگن خمیر بسر گرفته روغن داغ ریختن ویکی دیگ قولقه نمودن یکی کهنه پارچه بانگشت پیچیدن وفتیله سوختن یکی گازانبر گوشت کندن ازین قبیل اسباب بست وچهار قسم قتل وسیاست را تیز وصیقل نموده دوروبه ایستاده بودند هرگاه این سامان بدیدهٔ حاضران مشابه مرگ ناگهان وآفت خانمان گذشت سطوت وهیبت قهرمان جهان ودبدبه ورعب قاآن دوران باعث سلب حرکت جسم وجان ومهر سکوت لب ودهان گشت چنانچه ازان جم غفیر صدای عطسه وسرفه ونفس زدن

احدی بر نمی آمد گویا قالب خاک را روح مجرد بخوف هلاک خالی کرد که سرپا
ایستاده زیر چشم بطرف مصدر سطوت و جمال در دیده نگاه می نمودند ابراهیم خان
قهوه چی قلیان بلوری میانه چوبی و سرونه دباد گیر طلا را چاق و دودی نموده
باداى تعظیم مقابل برده زینه را بلب نیاز بوسه زده بالا بر آمده دم مسند
زانونه کرده بدست شاه داد و چند نفس کشیده واگذاشت بار دیگر نی پیچ
کرنائی مرصع پیش نهاد که مادام جلوس برابرش بود آن وقت که تمامی بارگاه
از وضیع و شریف خلعت پوشان عالیجاه پیراسته و دست بکمر و سینه ایستاده
بودند حضرت خلیفه رحمان بزبان وحی ترجمان بآواز بلند بلغت ترکی ارشاد
فرمودائی حامسی بایرمی مبارک اولسن یعنی شما همه حاضران را روز عید مبارک
باشد میرزا محمد ندیم بخاک افتاده عرض کرد شاهنشاهنیه چوخ مبارک
اولسن بعد ازان بزید رحمت و رسم تحیت اشارت کرد که شربت عیدی
بدهند تشنگان زلال عطوفت را جرعه و امید واران کرم همت را اندله بدره
پیش نهند و خود باید بمان کلیم سیرت محمد فاضل خان کرشمه قابلیت و کمالش
را گویند علاوه اشعار عربی و فارسی چهار هزار بیت ترکی یاد داشت
مشغول صحبت و حکایت گردید و بکلام دلنواز طبع پر وحشت مردم را بهجت
و مسرت بخشید پیش خدمت باشی و مستوفی باشی دامن سعادت را بکمر برزده
باعمله دو دیده مقابل صف شاهزاده ها رسیده بادیه آب قند بشیرینی ادا
گرفته جام جم بگردش آوردند و سینی جواهر داشرفی برداشته نقود وجود
و نوازشش بر شمردند اول پیمانه شربت گواراتر از آب چشمه حیوان می
دادند و هم اهش مشت اشرفی و چند دانه جواهر رخشان بدست می
نهادند هرگاه نوبت دیگر بزرگان و شاهدان بزم احسان آمد پیاله شربت بکام آرزو

دوشت زر سفید و چند اشرفی بکف تمنا عطا می نمودند در طرفة العین از تقسیم
شراب طهور و مخمور کننده حور و غلمان حیات بخش خاطر جمهور گردیدند و بعرصه
قلیل زیاده از گنجور قیصر و فغفور کیسه و جیب اهالی حضور گشیدند پس ملا
عبدالرزاق خطیب کرمانی سر بر آورده بصدای روح افزا در نگ دلپذیر
انشا بنهایت فصاحت و بلاغت خطبه در حمد و ثنای ایزد تعالی و نعت
خاتم انبیا و درود علی مرتضی و ایمه هدی علیهم الاف التحیه و الثنا ادا نموده
بنام بی همتائی حضرت صاحب العصر و الزمان عجل الله فرجه که رسید شاه بتعظیم
برخاسته خم گردید انگاه ستایش طبقه اورنگ نشینان عدل و داد بنیاد
نموده فصل مشبعی خوانده گفت بخصوص قدر قدرت خورشید رایت
مشتری طلعت زحل رفعت مریخ مهابت بهرام سطوه عرش منزلت
قدس جناب سپهر قباب قمر رکاب کروبی انتساب دارا دربان شاهنشاه
دوران السلطان ابن السلطان و الخاقان ابن الخاقان فتحعلی شاه قاجار
خلد الله ملکه چون این نام والا در دهان بزبان آورد تمامی ارکان دولت
ایران بخاک کورنش گردن افگندند و بالفاظ بقای عمر و خلافت ابد بنیاد
امین گفتند پس شاه از روی تخت برخاسته رفت و بمکان خلوت سرافراز
گردید لباس جواهرات سنگین از بر کشیده و جامه های سبک روزانه دیگر
پوشید برای قبول پیشکش بگوشه مسند ارسی بدو زانو نشست و زیر محرم
دربار خاص با چند امیر بزرگ ده بحضور پیوست درین عرصه فرصت همگی
خوانین دیوانی بمبارکباد مصروف دست بوسی و مصافحه کردیده
اکثری پی کار خود رفتند در پیشگاه خلافت اول مرتبه عرضداشت و
تحایف نایب السلطنت عباس میرزا بدرهای تنگی و زر سفید و کنیز و غلام

کرکی وقداره واثواب مخمل ساده وزری واطلس وساعت وظروف بلور
دبار فتن فرنگی وزعفران باوکوبه وسماق شکی برسم ارمغان گذشت وثانی هدایای
طبرستان پیشکش گذرانیده محمد حسین میرزا کیسه های اشرفی وریال واسپ
عربی وقالیین وجوراب وتسبیح کرمان شاهی شمرده شده قبول گشت وسوم
تحائف محمد ولی میرزا والی کرمان ویز ونقد طلا ونقره شال کرمانی ونمد ورنگ
وحنا ودسته قاشق منبت بایات الکرسی وسوغات گرمسیرات بملاحظه
آمد چهارم پیشکش حسین علی میرزا فرمانروای فارس پول سرخ وسفید وشده
مروارید وشامه عنبر وخواجه سرا وکنیز وغلام حبشی وبارهای نبات وشکر
ونفالیس بناور وعمان وهند نظر فایز گردید + پنجم پیشکش حسن علی میرزا
بیگلربیگی خراسان نقود مسکوک واسپ ترکانی وشال کشمیری وشمشیر و
کمر خنجر وکارد فولادی وپوست بخارائی وپوستین قچانی وقاقم وسمور و
اجناس عمده بپایه قبول رسید + ششم علی شاه حاکم دار الخلافه طهران
هفتم علی نقی میرزا والی قزوین هشتم شیخ علی میرزا ناظم رشت + نهم طهماسب میرزا
مسند آرائی همدان وهم ارغوان میرزا والی مازندران وهمچنین عرضداشت
وتحایف تمامی شاهزادگان دور دست وعظمای ولایات وتجار شهر وسرکرده
هر صنف هنروران وصنعت گران بعین ملاحظه درآمده بعز اقبال پیوست
قریب ظهر خاقان عصر قهرمان دهر پاشده برای میل فرمودن چاشت وتهنیت
عید ومبارکی خواتین مخدرات بحرم سرا رونق افروز گردید وزیر امین الدوله
باطمطراق بسیار برآمده بدولت خانه خود رفت عصری شاه برای بازدید علیشاه
که بخطاب ظل سلطان کامیاب بوده بمنزلش ارسی گوشواره پهلوی تالار جلوه
فرما گشته بالا رفته نشست وعلی شاه نفالیس اقمشه زربفت مخمل وخارا ومشجر بدم

راه شاه برسم پانداز گسترده کورنش بجاآورده بر روی زمین برابر محجره ایستاده
و وصد تومان حق القدم گذرانیده مورد عزت و اعتبار گشته ندیمان و خواص
دویده شرف بار یافته صحبت و اختلاط کرد قریب شام اندرون برگشت بعد مغرب
مطرب مغنی شرف اندوز بزم عشرت شده کنیزان بازیگر بر اهنگ و خوانندگی خود
داد عشوه و دلربائی دادند روز دیگر صبح باز دربارِ عام و هجوم امرای عظام
گردیده تا هفت روز برابر گذشت اما یوم ثانی وقت پیشین تهیه عروسی هفت
پسر خود با صبیه های خورشید فریدون فر حکم داد اهلکاران سلیقه ور با هتمام
از باد صرصر بیشتر و چابکدستی هرچه تمامتر گوناگونات اسباب نشاط گستر
حسب الامر جهان پرور جلوه گر نمودند که روی حوض بزرگ متصل در علی قاپی
بچوب بست تخت محجره دار درست کردند و رجمله طاقهای دور میدان جلوخانه
را بهر صنف دوکانداران بازار بنابر آئینه بندی و زینت سپردند هر دو سه
نفر بیک ایوان دست سعی زده فوراً همه سامان مرغوب آورده آرایش
دادند آخر روز بندگانِ مهرافروز از محل بهروز بر آمده در منزلِ ارسی بالای
دروازه قدم زده آن مکان سپهر بنیان را مانند ساحت اُفق درخشان
کرده از اشعهٔ روی آفتاب ظهور طلیعه پرتو طور بخشید و مسند کامرانی را
بصد ورجلوسِ مبارک درتخت زیبالیشِ نور علی نور گشید سه طرف زیرنگاه
خلافت پناه شاهزاده وامیران و منصب دارانِ سپاهِ والاجاه ردیف
گشتند روی تخت حوض سازنده و خواننده الات طرب فرو گرفته و بچه های
بازیگر جل بند پوشیده و زنگ بد و انگشت نر و ابهام و زنگوله در پا بسته
بسرائیدن دستگاهِ مقامات و گوشه و شعبه گوش باز بد و نکیسا را مالیدند
یک سمت بسر دو چوب ریسمان کلفت کشیده بند بازان و یک و شاخ

بپا استوار کرده بالا شده هنرهای رقص و غلطیدن و جستن دور از کار عقل نمودند
یک سو آهوی نر و قوچ های کوه پیکر بجنگ انداختند یک جانب حاجی عرب بوطی
با اخوان الشیاطین صورت تقلید و مسخره و حرکات مضحکه پیش آورد و برابر تخت مغنی
نشین زمین سخت را نیم درعه کنده و نخاله سنگریزه چیده خاک را نرم کردند تا پهلوانان ها
تنکه پوشیده بروی آن در ورزش و میل گرفتن افتادند و باهم در کشتی
پیچیدن بنیاد نهادند پهلوان ابراهیم قزوینی بحمایت علیشاه سرفرود آورده
دو طلب شد که رخصت بفرما با پهلوان علی کرمانی مقابله زور نمایم چون منظور
حضرت سلطنت دستور نبود بوفور مروت و مراحم شاهانه اغماض فرمود شاهزاده
حشبند ابراهیم گشته درخواست پذیرای استدعای مذکور نمود اجازت یافته
بفتور افزود قزوینی با کرمانی دست بسلام داده جدا شد نمید انم چه کرد که
صدای قهقهه حاضرین میدان برخاست و سه مرتبه نعره فلک نورد کشیدند +
گوسفندها را القربانی سر بریدند شور و غلغله افتاد که علی ثانی رستم زال سیستانی
دفعه اول از دست بازی قزوینی زمین خورد بعضی گفتند جادو انداخت
پاره برا شفتند چشم بندی ساخت بهر حال ابراهیم خلعت مرتبهٔ پهلوان باشی
پای تخت پوشیده به تعظیم خم گردید و شاه برخاسته رو بحرم روان شد در دل
شب انواع آتشبازی سر می کردند و یومیه بهمین وضع اوقات صبح در بار
و آخرها اساس بازی بروی کار نمود ارمیشد تا لیالی سبعه جوش و خروش هنگامه
انبساط مانده شب هشتم در بنای اندرون عروس ها بخانه های داماد پرش اقسام
نشاط بسر انجام رسانده شد تا سحر مردم به نظارهٔ دف و نقاره و سیر و تماشای
آتشبازی تردد آمد رفت داشتند یوم نهم اسپها را بجهت تاخت در میدان
شرط جفت قرار دادند و گردبسته چار فرسخ راه از جای که می تازند و می زند

بر وند منهم بسر هوس آمده از دروازهٔ دولت بیرون رفته بزمین پهن دشت
دیدم خیمهٔ شاه را مثل شکوه عرش بروی صفحهٔ تمکین کشیده دیگر سراپرده و چادرها
برای اکابر صدرنشین زده بگوشه ایستادم و دیدهٔ تحقیق بهر سو کشادم
سواری بندگان شهریاری با عظمت جباری در رسید و جمله خدم و حشم بر اسپها
نشسته یک میدان راه پیش روان یمین و یسار تاجدار دستهٔ شاطرها پیاده
دوان و قول جمعیت شاهزاده ها و امرا و سرداران بعقب تر رس ایشان
دنباله کشان بوده برابر سرادق جلال فرود آمده بپای چکمه دار سر کرسی طلائی
مرصع نگار قرار فرموده پیش خدمت قلیان حاضر گردانید عملهٔ تزک هدوش
قضا و قدر برابر مد نظر خالی گذاشته در چپ و راست صف کشیدند چابک
سواران بچه چهارده پانزده سالهٔ ترکمان را تخته بند کرده بر پشت تازیهای
بادپیما نشانیده از چهار فرسخ گرم تک و تاز نموده آورده هر دو تا را باهم
بفاصلهٔ نیم فرسنگ چنان دوانیدند که سرعت ادهم وهم و خیال بگرد
شان نمی رسید و تندی کمیت نگاه بپیرامون سایه انها سکندری خورده
لنگ می گردید جفت اول یکی پرورده آخور شاهی و دوم سبزه نورسته علف
به کمند علیشاهی بودند که بجیب سرخان سلطانی یکسر و گردن بلکه سینه پیش
آورده و هزاران تومان گرو از شاه از پسر لی قرینه بردند همچنین دو تای
دیگر دیگر بقدر شش تا و راس جفت شده و پهنای میدان سعی نعل شتابی سودند
و از حریف سوغان گرفته مقابل خود گوی سبقت ربودند مفصل همه را نیافتم
که از کی و چه طور بردند بعد از ان یکه سواران ثابت علم را ان در رکاب و نیزه
و شمشیر و تفنگ بازی بجلوه گاه نگاه افراخته مورد تحسین و آفرین شدند
سرور خواقین نامدار برخواسته سوار گشته رو باردو روان گردید برای مخلص

هرگاه از تماشای جشن عید خاقانی و بنای عروسی اخلاف سلطانی و سیر میدان آب
دوانی چشم و دل را لذت کامرانی دست داد بنابر دید و بازدید یارانی که آشنائی
جانی بودند و در شب و روز بعضی آمده و بخانه برخی رفته وعدهٔ مهمانی باغ و گلگشت
صحرا داشتم بشادمانی اتفاق روانی افتاد گاهی و نگارستان شاهی و زمانی بشمران
پای الوند کوه می بردند و چند وقت برسم خوش گذرانی هرجای که می خواستند
دامنم کشیده شریک صحبت می کردند خواقین قجریه از اول سلسله و آغاز دولت
بندگان اقدس علی التسویة تدبیر پول پیدا کردن خوب می دانستند بخصوص پادشاه
دراز محاسن بلند اقبال که دقیقهٔ در مداخل اشرفی در یال هرگز فرو می گذاشت
چنانچه بعد از هنگامهٔ عید روزی بعادت معهود هنگام عصر در نقاشخانه رفتم آقا
علی قلی یادش بخیر گفت جای شما بسیار خالی بود صبح نیامدی سیر تماشای لذت بری
اینجا عجب معرکه برپا شد گفتم شوخی مکن لودگی بگذار گفت تو بمیری اگر دروغ بگویم
ملامت کردم ای بیمروت هرگاه امری لایق دیدن و تماشا می دانستی چرا خبر ننمودی
حقا که از تنبلهای شاه عباسی هم گرو برده جواب داد مهلت نداشتم وقت تنگ
بود پرسیدم حالا افاده بفرما ببینم چه شد که این همه آتش در آب و رنگ بیان
میدهی گفت شاه از صف سلام خلوت برخواسته بیرون آمدم در عمارت
اندرون حرم روی کرسی نشست عملهٔ خدمت بادسته خوانین شاهزاده ها دورش
گرفتند منهم قایم شده بگوشه ایستادم دیدم در کنج زیر دیوار مقابل تودهٔ خاک نرم ریخته
بلند و هموار کرده استخوان شانهٔ گوسفند رویش گذاشته اند قدر قدرت تیر و کمان بدست
گرفته ایستاده بقول فردوسی + بیت

ستون کرد چپ را و خم کرد راست
فغان از خم چرخ چاچی بخاست

رو بجانب الله یار خان سردار فرمود تو می توانی تیر خود را بر نشانه بزنی گفت قربانت شوم بالله هیچ کس نیست هدف آن قدر دور است که درست به نظر نمی آید خدنگ فولاد باز دا اگر تا خاک هم رسد جای افتخار است شاه از شصت مبارک تیر را سر داد اتفاقاً در میان استخوان خورد چند تا دیگر انداخت راست و چپ نشانه جا گرفتند پس گوسفند سر بریده را دست و پا بسته آورده زمین گذاشتند شمشیر کشیده بالا برده بقوت زد پشت و پهلو را دو پاره نموده چند بار تیغ زنی خود را به نظر مردان دربار آزموده به پیش خدمت داد که پاک کرده در غلاف کند همگی ندیمان و خوانین زبان در تحسین و آفرین رانده مزد سر پنجه کشورستان عالمگیر از صد اشرفی و پنجاه و ده و پنج تومان پیشکش گذرانیدند سر کیف دماغ قلیان کشیده اندرون برگشت از اتفاقات حسنه فصل وفور میوه و جوش ارزانی فواکه و اثمار و موسم تابستان بود و دران سال هوایش اعتدال داشت که آمد آمد ایام روزه بر روی ارباب ایمان ابواب سعادت جاودان و در رحمت یزدان کشود اصناف مردمان تدارک عبادت پرداختند و اشراف و اعیان تهیه بر و احسان فقرا و مساکین آماده ساختند تجار معارف رشت و گیلان و آذربایجان تحاف ملک ارُوس و روم آوردند و سوداگرهای فارس و نبادر اجناس ملک هند و چین برای معامله پای تخت طهران از اطراف مرز و بوم بردند ایوان درهای مسجد شاه و السمت مدرسه صدر سرقفلی داده کرایه کردند و باشتراک یک دیگر بهر ارصفا و زینت امتعه و اقمشه و اسلحه و ظروف را بد و کان های مذکور درجه بدرجه چیدند بعد از دیدن ماه مبارک صیام از توپخانه شاهی بنابر آگاهی بی خبران شلک نمودند تمام خلایق از مردان و زنان راه صوم و صلوٰة بقدم جد و جهد پیمودند جمهور انام دعای رویت هلال و شب

اول ماه خواندند بعادتِ معهود شام خورده بخواب رفتند واطفال خورد سال
بحد بلوغ نرسیده هم از متابعت والدین وشوقِ ثواب روزه گرفتند
دوکان اقسام خوردنی تا زوالِ آفتاب تخته بند گشت وگرفت وگیر محتسب وعملهٔ
امر ونهی در جستجوی احوال مریض ومسافر از حد گذشت نزدیکِ ظهر
خدام مسجد فرش های گلیم یزدی را که بران نقش مصلا یافته بود بلحاظِ
کثرت وهجوم مردم در ایوان وصحن گسترانیدند واکثر ملازمان وغلامان
وبعضے جوان وطفل وپیر نابالغ کم فرصت سجاده مولا وآقا ومهر وتسبیح خود
را در صفهای اندرونی پهن گردانیدند تا کسی جای ایشان بان علامت
تملیک وتصرف ننماید وقریب پیش نماز ومنبر برای سماعت قرأت وموعظ
مقام بی مزاحم وتکلف بدست آید هنگام زوال جوق جوق رجال و
نِسا وست نماز گرفته در مسجد رسیدند وذکور اشراف واجلاف
برابر هم در نوافل وتلاوت قرآن ودعا مصروف گردیدند زنان بزاویها
بالای بام ودر گنبد پرده آویخته فراهم شدند وانجاهم در بی بی وکنیز
وخاتونِ امیر وزن غریب تمیز را دور کردند همین که وقت پیشین داول
هنگام گذاردن فریضه آمد بالای گلدسته چند ذاکر مناجات شروع
نمودند ازان میان موذنِ خوش آواز بصورت حسن بانگ اذان
داد جناب آقا بزرگ مجتهد جامع الشرایط رونق افزای صحن ورواق
گشت مردم پیش پالشس بسلام ودست بوس برخاسته راه دادند
تا بمحراب رسیده نشست نوافل خود را خوانده مشغول وظایف واوراد ماند
مکبر خاص صدا با قامت بلند گردانید وچون کلمهٔ قد قامت الصلوٰة
بر زبان گذرانید جناب آقا قامتِ مبارک راست ونیت کرده

تکبیرة الاحرام گفت بسبب وفور ناس بتفاوت مقام چند مکبر مامور شدند که هر
یک بفاصلهٔ ده دوازده صف ایستادند تا حضار دور دست را بصدای
الله اکبر از قیام و قنوت و رکوع و سجود و قعود آگاهی دهند همگی جماعت
اقتدا بامام حاضر کردند و جناب آقا فاتحة الکتاب را با سورهٔ طولانی قرائت
کرده برکوع رفت هر کس که تازه می رسید بلند می گفت یا الله آقا بذکر می
افزود تا که ماموم نیت نموده شریک جماعت مُصَلّی خَم شود باوقات دیگر شنیدم
که نوبت به تکرار ذکر هفتاد مرتبه هم شمرده شد پس بمزید خضوع و خشوع و تأنّی و
خواندن دعای طویل قنوت و اکثار در اذکار و صلوٰة نماز را بسلام تمام
گردانید مکبر بلحن خوش دعای بین الصلوٰة ظهرین ایام صیام را چنان
خواند که همگی همراهش آن کلمات را بر زبان راندند و جناب آقا در تعقیب
و ادای سنت مشغول ماند تا که وقت گذاردن عصر داخل گردید و بهمین
سیاق آن را هم بجا آورده بعد از فراغت فرائض و سنت بر عرشهٔ
منبر بالا رفته از بیان تفسیر و حدیث و قصص انبیا بلوازم وعظ و احکام روزه
از مستحبات و واجبات گوش سامعان را از نور شوق و ذوق بخشیده
فرود آمده بدولت سرا که در همان حوالی مسجد بود بازگشت ملای قاری
ماهر علم تجوید در ایوان بزرگ بمقابلهٔ قرآن شریف جلوس کرد باطراف
او صفهای سه گانه نشسته هر کس کتاب الله خود را با قلم و دوات مرکب
و سرخی و چاقو جهت حک غلط و تحریر اصلاح پیش رو نهاد بنای دورهٔ
قرائت و امتحان مخارج حروف برپا گشت نوبه بنوبه هر یک دو سه آیه
را تلاوت می نمود تا که یک دو جزو مصحف باتمام رسید چند کس را دیدم
گلاب پاش چینی و شیشه بدست گرفته در مردم می گشتند و بر کف دست

می ریختند آن ها بر وی می زدند و صلوات می فرستادند و بعضی دامنِ پُر از خلوک
دالکی و لبصره نموده بدیگری تعارف کرده راه التماس می پیمودند تا ازین
خرما روزه افطار کنند و برخی گل سرخ بدستمال آورده بعزم کسبِ ثواب
پیش می آمدند و راه بیراه آشنا و بیگانه می فرمودند او هم بوئیده درود
می خواند با بواب مسجد و مرور خلایق ازین گونه اشخاص دم جلو گرفته مشغولِ
خیراتِ مفت بودند جرگهٔ خوانین و امرای درخانه و شاهزاده ها بعد از فراغ
نماز به طرف مدرسهٔ شمالی و سمت مدرسه بر دوکان تجار تشریف برده
بالای صندلی و کرسی آرمیده بتماشای اسباب و تحایف رو نهادند
چه گویم که چه قدر سامان آماده داشتند ظروف چینی و بلور و مارفتن و گلدانهای
طلائی و ساعات بغلی و صندوقی زراندود و میناساز و آئینه های خاتم بندی
و عجائب صنایع فرنگ و قلیان و لاله و گیلاس و لنتر و بشقاب شیشه و
اثواب مخمل کاشانی و اطلس ختائی و مجری هزار پیشه چارخوری و سماور و مشترخانی
و ماهوت و بگرس و جعبه تفنگ و طپانچه و شمشیر و کارد با قداره و یراق کیسه
کمر و اسپ و سایر اشیای قطعه و کتب و قرآن و شال کشمیر بود که بر ابر سودا
و معامله می شد تا قریب غروب آفتاب همین اساس بر پا و داد و ستد
و بیع و شرا در ترقی مانده نزدیک عصر تنگ خلق پراگنده و منتشر شدند
در مساجد محلات علمای عادل که اجازه پیش نمازی از سرکار مجتهدین
یافته اند بعهدهٔ امامتِ بلا اجرت در خواندن نمازهای پنجگانه
با جماعتِ سکنای قرب و جوار شب و روز مشغول و متکفل بودند شام
هر کس فراخور حالش مهمان را وعده خواسته بساط افطار چیده بخانه امرا نوبت
بست و سه نفر طلبهٔ علم و فقرا و ایتام و مسافر و غربای بعید الاوطان می رسید

فراشان خوانچه های بزرگ را که عرضاً یک ذرعه و طولاً دو ذرعه پر از سی عدد
ظروف چینی و کاشی و در آن بقدر حاجت شیر فالوده و یخ در بهشت و راحت الحلقوم
و فرنی و یاقوتی و حلوای گل زرد و خان احمدی و ارده به و بادام و مسقطی و خرفه
و زعفران و کباب گول و حسینی و شاهی و شاخ ماهی و فسنجان ماست و تمر و رب
و بورانی بادنجان و آش کشک و ماست و غوره و قلمکار و ماش و شلغم و ساگ
و برگ و لبنیات و لمه شیر و پنیر و ماست و سر شیر و کوکوی لوبیا و عدس
و ماش و به و سیب و ماهی و گوشت و کدو و کوبیده معلّی و کوفته آرزومند
و آبغوره و سماق و نارنج و سبزی و قورمه سبزی و به سیب و گز و بادنجان
و کنگر و قیمه گوشت و شلغم و لپه نخود و دولمه پیاز و برگ موز و برگ کلم و
تخم مرغ و خیار و برگ و افشره تمر و لیمو و نارنج و آبغوره و شربت ریواس
و مربای ترنج و زرشک و فالوده و میوهٔ تر و تازه حلو شیرین و نان باختلاف
روزها حاضر بوده آورده برای افطار می گذاشتند پیش خدمت ها
پس از نماز مغرب که اکثر غالباً هر جا بجماعت می شد در مجمعه خورد
مسی فنجان های چینی و قهوه جوش آب گرم آورده بهر یک فنجانی
می دادند افطار کرده بر خوان های نعمت نشسته چیز خورده دست شسته
مرخص می گشتند و در منازل خود رسیده دعای شب خوانده می آرمیدند
سحر بر خاسته طعام پلاو و بشرط دسترس و مقدرت از قسم جانمازی
پلاو و ماهی پلاو و مرصع پلاو و زمرد پلاو و یخنی پلاو و یاقوت پلاو و الماس
پلاو و شبیت پلاو و لقمه پلاو و کلم پلاو و شاه جوان پلاو و افغانی پلاو و
نارنج پلاو و گز پلاو و ماش پلاو و لوبیا پلاو و آلا قیمه چلاو و تاس کباب
چلاو و با خورش دیگر بانواع مطبوخ می خورند با زنان و عیال اختلاط

وصحبت حلال می داشتند صیغه متعه را و در شبهای جهتی بشرط تجرید و عذر
دیگر زیر سر می گذاشتند لوای ادای سُنت را بالفرض امکان بدست
سعی می افراشتند و کاهلی و سستی را در کار حق حدّ المقدور نمی گماشتند
تا ذاکر بر گلدستهٔ مسجد انواع مناجات از آیات قرآنی و اشعار معارف
ربانی آغاز کرده در انجام آبِ تریاک می خواندند مردم بدعای سحر
چسپیده زبان باستغفار رانده از اکل و شرب دست می کشیدند و
نیت روزه نموده منتظر طلوع فجر شده وضو گرفته بیشتری رو بمسجد
می نهادند و توپ شلک صبح سر می گشت از اول شب تا سحر دوکان
های بقال و آشپز و کبابی و نان با و دیگر انواع خوردنی باز و بازار
خرید و فروش گرم و باروزهای عید دمساز می ماند تا بکاره و خلایق
رفاه باشد سنگ های بزرگ یخ مثل پارچه هاے الماس از یخچال
شهر و بیرون ها در آورده بارچار و ابهر گذرگاه بزمین نهاده زیر
پوست شالی قایم کرده خیلی ارزان بقدر حاجت از تیشه شکسته
دست مشتری می دادند که در آبِ خوردن و افشره دوغ اندازند
و در روی میوهٔ آلوچه دگرجه و شفتالو و حلو و زرد آلو و قیسی برای خنکی گذارند
روز جمعه ازدحام مخلوق زیاده گردیده صف ها تا نصفهٔ صحن مسجد رسیده
جناب آقا بحمام غسل کرده زینت افزای محراب و منبر شده بنهایت فصاحت
و بلاغت خطبه خوانده نماز جمعه بجماعت ادا نمود مردم بطور احتیاط اکثری نماز ظهر
خود را فرادا انجا آوردند و در عصر بهمان طور اقتدا به پیش نماز حاضر کردند
شب ها در هر محله حمام گرم می شد زن و مرد برای غسل واجب و سنت میرفتند
و روزها نیز هر کس حاجت داشت برای سر تراشیدن و نوره کشیدن و رنگ حنا

وبستن وکیسه وشتمال بحمام رومی آور دچرک وکسافت باآب ونوشته داخل گرمابه می شد وبدن مالیده سر باآب فرومی بردشب نوزدهم ماه مبارک مقارن غروب آفتاب هزاران مردم غسل نموده بعد از افطار وچیز خوردن در مسجد جمع آمده روشنی قندیل وفانوس روبرو گذاشته بخواندن قرآن وجوشن کبیر وصغیر ودعای کمیل وصحیفهٔ کامله و تسبیح استغفار ونماز قضا وسنت تا آخر وقت سحر احیا داشتند در شب بست ویکم وهمچنین امارو ز بست ویکم دوکان هاے اصناف بازار وارباب کسب وکار مسدود وسودای خرید وفروش بسبب عزاد ماتم علی مرتضی علیه السلام بکلی قطع گردید آن شب وروز باستماع واقعه شهادت ومصیبت آنحضرت وگریه ونوحهٔ بیحد وحصر باحال سوگواری و ماتم داری بشام رسید بعضی جا اساس شبیه برپا شد ودر مسجد شاه ومسجد جمعه جناب آقا وملا محمد زنجانی از لسان بیان حسرت واحزان شور ناله وفغان بر لب پیر وجوان راه انداخت در تکیه های معروف ومشهور ملاهای روضه خوان داد خوش خوانی وصدق ترجمانی دادند وبسیار جاها صاحبان مقدرت وتوفیق شیلان طعام نذر نموده باامثال واقران واهل الله بدعوت قسمت کردند ودر شب بست وسوم که شب قدر بود باهتمام بلیغ در خواندن قرآن ودعا وزیارت سید الشهدا وادای نماز ها احیا نمودند یوم جمعهٔ آخر هجوم رجال ونساء بحدی بود که بندا شتی احدی بخانه خود بجا نمانده باشد روز بست ونهم ماه صدها کس را دیدم کاغذ فستاقی ته کرده گوشه بریده با دوات وقلم بدست روبروی هر کاتب خط نسق خواهش می کردند تبرعا آیه وَإِن یَكَادُ الَّذِینَ كَفَرُوا نوشته میداد طومارحیل

آیه‌ را تمام رسانیده برای حرز در دست نموده می برند که بر بازو ببندند در ماه
مبارک رمضان بملک ایران از تعصب و حرمت ایمان نعوذ بالله اگر بخورش
چیزی دهن کسی را در حرکت یابند خواه جز ترک امساک بحالتش پی برند بباد
کتک گرفته در خانه محتسب برده بخاک مذلت می نشانند و رسوای خاص و
عام می گردانند مگر آن که پیش حاکم شرع عذر بیماری و ناخوشی قوی و غربت
بی قصد اقامت را ثابت گردانند یا الله آنوقت دست از سرش بردارند
روز بیست و نهم بطور احتیاط و آخر ماه بسبیل جزم و حتم سعادت مندان حق
آگاه با گردن از امید کج و روی نیاز خاشع و چشم پر اشک حسرت بخضوع
تمام دعای وداع ماه رمضان خوانده آن شب را بعبادت و طلب
حاجت خود و برادران دینی احیا داشتند صبح که عید آمد برای نماز
در مسجد شاه ازدحام کرده بجماعت ادای فرض نمودند هرچند در غیبت
امام علیه السلام این نماز مختلف فیه میباشد و باجماع نزد جمهور فقها
ثابت نیست مگر بفتوای بعضی مجتهدین احوط می دانند هردم بمصافحه یک
دیگر باهم تهنیت می گفتند لاکن بمثل عید نوروز در شر در و نشاط اهتمام
موفور بظهور نمی رسد زیرا که عوام می گویند این عید ملّاها باشد و رسم
خورش رشتهٔ ارد و خوردن شیر و خرما و فرستادن هدیه آن بخانه
عزیزان متداول عجم نیست مگر گندم فطره و قیمت آن واجب دانسته
به فقرا قسمت می نمایند الحق تا کسی آن اوضاع تعظیم و خوش گذرانی شهر
صیام را در ملک ایران بچشم خود نه بیند بر خورد مهمانداری و طاعت گذاری
وضیع و شریف مشاهده نه کند نمی داند چه قدر ولوله مومنین و مومنات در
تقدیم عبادات و کسب امور حسنات در آن کشور بظهور می رسد روز عید

قربان سوای کشتن گوسفند و بز و نحر شتر امریکه لایق بیان و فراخور اعلان باشد در ایران شایع نیست الا منافقته بین دو گروه حیدری و نعمتی که همه شیعه اثنا عشری مذهب اندر روزهای اجتماع خلایق بهدیگر از چوب و چماق و سنگ فلاخن جنگ کنند و دست و پشت و پهلو شکنند و از دوستی و قرابت سابق بطلب نام و ننگ چشم پوشند و اگر مجادله در تعصب زیاده شود به شمشیر و تفنگ دست زنند و اصل آن بروایتی شنیدم که گروهی مریدان شاه سلطان حیدر یکی از اسلاف خواقین صفویه و ثانی پیروان شاه نعمت الله ولی اند که آن سلسله و رمحلات سر بالا و سر پائین در شهرها ملقب مانده اند برای نماز عید قربان بمصلاّی خارج از شهر دسته دسته مردم هر محله با یراق می روند اگرچه بستن اسلحه در میان رعایا رواج نیست لاکن نگهداشتن در خانه قدغن نشده حاکم بلد با دستگاه تمام سوار می شود نظام نظام سرباز و تیپ سواران و توپ بجلو می باشد پهلوانان تنکه پوشیده کباده کشان و میل جنبان علی مدد گویان راه قطع می نمایند شتر بز قیچاق قربانی را جل قشنگ انداخته و زنگ زنگوله بدست و گردن آویزان ساخته و ورش اکابر و اشراف و اقوام اصناف گرفته تا عیدگاه درود و سلام و اذکار خوانان رفته انجا پس از ادای صلوٰة بزرگ قبیله و ملاّی معروف نحر کرده امنای حاکم سهم گوشت حق هر یک محله را برسم قدیم می دهند و آن پارچه را با تزک و طمطراق جانب مسکن خود می برند بیشتر به همین نزاع می شود که حصه دست راست می خواهیم دران نمی ستانیم و از دیگری بیشتر می بریم شیطان درین میانه تکدو میکند شات و شوقی می افتد تا خونها ریخته و شکست خورده سبیلها آویخته باز می آیند اما روز بهجت تخمیر عید غدیر که

هجدهم ماه ذیحجه است و دران یوم فرحت افزا حضرت رسول خدا علیه التحیة
والثنا از سفر سعادت اثر حجة الوداع با طوایف امم رو بمدینه طیبه مراجعت
کرده در منزل جحفه که تقسیم راه و طریق ممالک اطراف و جای منتشر گردیدن
اهل اکناف و مقام ترخیص اکابر و اشراف بود برای تلقین امر امامت
و تعیین منصب خلافت و وصایت و تمکین جناب شاه ولایت بحکم خالق انام
جلو همراهیان خاص و عام گرفته امر بقیام و منادی را نام بنام فرمود
تا بحضار صحابه کرام و وضیع و شریف خدام و همرکاب سفر خیر انجام ندا در
داد که باجتماع پرداختند و از پالان شتر منبر ساختند ختمی پناه بران عروج
نموده خطبه مشتمل بر حمد و ثنای کردگار در نهایت فصاحت و بلاغت خوانده
رو بحضار ارشاد فرمود اَیُّهَا النّاسُ اَلَسْتُ اَوْلیٰ بِاَنْفُسِکُمْ قالُوا بَلیٰ آن
حجت خدا علی مرتضیٰ را بالای منبر بر آورده دست ید الله گرفته بلند
کرده بزبان گوهر فشان جمله مسلمانان را مخاطب ساخت مَنْ کُنْتُ مَوْلاهُ
فَعَلِیٌّ مَوْلاهُ اَللّٰهُمَّ والِ مَنْ والاهُ وَعادِ مَنْ عاداهُ وَانْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَاخْذُلْ
مَنْ خَذَلَهُ بنابران درین یوم بزرگ متبرک اهل عجم خیرات و مبرات بسیار
نمایند و حقوق بین سال درین روز با باب رعایت ادا فرمایند چنانچه
در سال اقامت دار الخلافه طهران شنیدم که در یک مجلس نظام الدوله
صدر اعظم حاجی محمد حسین خان اصفهانی هفت هزار تومان نقد و جنس
قسمت کرد تا شام بلکه نصف شب پنج مرتبه در اجلاس و عطای مردم
گذشت که در صلات مذکور پانصد هزار بیش حساب گشت بنابران در ایران
کمتر بخیل و پول دوست خواهد بود که از مال حلال دران روز و شب بهره
وافر با قربا و همسایه و ابنای سبیل و ایتام و ارامل و طلبه و فقرا و سائل

بکف بذل نکنند وتا سه یوم ولیل بمهمانی وصرف طعام وشیرینی قدم نزند در
تهنیت وشادمانی باهمدیگر مصافحه ودیده بوسی نمایند وبرای بشارت این
کلمات فرح افزا خوانند الحمد لله الذی جعلنا من المتمسکین بولایة علی
ابن ابیطالب علیه السلام آخر ماه ذیحجه فکر سامان عزا وماتم وتدارک عشره
محرم بخاطر اصناف امم نیش غم والم زد بخانه ومحلات بلاد عجم تهیهٔ ذکر مصیبت
اهل حرم دل پیر وبرنا را درهم وبرهم کرد بملک ایران میان شهرهای سواد
اعظم بلکه بلد صغیر هم کسی را که دولت وتوفیق بهم می رسد در جوار مسکن
خود یا نزدیک ان حسینیهٔ ومسجد ومدرسه وآب انبار ساخته وقف کرده
بدست اهل الله می دهد عمارت وکاروانسرا وحمام وآسیاجای مداخل
است اجاره می شود ودخل املاک ومتروکات میت بورثه می رسد
وگاهی بانی خیر باخدا بقصد ثواب آمدنی آن راهم بنام مصارف مرضات الله
وامی گذارد وسرکار مجتهد کفالت می کند دران کشور سعادت پرور بنا بر
تعزیه داری عترت خیر البشر بنای ساختن ضریح وتعزیهٔ نقره وچوب
وکاغذ واین طور علم وپرچم زرد وزگه مستد اول هندوستان می باشد
معمول نیست وکثرت آویختن ونصب جهاڑ وجهابه وهانڈی ودیوار
گیر وآئینه ومردنگی وکنول ولنپ چنانچه درین اوان میان هند خاصه
در لکهنؤ شایع گشته بسبب عدم وجود این اشیا در انجا قلیل یافتم زیراکه
شیشه آلات را در صندوق چوبی از لندن وفرنگ بار جهاز در کلکته
پائین می آورند بر کشتی نهاده در شهرهای کنار دریای شیرین رسانیده
از انجا بر عرابه ها حمل ونقل بلاد اطراف نموده بقیمت نازل میفروشند
که اوساط ناس ودولتمندان بدرجه اولی گرفته در آرایش مکان

وحسینیه بکار می برند در ایران که از بنا در عمان تا دار السلطنه همه جا راه نا قلا
ونشیب وفرازش مانند ارض وسما صدها کوه وکوتل هایل عبور رست سوار
اسب وپیاده بهزار دشواری مسافت قطع می گردد وبارکش سوای قاطر
وشتر ویابو ندارند این سامان سنگین وبزرگ را چگونه بمنزل مقصود
توانند برد ولهذا فقدان آرایش مذکور بوده مگر آنچه دسترس مردم
باهمت می گشت دران زمان بجاهای معروف در نظر می گذشت بضمن
وصف حسینیه شاهی بزبان خامه وقایع نگار شایع خواهد شد رسم تعزیه
دران ملک چنان قرار یافته که فقیر وامیر اجلاف واشراف ترک وتاجیک
جوان وپیر همگی بحصول کسب ثواب شریک ومعاون شوند تا مجلس عزاد
ماتم وبکار اهلو ازم سامان شایان رونق دهند پس هر تکیه کرمیان یک
محله خواه متعلق دو وسه یا چهار ساخته اند کلهم سکنای حوالی آن از مالداران
وحکمران در عیت وصاحب چیز وجه مصارف یک شب وروز باشتراک
هم برخود لازم گردانند یا بمزید حوصله وهمت تنها تکفل نمایند دران تاریخ
هر قدر از اجرت ذاکرهای پامنبر وروضه خوان وعمله تعبیه وشبیه گردان وخرج
قند وشکر وقهوه وتمباکو وزغال وهیزم وطعام وروشنی وسایر ما یحتاج
بوده باشد بجای آن شخص نامزد مانده یک روز قبل یا بعد اد امیگردانند
وبر دفق مذکور عشره محرم بسر می آرند ودر خانه هر کس شیشه آلات آویختن
وگذاشتن ونصب کردن وظروف بلوره بار رفتن ولایق بستن وچیدن تالار
وسقاخانه وکاشی وچینی باب طعام وقاشق ونمکدان صرف خورش ولگن ومجمعه
وسینی وخوانچه وجمره مسی وپیاله وفنجان ومجری وقهوه جوش وسماور چای وقهوه
وبادنگ وفرش گلیم ونمد وقالین واحرامی کتان وسایر چیزهای ضروری وگلدان

وگلاب پاش و پیه سوز وشمعدان موجود بوده باشد یا استعار از بزرگان
تواند گرفت مثلِ تخت وحوضِ بلغار بدست آورده بحفاظت خویش واقربا
مهیا می کند و باجز می ماند که تلف و برباد نشود از مردم بی بضاعت گروهی
جاروب کردن و آب پاشیدن و فرش پهن کردن و برچیدن را متکفل
می باشند وصنفی عهده کفش بردار و پیش خدمت و شربت دار و آشپز
و ناظر و کشیکچی را سرگرم مانده امور متعلقه خود را بانجام می رسانند چون قاعدهٔ
است در صحن حسینیه بفاصله ده پانزده ذرعه آراضی پای دیوار چارطرف
طناب می کشند و در میخ های بزرگ چوبی سرهای ریسمان بسته درمیانه
صاف و خالی میدارند یک جانب آن رسن مردان پیر و نورسیده
عمر و بسمتی زنان چادر برقع بسر روبندها آویخته بچه های شیرخواره در
بغل گرفته یا آنها بادستهٔ مادر و خواهر اجلاس می نمایند و حیاطِ درمیان را
که میدانِ باصفاست بروی زمین تخت های چهار پنج ذرعه مربع بهر دو
سر مقابل یک دیگر می گذارند تا آخوند شبیه گردان حمله بتعبیه امام و زینب
و ام کلثوم را ابرکی و یزید و ابن سعد بدیگری بقانونی که خواهد بیارد
بنشانند بگردانند ایستاده دار وزیرش قایم کند و بالا برآرد آن ها
از کاغذ نسخهٔ از دستِ خودها ابیات مرقوم سوال وجواب را با آوازهٔ صوتِ
رنگین حسب حال بخوانند ناظران کم حوصله بچه و جوان و پیر هجوم آورده
برای دیدن و شنیدن بروی هم نریزند و شلغ ننمایند زمرهٔ دیگر از مردم
محله قوی دستِ چارشانه آقا چاقلو باچوب ترکهٔ انار و بید ساده جفت
فراشان میرغضب شاهی برآمده در بند و بست آیند و روند و حاضرین
با هتمام بلیغ پردازند که با زمرهٔ زنان نیاویزند و بعضی غرباخدمت ظرف

شستن و مجمع برداشتن طعام و روشنی و چراغان پای خود قرار دهند
و صاحبان و ناموران خوش سلیقهٔ روداره ایشان میزبان و مجلس آرای
مهماندار شوند و منصب ارباب پابند از هر صنف مردم چه خواننده و چه
مستمع و چه گرم کننده هنگامهٔ عزا و بکا وعده گیرند و دو سه صاحب سواد را
بضبط حساب دخل و خرج نامزد فرمایند و دفتر سیاهه جنس خرید و قیمت را
وارسند و حق القدم روضه خوان و ذاکرها و تعبیه گردان را بتعیین وقت
و تعداد مجلس قرار داده صیغهٔ ایجاب و قبول خوانند تا در ساعت
سهو و تفرقه نزنند و کار خود را بسعی وافر سکهٔ نمایند و دستهٔ خوش آواز
نوحه خوان و سینه زن و علم بردار قوی تنه فراخ بازو و سنگزن و جریده
کش راهم در تکیهٔ خود معین گردانند چون اکثر حسینیه در تمام ایام سال خالی می
باشد در صحن آن لنگ حمام پائین تون خشک می سازند و در بعضی جا
مسافران بعید الاوطان مقام و منزل می دارند لهذا هنگام قرب محرم خاکروبه
را رفته آب و جاروب زده تا لارش را فرش ملوکانه اندازند و مقابل
آن تخت راهای بزرگ در پهلوی یک دیگر چیده روی آن دو سه طرف
پشت و پهلو از پارچه و غیره پوشش پر تکلف گرفته در وسط آن حوض بلغار
و یمین و یسار خمره و سبو و تغار چینی و مسی بزرگ نهاده گلدان ها و چیزهای
قطعه گزارده سقاخانه را بکمال زینت آرایش دهند و سامان روشنی
و حباب شیشه آویزند و قرابهٔ بید مشک و گلاب و دسته ریحان و مجمر بنهند شب ها
بنهایت اهتمام در چراغان و فنا دیل کاغذ و شیشه روشنی نمایند و روزها
گلدسته الوان لاله و ریاحین در گلدانها و عود و مجمر نهند و بصنعت از حوض بالای
تخت فواره بلند گردانند و بعضی جا سایبان برابر وسعت صحن تکیه که شامیانه

باشد سربسر بگسترند و بیک سو منبر سیاه پوش راد و علم بیازدی راست و چپ عرشه
بسته زمین گذارند و در اطرافش بستر لایق مکان بهین نمایند و طاق ایوان های
بدنه را هر یکی از تجار معارف باشال ترمه و آینه و تصاویر و اشیای قطعه مال
خود یا مستعار آینه بندی و زینت کرده قرارگاه خانواده خود سازند هرگاه جای
بلند باشد تخت چیده رویش سامان مذکور آماده گردانند چون بعد شهادت
فرزند حضرت رسالت در عهد خلافت بنی امیه و عباسیان میان این امت
زمره مومنین بخوف هلاکت و اتلاف ناموس و عزت رسم تعزیه داری علانیه
نمی توانستند ادا نمود بگوشه خلوت با جمعی درست عهد و پیمان و در بردی اغیار
بلت بسته بر فرش مصیبت نشسته ذکر اهلبیت برای بکا و رقت برپا می کردند
لهذا مدت این طریقه مخفی و مستور ماند یکی از اکابر فقرای صوفیه بکتاش
نام در ملک روم و ایران مریدان وافر بهم رسانیده روشناس قیصر و
امرای هر کشور و بزرگان مرز بوم عراقین گردیده از مزید محبت اولاد شاه
ولایت خواست بنای ماتم و تعزیت را در مردم آشکار گرداند از پادشاه
و سرکار و زرا رخصت گرفت تا کسی مزاحم و مخل نبوده آزار نرساند هرگاه فرمان
اجازت یافت در تکیه خود که اسباب فقیری از پوست تخت و نفیر و منتشا و کلاه
چارترک و قلاب و تسمه کمر بند و رشته حمایل گردن و شانه در اطراف دیوار
و در آویخته داز قدیم میخ کوب بود برای نمایش اضافه کرده هر روز و شب
با جمع هواخواهان مجلس ناله و فغان برپا داشته بطور ذکر یاهوی فقرا و دستور
مناجات باآوازه مقامات غنا حالات مصائب سید الشهدا علیه التحیة
والثنا از نظم و نثر می خواند همان رویه را ذاکرها فرا گرفته سر مشق کار خود
قرار دادند بنابران جشنیه را که عبارت از عمارت عزاخانه ست هرگاه

باسباب وآلات زینت دهند مطابق موسوم اول تکیه گویند واقسامِ
خوانندگی روضه هم ازان طور بنای فقیر مرادف ومطابق مروج می باشد
اول محرم علی الصباح دسته ذاکرها بحسینیه آمده پای منبر حلقه زده اخوند مرسل
بادمساز خود بزینه تکیه داده شروع ذکر نموده حضراتِ مقابل ومکشی میکردند
از صدای واشهیداه ویاحسین همه مردم باخبر شده در تکیه رو آوردند اکابر
ذی عزت در تالار واوساط ناس بحوالی منبر پائین وبالا جا گرفته چون ذکر
قریب اتمام رسید ملای روضه خوان بارفقا وبچه های شاگرد از دروازه
سر بر آورده باوقار وتمکین راه پیموده جای مرسل نشست جفت طفلِ خوش
آواز بر پلهٔ منبر ردیف قرار گرفته نوحه خواندند بعد ازان دیگری بالا رفته
واقعات نظم ملا مقبل را وعقب او یکی دیگر بند مرثیه ملا محتشم ودنبالش
پیش خوانِ حدیث وروات نظم ونثر عربی وفارسی مشعر مصایب سید الشهدا
علیه السلام خوانده زیر آمدند بالا دست همگی ملا عبد الغنی کاشانی برعرشهٔ منبر
مصدر جلوس فرموده در آمد گرده ذاکرها ومکشی نمودند اخوند از تقریر دلپذیر
وآوازِ خوش زود بند اوستادی در اوج وحضیض سررشتهٔ موسیقی دمِ خود را
گرم ساخته خروش گریه وناله از حاضرین بر آورد قاعده بکای عجم واو وفریاد
نیست اشکباری ورقت بی صدا وبند اعادت دارند مگر در حالت بیخودی وبیهوشان
می آیند ودر اثنای خوانندگی مقدماتِ روضه وسوز وگداز پیش خدمت ها
مجمعه بردی دست آورده دیگری قهوه جوش برداشته داخل تالار وحضار
مجلس شده همه را قهوه دادند بعد از ختم روضه خوانی ونوحه ودعا و
سلام شربت قسمت کردند ودرین اثنای مدت زن ومرد فراهم شده های
وهوراه انداختند دسته تعبیه گردان باسامان شبیه آمدند ویک

مجلس با آوازهٔ مختلف سوال وجواب خوانند سرگذشت زد وخورد جنگ، وشهادت وتاراج خیمه واسیری عترت طاهره وسرگذشت دربار ابن زیاد ویزید هرچه درتجویز بانی قرار بود به نظر حاضران درآمد خلق پراگنده شدند جمعی صف زده نوحه خوانی وسینه زنی مفرط کردند وآخر روز وشب دستهٔ دیگر از محلات خارج آمده علم برنجی کار سنبت ریخته خیلی کلان که دستهٔ چوبی آن کلفت وسنگین وشال ترمه کشمیر وخلیل خانی آویخته بود بر روی شانه وسر دندان وپیشانی گرفته جاروو رجلوه درآورده سر صف ایستاده جمله قطار کشیده نوحه خوانده چنان بر سینه میزدند که زمین می لرزید پس شربت خورده خدا حافظ کرده رفتند یک ساعت شب گذشته شرفا وعلما وصلحا که در جلسه شبیه وبلکه روضه هم احتیاط بکار برده شریک نبودند حسب وعدهٔ میزبان قدم پیموده در تالار فراهم آمدند کفش برداران پاپوش را محافظت کردند بعد از اجتماع یکی برپا خاسته فصل مشبعی از مصائب را با سوز وگداز واقعی بگوش حاضران رسانید گریسته وآه ونالهٔ زده ساکت شدند موافق دستورخانه امر قهوه وقلیان آوردند وبازگردانیده خدام دیگر آفتابه لگن وسفره آورده اول نان زمین نهاده مجمعه چیدند پس از خوردن ودست شستن همگی بمنازل خود رفتند رسم اطعام مجالس عزا در دههٔ عاشورا بلکه بعضی جا عشرهٔ آخر صفر همین است که مذکور شد وآنچه از خورش مشار الیهم باز ماند عمله خدمت شکم سیر شدند وزیادتی را به فقرائے سایل بکف دادند که برای قوت عیال بردارند ودر هرخوان

یک بشقاب پلاو دوری قیمه چلاو و خواه چلاو و خورش گزر وغیره و پیاله آش خواه بورانی با قاشق چوبی و پیاله ترشی هم قاشق خورد و لبسرش و کاسه های دوغ و آب قند با افشره یا رچهٔ بزرگ یخ و قاشق افکنده و دو قاشق خربوزه خواه نصف هندوانه و نمکدان میان هر دو کس روبرو نمایند خانهٔ مردم نادار قدری ازین سبک تر می شود پلاو موقوف و بجای آب قند سرکه شیره دهند به همین وضع ده شب بسر آید در ماه ذیحجه یک اسپ نجیب گلگون یا کهر یا سرخان یاسمند نجدی نژاد اوست آموز گردش مجامع خلایق و متحمل هائے و هوی مردمان و از جست و خیز هموار نموده برای ساختن شبیه ذوالجناح آماده نمایند در ایام عاشورا هفتم و هشتم و نهم و روز و شب دهم آن اسپ را زین بسته یراق زده کلاه خود فولادی بقربوس نهاده زره تنگ حلقه بالایش انداخته یکوجب خواه کمتر تیرهای سوفار دار بریده با سر ابریشم بروی کفل و گردن و سینه و شکم چنان نصب گردانند که ناظران دانند در بدنش فرو شده و علامت زخم نیزه و شمشیر ساخته رنگ بقم بر سر و کاکل و یال و همه جسم او تا دم پاشیده لجام پاره بسرش افگنده میراخور و مهتر غاشیه بر دوش افسارش گرفته قدم آهسته برداشته بنابر اسباب رقت و بکا اورند و پیش رویش جریدهٔ فولادی و چهل گیسو که عبارت ازان نشان هاست. یکی جریده که در اول اسباب شهدا چوب بسته برای خونخواهی عترت خیر الورا و دعوت طالبان آل ثار ثار الحسین پیشتر دی خلایق مجاهدین دین می برند درین زمان بصورت جناب و صله های جداجدا

ساخته بیک دیگر پیوسته چادر مرتب کرده بدستهٔ بلند آویخته در عزاخانه گردانند وگذارند وچهل گیسو عبارت از علامت خروج دُرّة الصدف بنت عبید الله حلبی می باشد چنان حکایت شده که چون سرهای شهدا و اسرای کربلا را بحوالی صنعای یمن خواه حلب آوردند محبان آن دیار حال مصیبت شنیده و دیده قرین آه و فغان گردیده از تحریص و ترغیب دُرّة الصدف بلوازم عزا ماتم چهل دختر اشراف و نبات عم او گیسوی خود بریده بعَلَم آویخته در هواداری اهلبیت قدم بمعرکهٔ جهاد زدند و مردان بسیار بر مخالفت ایشان و حمایت اہل حرم بر اعدا حمله کرده شهید شدند آن علامت غمگساری میان زمرهٔ سوگواران شان دینداری برسم یادگار مانده اکنون از موی گوسفند و ابریشم مشکی بصورت گیسو بافته باطراف چوبی مدور نصب کرده آویخته سر چوب دستی زده باقسام عَلَم بردارند و هنگام ماتم گردش دهند این هر دو نشان مذکور با دستهٔ سنگ زن و نوحه خوان جلو و دور اسپ گرفته بهر محله و حسُینیه رو نهاده و داد سینه زنی داده زن و مرد را بگریه و شیون آورند در تکیهٔ شاهی این مرکب شبیه اسپ بی صاحب امام حسین علیه السلام را با تزک هر چه تصور باشد آراسته می آرند در تمام شب دهم محرم از شام تا سحر استراحت و آرام و خواب بر خود حرام گردانند جوق جوق جوان و پیر و طفل صغیر عَلَم و عَلَمدار موصوف را همراه گرفته نوبه بنوبه در حسینه های شهر گردش نمایند و هر جا که راه و رسم آشنائی دارند رفته نوحه خوانده سینه زده قلیان کشیده قهوه و شربت خورده جای دیگر بروند و آنهای دیگر با دسته و عَلَم

خود شان در تکیه ایشان قدم رنجه فرمایند و میزبان های اینها رسم
مهمانداری ادا نمایند درین شب و روز کلی بازار و دوکان مسدود
شده هیچ چیز خوردنی و پوشیدنی بدست نیاید در ایران دهم ماه عزاداری
ماتم را روز تیغ گویند زیرا که هزاران مخلوق الهی از پاکی و لاک دویر
فرق سر مثل حلقه کلاه عرقچین خط کشند تا سر تیغ فرو شده خون پس
دهد و اطراف گردن و روی شان چکیده منجمد شود بعضی بر صدر سینه
حجامت نمایند تا زخم و خراشیده گشته بران دست ماتم زنند بیشتر مجروح
گردد این فعل را هوا داری سر در دین پندارند تا امکان در عزا
داری امام مبین خود را معاف نه گزارند یوم عشره در چشنیه بلاد عجم
هیچ خبری نباشد مگر روبروی شاه و حاکم هر شهر که سایر خلایق از دحام
نمایند و دستگاه شبیه بزرگ از بر آمدن امام حسین علیه السلام با سواری
عماری و کجاوهٔ اهل حرم و لشکر و فرزند و برادر و بنی عم و سوار و پیادهٔ انصار
جانب کربلا و بین راه برخوردن حر با سپاه اعدا آنحضرت سید الشهدا او
عنان گرفته کشیدن طرف ارض ماریه و پی در پی هجوم سپاه میشوم
و مقاتله صحابه و شهادت یک یک بیگانه و یگانه تا جدا شدن سر اقدس
و پامالی نعشهای عترت طاهره و اسیری اهلبیت رسول که این هنگامه
از طلوع آفتاب تا عصر روز ختم شود خلاصه این که در چشنیه شاهی
این قدر علاوه دیدم تا لارش سر میدان توپخانه سمت قبله واقع بود
آن را سیاه پوش کردند و برابرش خیمهٔ بسیار بزرگ زدند زیرش
فرش گستردند و جانبی منبر نهادند و مقابل را تخت چیده سقاخانه بستند
وقت ظهر روضه خوانی و عقب آن شبیه گردانی می شد شربت قند بردم

می دادند و عصر جمله ذاکر و روضه خوان و تعبیه گردان اندرون دیوانخانه
می رفتند شاه در ارسی پهلوی تالار می نشست و خواص مقرب و
معدودی شاهزاده بگوشه و کنار جامی گرفتند سماعت خوانندگی و مشاهده
شبیه گردانی می نمودند هنگام شام فراغت یافته بر می گشتند روز عاشورا
چنانچه مذکور شد وقتِ صبح شاه از حرم محزون و پرغم برآمده در نشیمن
بالای دروازهٔ علی قاپی جلوس کرده شبیه بزرگ مقابل نظرش آمده
ملا ابراهیم و علی کندی شبیه امام و زینب خاتون شده از روی نسخه های
خود ابیات بآواز خوانده در حاضران گریه و فغان راه انداختند
و بعد از تمام آن گروه مردم تیغ بسر و سینه زده روی خراشیده پیش
آمده نوحه خوانی و سینه زنی پر زور نمودند اطراف میدان هزاران
مردم شهر و رعیت و نوکر باب فراهم بودند آن روز مانع حاجب احدی را
دور باش نمی گفتند و در عزا و آلام مصیبت سید الشهدا بیخود می شدند
پس از برخواست از بزم تعزیت در تکایای محلات برگشته نمیدانم چه وقت
به فکر غسل و شست و شوی خون پرداختند اما گروهی برای خواندن
زیارت بصحرا رفته عصر تنگ مراجعت نموده فاقه شکنی کردند همگی گریبان
قبا و پیراهن گشاده بعضی بخیه دریده سر آستین بالا زده سر و پای برهنه
هرگاه بهم می رسیدند همدیگر را خطاب می کردند یَا لَیْتَنِی کُنْتُ مَعَهُم فَاَفُوزَ فَوْزاً
عَظِیْماً و برداشتن سامان حنابندی و تابوت و اساس علم و جریده و خوردن
ماحضر شیرمال و پنیر و کباب و پختن حلوا و گذاشتن در عزاخانه و تناول
حریسهٔ عدس و چلاو یوم عاشر رسم نیست و نواختن دهل و نقاره و دیگر
سازها بدعت دانند راقم را حالات ایران به نظر اجمال عیان گردیده

زیرا که مسافر بوده در پای تخت که اتفاق سکونت زیاده شد بیشتر
دوست بهم رسیدند پیرمردی زنده دلی در میان ما جوانان باظهار
سلوک قدم می پیمود گوش هوشش ناتجربه کاران را به نقلهای سودمند
پادشاهان و امرا و علما و رعیت وا می نمود قایل حُبُّ الشَّیْءِ یُعْمِی وَیُصِمّ مراد
اینکه محبت و رغبت هر چیز از ماسوایش کور و کر نماید یعنی غیر او را نمی بیند
و جز سخن محبوب حرف دیگر نشنود چنانچه هر که طالب دنیا و مزید دولت را
جویا باشد روز و شب در تمنای ثروت و حکومت تخم سعی بمزرعهٔ امل می پاشد
تمامی جنس دین و ایمان را بیک جو نقد طلا و نقره می فروشد و از نعمات
ابدی آخرت و اجر حسنات دیده و دانسته چشم می پوشد و در پای جد و جهد
حلال و حرام انچه بدست آید سر و جان می بازد و از ملامت زبان
خلایق و عقوبت ابدی خالق هرگز بخوف نمی پردازد و ارباب نکبت
سرای بی بقا و مشرف کارخانهٔ قرین فنا باب ریا و مکر و فریب و
کذب و بهتان و ظلم و بخل و حسد و عناد و تکبر و بدگوئی و عیب جوئی
و ایزای مردم گشوده در بند حیا و غیرت و انصاف و مروت و
عفو و رحمت و امانت و حمیت و جود و همت و خلق و محبت و احسان
و جوان مردی بکلی نموده اگر روزه می گیرد بنا بر نمایش و کمی صرف
و هضم طعام لقمهٔ مشتبه الحرام ست و هرگاه بریا نماز می خواند از نیت
افزایش اعتبار نام در شب بیداری و زنده داری مرادش
آوازهٔ اشتهار آفاق ست و بواسطهٔ قیام در صف سلام و
قعود بساط بزرگان تهجد و اشراق چون بطواف کعبه احرام عمرهٔ
و مناسک سفا و مروه بندد بجهت فضیلت لقب حاجی که مردم امانت

سپارند ساعی می شود صورت خود را مقدس و پرهیزگار
و عابد و زاهد ظاهر نماید تا بسیرت و باطن منافق
دست هوس بفراهمی ذخایر گشاید + لکهٔ سیاه داغ
پیشانی مانند پینه پای شتر بهم رساند که از مظنهٔ نیک
اهل یقین بعلامتِ کثرت سجود نقود وجوه خیرات ستاند
عمامه بزرگ را بسلسله تعلقات نفسانی تحت الحنک آویزد
که برضای سروران ملک گردن بیچارگان در طناب
مواخذه پیچد بعلت تسخیر اولیای دولت بسیاری اوراد
وظایف مشغول ماند و قرائت کتاب الله بنا بر حفظ منصب
ابر و بطمع عدالت و امامت خواند معالم فروع و اصول
از کتاب خدا و سنت رسول منقول و معقول زیرجاق
نماید تا موافق رضای طبع امیدگاه حرام را حلال
وامر را نهی منکر مدلول بجواز القا فرماید پیوسته رشتهٔ سبحه را
بسر رشته دام تذویر در کف گرفته به نظر مردم ظاهربین
بگرداند و برای گول خوردن عوام از افسون آن افعی قلابی
مثل نشخوار کردن بزلب حیله و مکر جنباند سجاده مصلا را مدام
زیر بغل خادم همراه خود ملازم کند و هرجا مجمع نمایش
یابد باقتدای قبول نظر حاکم نماز را بکمر زند صاف و صادق
و امین صاحب دیانت قاضی و مفتی معروف شود که برای ایصال
زر ناحق از بندگان خدا الخزانهٔ جابر وجوه باطله نوشته در
صدد مطالبه رود و باندیشهٔ زوال نعمت و جاه از در خانه

وزیر و پادشاه اقبال نهب و اسر اهل الله اهل الله نماید
و تیغ عاجز کشی از غلاف بی رحمی بر آورده دست بخون
مظلومان بی گناه آلاید این وصف الحال کسانی ست که سابق
و لاحق تقرب امرا راجو یا و به تحصیل عمل سلطان دست بدعا
و در فکر و اندیشهٔ اقتدار درجه بالا بوده اند و ناطق تحسین
امور ظلمه در طغیان جور و عدوان مانده امید ترقی قرابت
علیا نموده مطابق بیرشت جبلی این جمع ست بیان ابنای جنس
ایشان بد ور خلفا شخصی روایت کرد روزی بعزم ملاقات فتح
ابن هامان بخانه اش رفتم و مقابلش رسیده سلام کرده
به قرب بساط جا گرفتم برغبت تمام برابر دسترخوان نشسته انواع
خورش رنگین چیده چاشت می خورد مرا خوش باش زده
رسم تعارف بجا آورد منهم قصد داشتم که سر اشتها در تناول طعام
با او شریک و هم کاسه و هم پیاله شوم ناگاه بخاطرم آمد که این
ماه صیام و روز هم هنگام قریب ظهر ست عذر آوردم که به بخشید
من روزه دارم و شمار اخیر باشد چه ناخوشی دارید که بسبب ابتلای
آن مرض امساک نکرده آید جواب داد هیچ بیماری عارض نیست
که مفطر صوم باشد پرسیدم پس باعث ترک واجب چیست گفت بگذار
چیز بخورم فارغ شوم تا وجه نگرفتن روزه و دست بر دار شدن از جمیع
عبادات و سایر فرائض و مستحبات برایت حکایت نمایم من انتظار ماندم
تا از خوردن نعمات لذیذ سیر گردیده جام شراب ارغوانی سر کشیده راست
شده دست شسته بریش و سبلت مالیده گفت مستمع باش که من بدرگاه

خلیفهٔ عباسی قرب و منزلت عظیم داشتم و حسبِ دلخواه سر خود را در پای خدمت و طاعت می گذاشتم یک شب حاجب او به طلب آمد دق الباب کرد پرسیدم تو کیستی آواز داد برخیز بیا خلیفه ترا همین ساعت احضار فرموده من از وا همه جان برخاسته غسل کرده کفن پوشیده بالایش لباس دربار دربر آراسته رفته برابرش رسیده سلام نموده ایستاده دیدم در خلوت نشسته شمشیر برهنه روبرویش نهاده بعد زمانی سر بر آورده پرسید ای فلان مدتیست که ما بنقد احسان و انواع کرامت و اعزاز ترا پرورش می کنیم اکنون تو در سر انجام مهامِ خاطر ما بچه مرتبه مستعد و سرگرم می باشی عرض داشتم از مال و جان دریغ ندارم و بر خط فرمان واجب الاذعان گردن می گذارم اجازت داد مرخص شو برو چون بر گشته آمده لحظهٔ متوقف شده فی الجمله آرام گرفتم باز خادم مثل پیک اجلِ معلق رسیده مراصدا زد که امیر می طلبد زود بشتاب در انتظارت می باشد من همراه او دویدم تا بساحتِ ملازمت بهره ور گردیدم دیدم بهمان صورت قهر و غضب تیغ عریان مقابل نهاده جالس مجلس فکر و اندیشه بوده بطرفم مخاطب شد فلانے در بجا آوری امور خواهش دل ما بچه مرتبه انقیاد و خوشی ما را منظور داری گفتم از مال و جان و عیال مضایقه نخواهم نمود این سخن شنیده رخصت انصراف بخشید بکلبهٔ احزان مراجعت کردم پس از چند دقیقه دیگر باره همان سرهنگ آمده پیام آورد پاشو بیا خلافت پناه باحضار تو فرمان داده برخاسته ردیف او راه پیمودم هرگاه مقابل آن سطوت و صولت دستگاه باریاب شدم دیدم بهمان وضع سابق و ساده نشین تشویش

انجام کارست سر بر آورده رو بمن نمود باز آنچه حرف اولش بوده
اعاده و تکرار فرمود ، جوابدادم از مال و جان و عیال و ایمان کوتاهی
نمیکنم و بتوقع قرب و منزلت دربارت و طمع منصب امارت نقش فنا
فی الامر میزنم خوشنود شده لب تبسم بمرحبا کشوده گفت این شمشیر بگیر
و همپای خادم برو بانچه ترا مامور کند از جان بکوش و خلعت رضا
و وفاے بیعت ما بپوش من بمعیت او رفتم بدر حجره زندان آمده قفل را
باز کرده حلقهٔ طاعت ارباب سیاست چنین نمود که اینهارا بردار و
از تیغ قهر و جبر سر همه از تن جدا گردان دیدم چهل کس از سادات
بنی فاطمه اولاد نبی و علی علیهما السلام همگی نورانی چهره بی شبه و نظیر
بعمرهاے طفل و جوان و پیر مقید بطوق و زنجیر بودند یک یک را
بدست جور و جفا کشیده بیرون مے آوردم و در صحن سرای استرضاے
خلیفه گردن میزدم چون نوبت بسید ریش سفید کهن سال گوزه پشت
رسید رو بجانب آسمان برداشته فریاد کشید خداوندا تو شاهد
و حاضر و برحال بیگناه ما بیچاره و تباه ناظری که این ظالم سفاک عترت
طاهرهٔ سید لولاک را میکشد داد مظلومانِ غریب الاوطان ذُرّیهٔ رسول بستان
و در دنیا و آخرت بعذاب نیران موصول گردان . بسماعت کلمات مناجات
آن بزرگ لرزه در بدنم ساری و از مشاهدهٔ حالتش سرشک
دیده ام جاری گشت - لاکن بمتابعت اشارت اولوالامر مملکت
و بشارت تزاید جاه و منزلت و نگاهبانی خادم موکل خلافت
التفات بزاری و عجز پیرمرد نیاوردم - و اورا بشربت شیرین
شهادت کام حیاتش ماتر کردم از آن روز یقین واثق

دارم که خدا مرا نمی بخشد و بخون خواهی نسل پیغمبر در مواخذه انتقام عقبے میکشد۔ پس چرا خود را بایام زندگانی در تکلیف روزه و نماز آرام ندهم۔ وا ز لذت دوروزه بقاے دنیا برحمت ترک اکل و شرب حلال و حرام وا نه هم۔

راقم گوید هرچند در عهد خلافت بنی اُمیه و آل مروان خونهاے سلالهٔ خاندان روان و با قصے پایهٔ امکان هتک حرمت عزیزان رسالت نمایان شده۔ هزاران محبان اهلبیت از جان و مال پا مال و هلاک گردیده و باسناد تولا و دوستی اهل حرم سر بتهِ دامان و اذیال خاک کشیده۔ لاکن ظلم و تعدی عباسیان و مقربان درگاه ستم نشان کسانی که طالب رضا و مسرت خاطر اوشان بودند و تیغ سادات کشی از غلاف عدوان برآورده پیر و جوان ذریه طاهره را بیجان داواره از خانمان نمودند بیان شمهٔ آن در حوصلهٔ تقریر و قوهٔ تحریر گنجایش ندارد میان بلاد کوچک و بزرگ عرب و عجم بسیار مزار امام زاده هاے شهید نشانِ جور و جفاے آن قوم شوم موجودست و عمارات دوستی و حمایت اهل ایران نسبت بخاندان ائمه مظلوم مشهود مدت قریب پانصد سال بنی عباس و من تبعه شان اساس ظلم چنان بروے کار آوردند که هرگاه مردم را دشنام ناموس میدادند چندان بد نمی بردند مگر به نسبت دوستی آل محمد و نام محب علی و فاطمهٔ زهرا علیه السلام آزرده شده بخانه قاضی رفته استغاثه اجراے حد قذف دائر میگردند در شهر بغداد کهنه در دیوار شکسته

خراب ایستاده گواہی میدہند کہ زن و مرد خیر البریہ را دران خانہ ہا بگل و خشت ہلاک زندہ زندہ چیدہ اند ناچاران غریبان مخفی و پنہان از اوطانِ خود بکوہ و بیابان ایران و توران و تاتار و ہندوستان پناہ بردند و تبدیل صورت و لباس و ملت کردہ در وصلت باغیر کفو بخوبی درجا ایام حیات بسر آوردند ہنوز ذریت آن طائفہ بورطۂ کمین استین بالا زدہ دامن بآزار محبان مے افرازند۔ و در تمہید سعایت پیش حکام بگرفتاری آزادگان وابستۂ سرور دین نرد خصومت و عدوان مے بازند توضیح این اجمال و تشریح افعال و خصال ابنائے زمان کہ عمال تذویر و مکائد آن طائفہ اند در خاتمۂ کتاب بزبان خامہ صدق مقال خواہم داد۔ ہر کہ در دنیا متصدی جور و تعدی میشود از جانب مظلومان بکلام سعدی مخاطب ست

شعر

دورانِ بقا چو بادِ صحرا بگذشت	تلخی و خوشی و زشت و زیبا بگذشت
پنداشت ستمگر کہ جفا بر ما کرد	بر گردن او بماند بر ما بگذشت

و آنکہ آزارِ خلایق روا میدارد نزد ارباب حقائق ابدی و سرمدی معاتب وَسَیَعْلَمُ الَّذِیْنَ ظَلَمُوْٓا اَیَّ مُنْقَلَبٍ یَّنْقَلِبُوْنَ باری دانا داند کہ در جہان وجود ہر موجود را نابود شدن لازم و یک یک ممکن را پیمودن راہِ عدم منحتم ست۔ درین عالم فانی آدم را بقای جاودانی محال۔ و اسباب حکمرانی دنیا حباب آسا قرین زوال محاصل پیدائش انسان کہ مادۂ عقل و تمیز دارد۔ سہ چیز باشد اگر بحسب سعادت و سامان عقبی دست دہد اول رفاہ معاش و آن حالت بی قناعت

میسر نشود چنانکه در حکایت ملاقات عالمگیر با فقیر گذشت - دوم عمل مورث راحت آخرت وان بدون خشیت و خوف باری بهم نرسد نوعے که در بیان عورت بنی اسرائیل مرقوم گشت - سوم ناموری در حیات و بعد ممات وان وابسته نیکو کاری و بدرفتاری ست واینمعنے بغیر مدبر از سیر و حسن سلوک ماسلف صورت نه بندد چنانچه در تذکره قآن تولی خان و آقا محمد خان گفته شد - برای عرفان همین مضمون کتب اخلاق مشحون اند لاکن زمرهٔ اسافل واراذل ناس و فرقهٔ درماندهٔ نان و لباس داخل آدم حساب نشده اند زیراکه از واقعه زیست و سانحهٔ مرگ آنها همسایه را خبر هم نے شود تا چه رسد بحرف گذران شان که بر زبان قلم آید -

شعر

بس گرسنه خفت کس ندانست که کیست　　بس جان بلب آمد که براو کس نگریست

پس در کنایه و صراحة روی خطاب بسوے ارباب جاهٔ دولت ست - عقلا گفته اند دو گروه مورد ملامت اند - و پابند حسرت و ندامت آنکه دانست و نکرد مثل عالم بے عمل و هر که داشت و گذاشت مانند توانگر لئیم فرد

عزیزان لذت دنیا کسے برد　　که هم پوشید و هم بخشید و هم خورد

باری منصب ناداری درجهان کامگاری نصیب زمرهٔ ثروت و مکنت شهریارسیت (فرد)

سعدیا مرد نکو نام نمیرد هرگز　　مرده آنست که نامش بنیکوئی نبرند

موجب نام کافه انام مختلف و اقسام دانسته اند بجهت حاکم از پادشاه تا کدخدا عدالت و نصفت و بنابر توانگر مالدار جود و سخاوت بعهدهٔ سردار

و سپاهی قوت و شجاعت فقرا را منصب توکل و حلم و قناعت برای رؤسا
و امرا ابنای عمارت از کاروانسرا و چاه و پل در گذرگاه خلقت و از بهر
عالم و فقیه تصنیف کتاب هدایت و عمل سعادت ارباب انشا را تدوین
نظم و نثر کار آمد او باد طبیب را نسخهٔ معالجه مفید مرضا که بوساطت این امور
مسطور تذکرهٔ خیر شان بزبان جمهور تا ظهور یوم نشور جاری و مشهور خواهد ماند
و سوای آن هرگاه حشمت و رفعت قیصر و فغفور و هنر و کمال موفور بوده
باشد باندک مرور دهور از صفحهٔ خاطر جهانیان سترده و مستور میگردد

قطعه

زنده ست نام فرخ نوشیروان بعدل — گرچه بسی گذشت که نوشیروان نماند
خیری کن ای فلان و غنیمت شمار عمر — زان پیشتر که بانگ برآید فلان نماند
بس نامور بزیر زمین دفن کرده اند — کز هستیش بروی زمین یک نشان نماند

از غربا هرکس فنون علم و هنر کسب میکند بدست طلب بر در همت صاحبان
درم و کرم حلقهٔ امید میزند اگر بهره دید قطعه محامد میخواند و هرگاه محروم گردید
زبان حالش بهجا گویا میگرداند - خاقان جنت مکان مے گفت
از پنج شین بترسید و برعایت دل شان برسید - شاه و
شحنه و شاعر و شیر و شمشیر - پس طایفه بزرگان را واجب شد که
بصفات حسنات بذل اموال و صدق مقال و عفت اذیال و
قدر هنر و کمال و تفقد شکسته حال نصفت در انفصال شعار نمایند -
و از بخل و مکر و دروغ و ظلم و خلف عهد و طمع در مال
مردم و نخوت و فساد و ننگ و عار منافی ناموس اقتدار پنهان و آشکارا
اجتناب و کنار فرمایند بحرف خوش آمد گویان حضور در تصور غلط هرگز نیایند و بعالم

خیال ہم راہ بدسلوکی نہ پیمایند کہ از تمہید پوشیدہ و راز مخفی ناشنیدہ
با احدے سپے نخواہد برد و ہرچہ بگوئیم و بکنیم خاطر کس نتواند بکنہ
آن برخورد مصرع ع نہان کے ماند آن رازے کزو سازند محفلہا۔
صاحب تجربہ را باید اندیشہ و فکر در ہر کار بکر نماید کہ سرایر حکام
ماضی با وجود اہتمام در اخفا و انصرام خلوتہا چگونہ آشکارا و ہویدا
شدہ واز پردۂ حفاظت عیب سیرت اینہا چہ طور بعرصہ بروز برآمدہ
کہ تا انقراض دنیا در افسانہ ہا خواندہ اند و نقلش نقل مجلسہا ماندہ۔
فرد۔ پندگیر از حکایت دگران تا نگیرند دیگران ز تو پند۔
ہان اگر تقلید قاضی بے عار ہر کرا خوشگوار باشد مرفوع القلم
روزگار ست گویند یکی از قضات در شہری صاحب اسم و رسم
جاہ و جلال بود روزے باندرون حرم در آمدہ دختر جوان
خود را بحسن و جمال مشاہدہ نمود باغوائے نفس امارہ دلش
براو مائل گردید لاکن بلحاظ رسوائی دست خرد ہایل چندروز
در خیال تدبیر مطالب گذرانید تا آنکہ شیطان وسوسہ شوق را
بخاطرش غالب گردانید وصلۂ پارچہ ناجنس را پیش روی سینہ
دوختہ میان مردم برآمد ہر کہ دم راہ بر میخوردمی پرسید خیرست
این پیوند نا قلا از چہ بابت زدہ اید میگفت فلان سبب طاری گردید
مردم تا شب امان ندادند و ہر تازہ وارد لامحالہ آن تکہ پارچہ را دیدہ
باعث دوختن رامی پرسید صباح آن کسانیکہ روز اول و دوم سوال کردہ بودند التفات
ننمودند مگر اشخاص دیگر کہ جدید میرسیدند البتہ حالش می پرسیدند چون برین منوال ہفتہ گذشت
مردم را بدر یافت چگونگی آگاہی گشت بعد ازان کسے متعرض نشدہ

زبان خلائق از تذکرهٔ مقال باز مانده حضرت دانشمند علامی و ملایک جناب
قضا دستگاه فهامی دانست که هر امر تازه واقع بین الناس چندروز در
اوائل ظهور ذکرش میان جمهور مشهور میگردد پس از انقضاے دهور احدی
در پے جستجوے رود و حرف بیان آنرا فراموش میکند وصف الحال عیب و
صواب در اندک مدت از افواه اهل خرد و هوش فرو مے نشیند۔ منهم
بذریعه این عمل چند صباح بخاطر انام یادگار زبان گشته از خورده گیری
عیب جویان محفوظ و برکنار خواهم شد باین توطیهٔ نادرست آستین بعشق
دختر بالا زده هر طور خواست تاهم فیها خالدون فرو کرد فرد
گلیم بخت کسے را که بافتند سیاه — بآب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد
بنظر بینا هویدا ست عوام شب و روز بجستجوے کار خواص اند و در اندک
لغزش بزرگان روگردان راه اخلاص مے شوند ارباب اقتدار
ناچار اگر از شر وساوس امان نیابند خصلتی که پرده دار ذلت و
رسوائی روزگار ست اختیار نمایند از حکیمی پرسیدند عیبی که مجموع
هنرها بدو مخفی ست کدام باشد جواب داد بخل سوال کردند هنری که تمامی
عیبها را بپوشد چیست گفت سخاوت چنانچه مرغ وحشی را بدام و دانه رام توان
نمود آدمی را باحسان و انعام صید و بنده توان کرد در خبر آمده که سخاوت درختیست
در ساحت بهشت و فی الحقیقت نهالیست برکنار جویبار خوشنودی الهی معبود حرم و کنشت
رسته شاخ او در سرافرازی باعلی علیین عنبر سرشت پیوسته
شگوفه او نیکنامی دنیاست و میوه اش کرامت عقبے فرد این سخا
شاخیست از باغ بهشت۔ وای کسیکه این شاخ را از کف هشت۔ کودکان بکتب ابداع بازی
خور معلم ملکوت که هنوز بحد بلوغ موت نرسیده اند فرض است لوح بیان چگونگی افراسیاب

وپیران ویسہ برابر نظر گذارند وصفحہ ذکر بر آزندگی فریدون وکیخسرو بنا بر از بر
نمودن بر آرند نظم

فریدون فرخ فرشتہ نبود | ز مشک و ز عنبر سرشتہ نبود
ز داد و دہش یافت آن نیکوئی | تو داد و دہش کن فریدون توئی

حرص ذخائر مال موجب وبال ونکال وبذل درہم و دینار اگر چہ پیدا اگر دد سبب
ابقاے مدح در حال و مآل ست چنانکہ گفتہ اند - بیت

شرف مرد بجود ست وکرامت بسجود | وانکہ این ہر دو ندارد عدمش بہ ز وجود

صفات آل برامکہ عرب وخانخانان ہند را سیرت ذات گردانند و
حکایات بخل سلطان محمود شاہ غزنین وخدعہ اورنگ زیب اصفات
عبرت خوانند فرد

گوہر پاک بباید کہ شود قابل فیض | ورنہ ہر سنگ وگلی لو لو و مرجان نشود

صد حیف کہ نقود سیم و زر بمحنت روزگار فراہم آورند وبار وزر و وبال بر شانہ
جاہ وحشم گذارند وہم مردن بہزار حسرت خزائن را نہادہ دست خالی بخاک
روند و روز حساب در جرگہ قارون وزمرہ بخل و امساک شمردہ شوند از وعید این
آیہ نترسند و بتدارک مناسب حکم منصوص نرسند - وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ
الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَبَشِّرْهُمْ
بِعَذَابٍ أَلِيمٍ - ابناے زمان وعظماے جہان با قتضاے گردش
دوران چشم وزبان وگوش وہوش دست ودل شان با ہم مغائر
ودر قول وفعل شان تخالف عہد ومواثیق ظاہر وباہر روی غیرت
وحیا نیست بوی وفا ومروت نہ ہرگاہ محل عطا وہمت باشد قحبہ و
قرمساق بہرہ یابند واگر بساط بذل ونعمت گسترند نمکحرامان را کامیاب فرمایند بیت

عطاے بزرگان جو ابر بہار ببارد بجائے کہ ناید بکار ۔ ۂ
درمقام موقع جود و سخا با خدا برآمدہ کلام ربانی را شاہد منع آورند و بصندوق
خانہ زہد و تقوے رفتہ مہرِ وَلَا تُسْرِفُوْا وَلَا تُبَذِّرْ بسر کیسۂ جیب
خاص زنند اعانت اہل توقع از سادات و مؤمنین و شعرا بصیغۂ
وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ شمرند و تہمت اسراف و
تبذیر اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۔ درفعل حرمت
برند ۔ گویند مال رامفت دادن علامت بلادت و بیخردی و مطلب خود
بوعدہ و امید از مردم برآوردن کارِ فراست و جودت سرمدیست
کہ از کردار اشرف انبیا درصلۂ شعرا کہ صد و چہار صد شتر می بخشید
رم نمایند و سند وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ بمنع کرم قطار فرمایند
اطوار ناہنجارشان بدان ماند کہ مرد بے نماز را ملامت کردند چرا
فریضہ ادا نمیکنی جواب داد باحکام قرآن پابند ہستم کہ خدا فرمود ۔
وَلَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ مردم شماتت نمودند نادرست پیشتر ازان
وَاَنْتُمْ سُكٰرٰى ہے ۔ بجوان گفت عمل بیک کلمۂ ارشاد الٰہی ہم در طاعت
غنیمت ست دیگر از مناقب سلاطین و امراے جاہلین کہ ظاہر و باطن
شان باہم چون مطلع دولخت بیگانہ باشند آنکہ خاصیت شتر مرغ
پیدا کردہ گفتہ اند چراپروازنے نمائی جواب داد شترم بہوا بال نکشاید ۔
درشنا عنش افزودند چون ست کہ بارنے کشی گفت از مرغ حمالی
برنیاید وصف الحال حکام مملکت ہمین ست ہرگاہ درمعاملہ بارعیت
حصول مقاصد خود را باتباع کتاب و سنت پابند ۔ از روی
دینداری گویند ربقۂ طاعت درحبل المتین اسلام بستہ ارتکاب

خلاف شریعت موجب سخط رب العزت باشد واگر منافع سرکار
بقانون عدالت انگریز بهادر شناسد نظیر وسند دهند که الناس علی
ملوکهم فرمان روایانِ کشور نواب گورنر وکمشنر هستند مارا در ضوابط ملکداری
پیروی آنها ضرور افتاد اما در صورت دیگر که فوائد خویش را بقواعد دستور
سابقه که اورا شد آمد نامند عنان فیصله مهمات از عنوان مذکوره بر
برگردانیده فرمایند حفظ طریقهٔ اسلاف مایهٔ برخورداری اخلاف باشد
واز تبدیل ضوابط آنها توهین واستخفافِ بزرگان مے شود
وثانی مستلزم اینمعنے میگردد هرچه میکردند خوب نبود یا حالا از انحراف
آن ترک اولی باید نمود پس زیردست بیچاره از پاے گرفت و
گیر ضرر نتواند بیرون آید وهمیشه بار تاوان وخسارت گردنش راخسته
نماید بجلوس مسند شوکت خدعه وتدویر ومکر وحیله راعقل پنداشته
وبخل وامساک رالئیم طبعان بے همت انتظام نام گذاشته هرگاه
پاے غرض وسر مطلب در میان باشد۔ پس بهانه
رسم وراه خلق ومحبت راپیش آورده بادنے خلق چاپلوسی و
دلجوئی مفرط کرده رفع پرده خجالت باین عبارت گردانند

شعر

تواضع زگردن فرازان نکوست ٭ گدا گر تواضع کند خوی اوست

وچون سرانجام کارے وضرورت خدمتگذاری برطرف یابند
خدارابنده ورسول را آشناساء آشنا نباشند هرچند عالی مرتبه و
گرامی درجه وذی عزت کسی بدرخانه پرحاجب ودربان مقابل نظر دون وپریشان آید وکتاب
فضل حسب ونسب وخیرخواهی پیرامون بارگاه عظمت نشان کشاید هرگز روی التفات بسویش

متوجه نگردانند از قبول اسلام مضائقه داشته از صف نعال هم بر آنند
بنظر اہل بصیرت ظاہر است طائفه اوضاع دین و دولت و رسم و عادات
اصناف ثلاثه را خراب و فاسد نمودند و بمساعی خذلان نام و سیرت و
و بزرگی دودمان را بخاک مذلت اندودند۔
اول سلاطین و خوانین که تربیت اولادِ بنات و بنین بدست خدام نسا
و رجال ارذال سپردند و ایشان در بدوِ تعلیم رفتار و گفتار و خصائل
زشت سفله ہا را شعار خود کردند از کسب کمال و تحصیل فنون فضائل محروم
ماندند و از جوہر قدر شناسی و علو مراتب ہنر پروری سر رشته بهم نرسانند
دائم صحبت اجلاف ہرزه را خواہان ہستند و از اطوار پسندیده بجبا
و اہل وقار و تمکین طرفی نه بستند این ملکه راسخه مورث قلت حیا و شرم
و علم و حلم و رحم و مروت و سخاوت و شجاعت و حفظ ناموس گردیده
از پشت گردن در جنگ عار ندارند و از کشتن ہزار بیگناه پروانه دست تصرف
بذیل محرمات شرعی آویزند و از مرافقت فضلا و خیر اندیشان ناصح بگریزند
کارہاے بد را تا دست رسن ننگ نمایند و راه شر و فساد و بنا مردی بپمایند
دوم طبقه شهریار و حکام کشور و دیار اند که به صفت خوش آمد گردار
و کذب گفتار و چاپلوسی بسیار ندیم و اہلکار شان مقرب دربار
شوند۔ و ہر گاه نا شائسته ایشان را بکرامات و اظہار کمالات
و تائید غیبی و الہامات نسبت دہند۔ ملازمان نمک حرام
خائن متغلب نمام بد باطن مال مردم خوار ظالم ہر تشی بی عصمت
بحوالی بساط قرب و منزلت جا یابند و بپہنائی در پے خرابی
ملک و جاه و دولت بسازش اعدا بقدم کفران نعمت شتابند

برای طمع اندک منفعت خود آلاف ضرر روائی مملکت وا دارند و با دعای جان نثاری
و بلا گردانی مالش خورده و برده در مهالک دنیا و آخرت مبتلا گذارند یوگا فیوگا
تمتع نصیب مسخره و قرمساق بے عار و درجۂ پیشکاری و منصب
مختاری نامزد مدار المهام اراذل انام گردیده شرفائے والا گهر بقدر
و قیمت دربدر و برائے نان خشک حیران و مضطر کاسۂ گدائی بدست
مرام کشیده لابد و ناچار در ابتذال قرین ملال پیروی حال و
مقال ابنائے زمان اختیار نمودند و بحسب قواعد دوروئی راه
زهرهٔ بدسگال و گندم نمائی جو فروش را پیمودند تا آنکه نوکر خیرخواه
واقعی و امین کار گذار فهمیدهٔ راست باز حقیقی مفقود گشت و سیر
ملوک مالک عدل و داد و ضوابط نیک امرائے والانژاد متروک
و نابود بهمین شیوهٔ ناستوده خانوادهٔ سلطنت برباد رفت
و ازین رویهٔ نامرضیه قوم و قبیله وزارت و امارت تنزل گرفت
سوم مردم بے حمیت بیگانه از غیرت که در نوکری و حسن خدمت
مادر و خواهر و خاله و عمه بدر خانه امرا بوسائل گرشند و از قربت
بی بی عفیفه که در مصاحبت بزرگان رود برامثال و اقران
ناز و اعزاز فروشند بذریعه بنات مکرمات کدخدا و باکره عهدهٔ
جبروت یابند و از رنگ پیش آمد کارشان در حلیهٔ خلوت سبل
و بروت تابند صنفی دیگر زنان جلیله را در پرده ناپرسانی نشاینده
بحسب محبت و عشق عورات بازاری روند و از هرجا هرچه بدست
آید عیال و اطفال را محروم داشته بصرف احتیاج ارباب نشاط آرند و حبس
مستوره از نان و نفقه محروم در شبهائے تنهائی سر بی شام زمین گذارد و روزها بانتظار ویدار

شوهر از جامهٔ هستی و رخت نیکبختی تنگ آمده سر بجیب غصه و غم در آورد ناچار
از اتلاف دولت جمال و نعمت خود فکر لذات جسمانی نماید و برای پیدا کردن
یار دلدار خریدار بضاعت شادمانی دست از ناموس کشیده پای
رفت بکوچهٔ رسوائی گشاید در مرد و زن اشراف و اجلاف رفته
رفته بصیغه وجوب این سنت جاری گردید و در فقر و فاقه تحمل
زحمت شاقهٔ نسای انجاب را نمانده گرمی بازار حرام کاری گشت
هر سری بنظر خوش گذرانی از مواد سودای آشنائی شوریده و جنون
تعلقات زن و مرد بیگانه در اولاد از اجداد بوراثت آبائی رسیده
خلاصهٔ کلام این بلای سوم درجه بکشور هند مروجه عاید روزگار
خاص و عام ست و در آفاتِ اول و دوم اهل ایران را هم
از باعث قرب و جوار بهرهٔ دامنگیر ایام وجوه خرابی هند
یکی گرانی مهر و سنگینی کابین که فی ما بین غربا بالکها و در امرا کروڑها
چنانچه شوهر از عهدهٔ حق واجب هرگز نتواند باداپرداخت و ناچار از
صورت معائنه بدی در آتش ناموافقت باید بگدازد۔
دوم وقوع عیب در افتراق بر جوع سنت طلاق که علماء و امراء
غربا این طریقه انبیا را متروک فرمودند و از شیوع اخلاق
ملت حنیفه رو تافته بقواعد مذهب هنود سلوک نمودند۔
سوم اختیار غیر کفو در تزویج که عورات مشرکین مادر بچه ها
شده رسوم کفر خود را کم کم رواج دادند و بعادت در بنات
و بنین امور خلاف شرع و رویه عرب و عجم مطبوع مزاج
افتادند۔ چهارم از قدیم مدار گذاران معاش برای مردم

این ملک بر ملازمت در سپاه و سائر خدمات بوده پیشهٔ هنر و مزدوری عیب مقرر شده چون سرکار پادشاه و وزیر برباد رفت فقدان نوکری همه را تباه نمود لا علاج در کثرت احتیاج نان زنان را مردان ایشان از قسم اکل میت خورده مردند و رواج این گونه معاش را کوته اندیشان در متروکات جد و آبا مایهٔ فخر و مباهات شمردند۔

پنجم در اقالیم دیگر عریان سر و برکشاده روگشتن و بنوکری رفتن و دوکانداری کردن عورات مرتفع و بکسب ساز و غنا و رقص و شب خوابی دست دادن بطالب جمال و وصال محال و ممتنع ست لولی و کولی و جنده و قرشمال و بازیگر و صیغه طرق بهمرسی آن نه چنان باشد که هر وقت هر جا هر طور هر کس بخواهد میسر آید ملاے محافظ واقف پیر و جوان خوب و بد ضابطه عدت دارند که موافق حلت واداے اجرت و عقد مدت از جستجو سر بدامن مراد میگذارند بیایش علاحده خواهد شد انجا میان زن و شو تا نزاع و کدورت رو آورد هرچند صاحب اولاد باشد بحضور حاکم شرع رفته طلاق میدهد خواه زوجه مستغیث شده جویاے خلع میگردد مثلاً مرد ست که در عمرش ده منکوحه را طلاقت گفته زن دیگر گرفته و عورت از ده شوهر افتراق کرده بخانه یازدهم رفته زندگانی رجال را عذاب بے ضرورت و نسا را تنها سواے عدت حاکم شریعت روا نمیدارد۔ تا که احدی را شیطان بفکر فسق و فجور از پردهٔ حیا و غیرت بر نیارد هر که فعل حرام کند سرزنش اسم او را حاضر و غائب حلال دانند و آنکه مرتکب سیرت کسے شود

گریبانش راکشیده بدیوان تقاضی رسانند لاکن دریچه بازی البته عشق
مردم راه محبت و امرد پرستی زنان ست و این کوچه تنگ و تاریک
بخس محل عبور بیشتر کسان خصوصًا در زمین روم و توران بسر حد افراط
واقع و در حمام و مدارس و بازار و خانهٔ امرا و بزرگان شایع میباشد
اما خرابی اول و دوم آن خطه برگزیده عالم آنکه خواقین و سلاطین
آرام طلب عیش دوست تن پرور و خوانین و اراکین بی عرصه
نفاق پیشه از صفت ملکداری بیخبر و بتجربه کشورستانی فرسنگها
دورتر بروی کار آمده رونق تخت شاهی را برباد کرده و بلاد
تخت عجم را در قبض و تصرف اعدا داده بدعوی سرم سلامت
باشد افتاده توضیح این حال و تبئین مقال آنست که انقلاب دهری
در خواص روزگار مضمر و اسباب سروری باختلاف زمان مفید
و مضر مقررست گیتی ستان با عار و ننگ را باید مدام گماشتگان
با فرهنگ برگمارد و قواعد صلح و جنگ از اقصای روم و فرنگ
بدست آرد و پابند ضوابط سلف که مایهٔ تلف ملک و رعیت اند
نمانده همیشه راه اصلاح بلاد و رفاه عباد بقدم جد و جهد بپایان
رسانده باشد مبادا خذ ما صفا و دع ما کدر هرچه برایش خوب
ست مرغوب سازد و هر بد معیوب را دور اندازد و مانند انگلسیه
که در عیسائی مذهب گمنام ترین اقوام یورپ و ایشیه بوده
بتلاشش جهان پیمای اخذ قوانین صنائع و بدائع و کشورکشائی
نموده در ترقی دولت و حشم سرآمد اهل عالم گشتند۔
و از عقل و دانش مشیر و مربی شاهان با طوع و علم هستند نظام آتشخانه دود

از کاخ هستی فرانس و روس دمار از سر دشمن بر آورد و بانتظام مدبرانه لوای تسلط از افریقه و امریکه بجزایر و بنادر ختا و ختن برد هرچند بناے بادشاهی در اولاد حضرت آدم بکشور فارس و عراق از عهد کیومرث شروع گردید و دستور وزارت و مناصب خدم و حشم و پاسبانی رعیت و اسباب جنگ ازانجا شیوع یافت بذریعه این سامان و اتفاق راے دانشمندان بر تمامی جهان حکمران بودند و مدت سه هزار و ششصد و هفتاد و چهار سال باین تفصیل اخذ باج و خراج از شهریاران نمودند از کیومرث تا گرشاسپ حکومت پیشدادیان دو هزار و چهارصد و چهل و یک سال و از کیقباد تا سکندر دولت کیانیان هفتصد و سی و دو سال و اردشیر بابکان تا یزدجرد سلطنت ساسانیان پانصد و یک سال بسر آمد چون بعد تاخت و تاراج مداین هفت فرسخی بغداد و قصر شیرین و کوشک زر و تخت و تاج خسروی در دور خلفاے بنی اُمیه و عباسیه گذشت و زمام مهام شهریاری از دست ترکان آل بویه و سلجوق و دیلمیه بکف اقتدار صفویه واصل گشت مریدان فدائی که سبب قوت و ارکان شوکت بودند کلاه قرمز عطا کرده بزبان ترکی قزلباش یعنی سرخ سر خطاب فرمودند- بزور بازوے تائید الٰهی دو صد و چهار سال سریر آرا و یازده تن باختلاف سرحد در ایران فرمان روا مانده تدوین فنون علم حدیث و تفسیر و فقه و ادب عهد آن خاندان مربی هنرمندان از تعداد بیان بکمال رسید هرگاه نوبت آرایش دیهیم بفر وجود شاه سلطان حسین بهادر خان آمد کثرت زهد و تورع و صحبت

اہل تقوے از اسباب تمشیت سپاہ و جنگ و سیاست دیار
باز داشت انتظام جہانداری بدست ملاہا و سرداران
ناز پرور غفلت شعار از حرب و پیکار ناواقف گذاشت
گرگین خان گرجی حاکم قندہار بیحسابی ہا نمود واز کردار
دیگر سرداران بیکارہ راہ فتنہ و فساد برکشود اشرف و محمود
افاغنہ ابدالی باجمعیت دہ دوازدہ ہزار بسر کرمان و
اصفہان تاخت ودر یک ہزار ویکصد وسی وپنج غاصب
تاج وتخت و قاتل شاہ واولاد برگشتہ بخت شدہ خون
ہزاران بیگناہ روان ساخت چند سال نوبت پادشاہی
بنام خود بربام رسوائی نواختند و بارور زو وبال بردوش
گرفتہ رو بوادی عدم شتافتند ملک شوشتر و خوزستان
وآذربائیجان رومی گرفت وگیلان و تفلیس درشت وکنارہ قلزم
بتحت اروس وازوی اب ارس بتصرف بخارا رفت تا نادرشاہ
گیتی پناہ افشار تیغ جلادت از غلاف حمیت برکشید وباخراج
افاغنہ و شکست عساکر اعادی بدست و بازوی تائید الہی اندک
مدت کوشید در تسخیر ممالک از چار طرف بسرحدات ولایات
یورش نمود وپاے استیلا در قبض و تصرف خوارزم و بلخ وگرجستان
وعراق عرب از دم شمشیر خوش برش کشود پسر بزرگ خود
رضاقلی میرزا را ولیعہد گذاشتہ بسر کشور ہند حملہ آورد وبعد از فتح تاج بخشی واخذ بلاد آن طرف
دریاے اباسین بایران تشریف برد از ناقلان صدق درایت این حکایت
را پرسیدہ سانحہ کشتہ شدن آن پادشاہ و تباہی اساس خاقانی

چنین بسماعت رسیده که از اعلی حضرت محمد شاه غازی عوض برقرار
گذاشتن سلطنت نصف زر مسکوک خزانه و جواهر آلات ملوکانه
وتخت وطاؤس وآویزهٔ کوه نور ودریاے نور وآئینه چین
وبنگلهٔ صندل وخیمهٔ زرکار وسائر تحف هند بحیطه اولیاے
دولت نادره درآمد بشکرانه وصول آن ذخائر بے قیاس در خاطرش
بعطاے جائزه واحسان چنان گذشت که براے معافی مالیات
دو ساله ایران بتمامی رعایا واصناف سوق بنام نائب السلطنة
فرمان روان گشت اکابر واصاغر از تمتع مراحم خسروانه بندهٔ شاکر
واز جان در هواخواهی این دودمان بلاگردان غایب وحاضر شدند
چون رضاقلی میرزا بشرف پابوس پدر سرافتخار سود ونادرشاه
بملاحظه سان لشکر از معائنه آرائش سپاه ورضامندی مردم
ایران تو هم دور از کار نمود مظنه برد که هرگاه پسرم عزم افسر
سرم کند چاره دفع اورا هرچند دست و پا جنبانم نتوانم
کرد بهتر آن ست که سرمایه قوت وشوکت را در شکنم تا روزی
کف حسرت بهم نزنم ولیعهد را فرمود قشون ملازم خود را در افواج
رکاب سلطانی شامل گرداند و هر پیاده وسوار مواجب امسی تقسیم
از خزینه بستاند. شاهزاده عرض داشت که من وعسکر وابستهٔ خاکپاے
همایون تست چه حاجت در تبدیل دفتر وسیاهه جداگانه
لشکر باشد لاکن بهیچ وجه این مسئول را قبول نداشته
از جبر وعنف همه سرکرده وخوانین را مامور فرمود که با جنود مقصود بسپاه شاهی
پیوستند صفت آن لشکر قیامت اثر اهل خبر گویند دوازده دسته هرکدام

دوازده هزار جفت گودرز و سام و مثال فرامرز و رستم زال بوده یک یک
جوان بست و پنج و سی ساله برازنده قامت مردان قشنگ جمله چالاک
آزموده کار جنگ اقوام ایلات ماهر ضرب شمشیر و تیر و نیزه و تفنگ
اسپ کوه پیکر هر دسته بیک قد و رنگ همه زره و خود و خفتان
پوش پوست شیر و پلنگ که در میدان نام و ننگ عرصهٔ رزم
را بر جنود روم و فرنگ دم جانبازی تنگ میکردند و بی درنگ
از دریا و درهٔ کوه و سنگ جسته بگردن شیران بیشه نبرد پالهنگ
بسته بر سر صف دشمن پای تازی کمیت و سرنگ میزدند
عقدهٔ این غم از دل پسر بناخن دیگر الطاف پدر نکشود و راز
سر بسته را پیش محرم سِر بهزار کتمان وا ایمان وا نمود هنگام سفر
خاقان بحر و بر دگدز از چنگل مازندران پر خطر یکی از قدراندازان
دمی که تفنگ و دلوله را بر نشان سینهٔ پادشاه سر میکرد باد تند
وزیده برگ اشجار از هم پاشیده ورقی حائل دیدهٔ گله زن
گردیده نشانه خطا رفته شهسوار بدستیکه عنان اسپ داشت
تیر بلا شصت او را پرانده بخاک نشست نا ور از چالاکی زین را خالی
کرده بر زمین غلطید تفنگچی صید را طپیده دانست که خدنگ آرزو
بهدف مراد رسیده از درخت پائین جسته بدرهٔ کوه و بیشه پیوست
و راه گریز پیش گرفت و سر بصحرا طرف جلگهٔ منزل خویش رفت
خدام ادب از عقب دویده صاحب سریر افلاک دامن از
خاک برچیده انگشت را کهنه پیچیده یکران جهان نورد زیر
ران کشیده ملازمان را بجستجوی قاتل فرمان داد تا اجل

برگشته حدود اُدبّه شاقلان گیر افتاد معلوم شد نیک قدم
غلام دلاور خان تاینے باغواے آقا میرزا ولدش مصدر اینحرکت
گشته مومی الیه درازای صدور خیانت بمعرض سیاست درآمد
بافواه مردم چنان ست که غلام را طلبیده بنوید امان پرسید
راست بگو باعث گشتنم کیست و نام ونسب مباشر امر توچیست گفت
برغبت خاطر خودم این خطارا کردم احدے محرک این جرأت مردانه
نشده فرموداے نادان دروغ میگوئی وراه مکروفریب میپوئی
نوکا کاسیاه حبشی را برگ تاجدار چکار وبے وسوسه دیگرے
وسابقه عداوتے در هلاک شهریار کدام اختیار مردن مراکسی میخواهد
که سرش لایق افسر هفت کشور باشد هرکه سزاوار جلوس تخت سلطنت
ست البته بانی این جسارت و فرمان ده چنین اشارت خواهد بود
هرچند پاے زجر وتهدید درمیان نهاد غلام نام راصاف بزبان خود
نشان نداد- چون بانیک قدم اقرار جان بخشی شده بود از
هردوچشم اوراکور کرده بعصاکشی واگذاشت انگاه بنظر دوراندیش
خیالات فاسده بخاطرش آمد بعدازانکه داغستان مسیر
کوکبه سلیمانی شد بنابر توهمات شیطانی واستیلای وساوس
نفسانی سردربار عام وازدحام امراے عظام میرغضب راحکم
داد که دیده قرة العین شهریاری ونورنگاه جهانداری فرزند مهین
ولیعهد بے همتا رضاقلی میرزا مقابل هردم عبرت بین ازحدقه برآرد
آن طائفه کور باطن برابر شاهزاده رسیده دست وگریبان
شدند خم بابروسے دلیرانه خودنه افگنده فرمود ازار نکشید-

حاجت گرفت و بست نیست منکه مردانه ایستاده ام کار خود بکنید
یکے از سرداران قدم پیش نهاده بلب عبودیت زمین ادب را
بوسه داده زبان بشفاعت کشاد اے کشور گیر تاج بخش از چشم کندن
دلبند عالم دست بردار واین سیاست ناروا بجوری چشم اعدا
معطل بگذار۔ گفت هرگز حرفے که از دهن من برآید برگشت را نشاید
وامریکه مقرر کردم تخلف دران نیاید عرضداشت قربانت شوم
این جاے بانه داشتن فرمان ست ومحل پشیمانی جاودان گفت
تراجرائت گستاخی بهم رسیده وقدرت مداخلت در کارم پیدا
گردیده بکشید وگردنش بزنید بعائنه قهر وغضب جباری دیگر کسے
مجال را در سخن نیافت وحاضران را طاقت گفتار نمانده
هرکس در سکوت وفکر لب فرو بستن شتافت تا آنکه
کارگذاران بے بصر دیده هاے نور خسرو بحر و بر در آورده
پیش روی واور داد گستر برده گذاشتند و دستمال از
بالاے قاب برداشتند بملاحظه ان مرآت مصیبت اشک
حسرت بدامان رقت روان کرد دود ملال از آتش محبت
فرزند در کانون سینه شعله زد. برخاسته گریان ونالان در سراپردهٔ
حرم رفت وسر بگریبان غصه وغم نهاده ماتم جا گرفت شمع سان
تمام شب در بزم تعب سرشکباری نمود پروانه صفت تا سحر
دم بخود در سوز بیقراری بود میان رخت خواب مانند اختر وانجم بیدار ماند
واز جان بیتاب بهر پهلو ناله وآه بفلک رساند علی الصباح که خسرو
خاور جامه گلناری شفق در بر از نهانخانهٔ مشرق بیرون خرامید وباچهره عالم افروز

بر تخت فیروزه سپهر جلوه گر شده تیغ شعاع از نیام اُفق کشید نادر شاه. بصورت غیظ لباس سرخ پوشیده برآمد و بر سریر غضب نشسته شمشیر عاجز کشی را بانتقام برهنه کرد۔ بزبان قهر گفت اے اہل ایران و حضار دربار یان منظور داشتید که نور چشم من کور شود و شما بینا باشید عرض کردند تو شفاعت را قبول و پذیرا نداشتی و گردن حرف زن عفو را بدم گاز عقوبت گذاشتی فرمود اگر ہمه تان اتفاق راے میکردید از من تنها چه مے شد و ہرگاه دست ہم مانع مے آمدید از یکدو میر غضب کدام امر سرانجام مے یافت پس تمامی عمله سیاست را فرمان داد تا سر بریدند و از ایستادگان پایهٔ سریر بروایتے هفت من تبریزی چشم کشیدند این تنبیه را باعتقاد خود چشم نمائی خفیف دیده پاشده رفت و باز ہم دلش از جوش خونریزی آرام نگرفت در اول ترقی دولت ہر روز تائید الٰہی از غیب سامان فتوح ملک بروے کارے آورد و اساس شوکت و قوت خود بخود ناطلبیده بهم میرسید راے و تدبیرش براے جهانداری صائب بود رعب و هیبت او بر دلهاے رعیت و سپاه غالب بصورت ظاہر انچه میکرد معنی فوائد رفاه خلائق داشت و در امنیۂ راه و تمشیت ملک قواعد نیکو جاری میگذاشت اقوام ترک و تاجیک و سکناۂ دور و نزدیک کمر خدمت بسته تمناے تزاید و بقاے عمر و دولت نادره دست دعا میکشادند چون نفاق و غرور و کینه و حسد جهل و کوتاه اندیشی در خرابی بنیان خلافتۂ بربادی ملک و ملت و خواری قوم و عشیرت از خواص آتش مزاجان تند خو

نسبت اخگر و باروت اثر بدیهی دارد مواد فساد طبائع مردم را منحرف
از جادهٔ اعتدال نموده حرکات ناخوش طرفین سبب وحشت و قلت
محبت و بروز عداوت گردیده چار طرف شورش بغاوت و فتنه
خیانت سر برآورد چنانچه حوصله تحمل و پادشاهی تنگی کرده کوه وقار
را رفتار جهلا از جا برد یکمرتبه دست از عدل و داد برداشت و بنای
ظلم و بیداد بپایمالی عباد گذاشت بیگناه را ستلتاق صد جرم میکرد
و محتاج را در طلب قلق شلاق میزد بر افواه عوام و کام دهان خواص
این مصرع جاری شد مصرع

زشتی اعمال ما صورت نادر گرفت

روزے بر اریکه خلافت آمد که بنشیند رقعه بر مسند یافت نوشته بود
"اگر تو خدائی بندگان مے باید و هر گاه پیغمبری جمعیت اُمت
مے شاید و در حال پادشاهی لشکر و رعیت بکار مے آید از هلاک
نفوس و خونباری ایل و الوس چه عقده کارت میکشاید"
آن عبارت را خوانده قلمدان طلبیده در عقب نوشت۔
"که نه خدایم و نه رسول و نه سلطان۔ من برای جان شما
مجرمان بدکار قهر و غضب کردگار۔ جبّارم" بارے هر چند
خانمان جمعے را بآتش جور و جفا مے سوخت تسکین نائرهٔ
کین و سوز التهاب درون فرونشین نمے شد تا آنکه خلل دماغ و فساد
و مواد جنون چنان عاقل و فرزانه را دیوانه کرد که شبے در گوشهٔ خلوت خوانین
سر کردهٔ افاغنه را طلبیده بساط شکوهٔ مردم عجم را درمیان انداخت و ناگاه بے صدا
و ندا برای تاخت بر جماعت ایشان و قتل مردان و غارت سامان

و در یداغان کردن همه اهل ایران در صبح آن شب مامور
ساخت قضارا خواجه سرائے پشت دیرک خیمه ایستاده از نظرها
قایم شده مضمون مشوره دریافته پنهانی بیرون رفته
نزد محمد صالح خان قرقلوی ابیوردی و محمد قلیخان افشار ارومی کشیکچی
باشی و فتر حکایت سر کرد و بنا بر چاره و تدارک رد بلا سردست
تاکید نموده خودش منزل زد سردار جمعی از خوانین سپه سالار
و امرای کبار فراهم و در تو طیه امرا هم هم قسم یافته۔
همان دم با اسلحه قتل شاه عرب و عجم رو بسرا پرده قبله عالم
شتافت چون پادشاه باحتیاط و اندیشه روز بد خیام خوابگاه
ردیف هم میزد و همه جا سامان استراحت جدا بود۔ بهر
ساعت شب مقام را بدل میکرد دلاوران بقدم جلادت
در سراپردهٔ خاص رفته مقصود را نیافتند انجا هم دیدند جابجا تر
و بچه نیست لاکن در هیبت و خوف زانو هائے شان از حرکت
افتاده یکیک بگوشه و کنار در مالیدند هر چند محمد صالح خان تهیب میزد
کجا میروید کار خود را درست کنید اگر سست بجنبید فردا چست کشته
مے شوید جواب میدادند رعب و بدبه نادری صلب طاقت رستمانه کرده و پای جرأت را
قوت رفتار فنا شده آخرش با سردار مذکور معدودے چند باقی آنهم بیرون خیمه مانده
صالح طالح اندرون رفته دید که خسرو کشورگیر بروی سریر در خواب شیرین
نفیر زن و شمع کافوری ببالین او روشن است کنیزے بپاسبانی خواجه بنده پرور
آرمیده و در برابرش یراق سلطانی قطار چیده عقب دیرک قایم گردیده بز خود کرده
در کمین مدعا سر کشیده جاریه را که سیاهی سایه آدم ملاحظه افتاد دست بپای

سرور چشم حشم گذاشته فشار واداره ثقاة شنیدم هنگام طغیان جور وجفای
افغانان ونهب وقتل شیعیان بزمان ابتدای طلوع نیر دولت
نادرشاه بخیمه سفری خفته بود در عالم رویا مشاهده نمود یکے
شبے بربالین او آمده خطاب کرد پاشو بیا جناب سرور انبیاء ترا میخواند
برخواست بمزید شوق راه افتاد بگوشه رفته دید که خیر الورے
باجمعے از اکابر اصفیا بر پشتهٔ تل بلبند نشسته باادب سلام کرده
ایستاد۔ حضرت برفق و مدارا جواب داده فرمود یا علی این شمشیر
بکمرش به بند شاه اولیا تیغ نصرت اعدا بمیانش بسته ختمی پناه
و یداللہ ارشاد نمودند برو بیاری خدا تقاص خون مؤمنین
و سادات ازین گروه اشقیا بنما از بشارت این اشارت نادر بیدار
شده ونظر کرده حضرت کردگار باسعادت بخت یاور بوده بهمین
پشت گرمی اقبال هرطرف بدنبال جدال روی نهاد نسیم فتح وظفر
جلو پرچم عزمش راه نگونساری دشمن میکشاد وبے کلید سعی باب مراد
واز بود و بدونِ طلب هر مطلب دلی دست دراز مے نمود سلطنت
پادشه نشان گشت و بادرنگ آرائی تاج بخش جهان قضارا درین شب
که شب یکشنبه یازدهم جمادی الآخر سال یکهزار و یکصد و شصت
هجری منزل فتح آباد بود همانجا سراوق جلال برپا داشت و بهمان
طور در واقعه دید شخصی آمده بصدائے مهیب گفت برخیز خاتم انبیاء
ترا مے طلبد چون بخدمت آنحضرت رفت همان مکان و بدستور اول
وضع صحبت ایشان یافت سید کائنات از روے خشونت
امر کرد یا علی تیغ از و بستان که بیدریغ خونباری مے کند

اسداللہ بند سیف از برش بکشاد بمعائنۂ این خواب ہولناک نادر برجستہ
از خادمہ پرسید چہ خبرست گفت ایندم پیکر آدم بیگانہ در گوشۂ خیمہ
بنظرم آشنا شدہ نادر نہیب زد اے گستاخ بے ادب تو کیستی
جواب داد منم فرمود طالب چیستی گفت عرض بسیار ضروردارم
پادشاہ از جا درآمد کہ اینجہ محل عرض است وشمشیر کشیدہ حملہ ور گردید
سردار پیش افتاد بمصداق اَلحَربُ خُدعَۃٌ بیرون سراپردہ
دوید ہمینکہ نادر باسر پرغیظ وطیش از میان روشنائی در تاریکی
رسید پایش بطناب اجل پیچید دم رو بزمین غلطید۔ قاتل
بعقب برگشتہ تیغ را چنان راند کہ شانہ اش چون شاخہ چنار
دو نیم کردید پس باتفاق محمد خان قاجار وموسے بیگ ایرلوی افشار
سر از تن جدا کردہ برد وبدن برازندۂ چار بالش افلاک را خون آلودہ
بر سریر خاک سپرد۔ نادرشاہ سی سال شمشیر زد از انجملہ دوازدہ
سال پادشاہی کرد صبحگاہ کہ خبر قتل شاہ درمیان اقوام سپاہ شہرت
گرفت دست وشمشیر سرداران افغان در صف آرائی جنگ میدان
بر لشکر وسپاہ ایران بخون خواہی بالا رفت آب سیف وسنان از
سر وسینۂ دلاوران گذشت ومعرکۂ ستیز وآویز چون فزع اکبر و
جدائی جسم وجان نمونہ رستخیز گشت جماعت ابدالی علم نصرت
وخوشحالی افراختند واُرد وبازار وخرگاہ وخزانہ عالی را تا دست رس
بدسگالی تاختند جملہ سامان قطعہ وتزک شاہی بار کردہ ہمہ جا قتل وغارت
کنان رو بقندہار نہادند واحمد خان گوش بریدہ را بآرائش تخت و
تاج ورواج سکہ وخطبہ بلقب پادشاہی اشتہار دادند۔ پس

سر و تن خاقانِ مغفرت نشان را در مشهد مقدس بردند و بمقبره برابر
ارگ بخاک سپردند آقا محمد خان آن عمارت از بیخ برکند ـ و
استخوانهارا بمرحله تو بیخ افگندند امرائیکه نادرشاه را بقتل
آوردند بر سلطنت علی قلی خان که دران وقت حاکم سیستان بود
اتفاق کردند او بمجرد شنیدن این خبر بخراسان شتافته براورنگ
پادشاهی برآمد و اول کارش این بود که فرمانی باطراف روانه
و دران مذکور نمود قتل نادر بحکم و اشارهٔ من بود تا آن غداریکه از
سر اهالی ملک خود کله منارها ساخت اورا گرفته از تخت بتخته تابوت
کشند ایران از ویرانی و رعیت از پریشانی رهائی یابد و بملاحظه
اموالی که از مردم بجور گرفته شده و ظلم شدیدی که برایشان
رفته تا غضب الهی تسکین یابد مالیه و تحمیلات علاوه مقرره را تا
سه سال بر عا بخشیدیم بالجمله نام عادل شاه برخویش نهاده
بعضی افواج وی قلعه کلات را که خزائن دران بود علی الغفلة بتصرف
آوردند نصرالله میرزا و امام قلی میرزا و شارخ میرزا چون صورت
حال بدان منوال دیدند فرار برقرار اختیار کردند لاکن ایشان
را تعاقب نموده گرفتار و شارخ بعمر سیزده سالگی را زنده گذاشته
باقی سیزده نفر پسر و نبیره را بقتل آوردند خیال آن غدار بیرحم چنان بود
که هرگاه مردم گویند باید از نسل نادرشاه کسی پادشاه گردد ـ
شاهرخ را بر تخت نشانده خود باسم او سلطنت کند ذخیرهٔ سیم و زر و جواهر و
اسباب تاجوری آنچه در قلعه بود همه را باندک وقت نقل و تحویل نمود و بجهت جذب
قلوب و جلب خواطر دست باسراف و تبذیر کشاده در قلیل مدتی خزائن برباد کرد

لاکن با این حال دلهاے خلائق راغب نبود لهذا دولتش دوام ننمود محمد قلیخان که سبب کلی در قتل نادر بود از نظروے افتاده و عادلشاه اورا گرفته مقید بخواتین حرم نادر سپرد تا ریز ریز ساختند برادر عادل شاه ابراهیم خان که از جانب وے حکومت عراق داشت بمصاف بر خواسته جمعی از لشکر عادل شاه در جنگ رو تاخته بدشمن پیوستند شکست خورده گرفتار گشته چشمانش را کندند ابراهیم خان میدانست که امراے مقتدر بطرف شاهرخ میل دارند بحیله خواست آن را با خزانه بدست آرد چون فائده تدبیر مترتب نشد نام پادشاهی بر خود گذاشت و برامیر ارسلان یا اصلانخان که در آذربائیجان باستقلال حکومت داشت غالب آمد اما مدت اقبالش از برادر هم کمتر بوده بدست لشکریان خود گرفتار شده صاحب منصبی که اورا بمشهد مے برد بین راه بعدم فرستاد عادل شاه را نیز در طریق مذکور بدست اجل سپردند شاهرخ که پسر بزرگ رضا قلی میرزا و مادرش دختر شاه سلطان حسین و هم بجبت. جوانی و نیکوئی اندام و حسن معاشرت و رحم طبعی خلق را بسلطنت او میلے تمام بود از توطیه امرا با وجود انکار سخت بجلوس تخت سرپاے افسر موروثی گذاشت اما هرج و مرج وقت دیگر دشمنی را انجیال پادشاهی انداخت میرزا سید محمد نام که در عهد نادر شاه نوعے اعتبار داشت مادرش خواهر سلطان حسین و پدرش میرزا داؤد بزهد و تقوے مشتهر بوده بنابرین میرزا سید محمد از نسبت خواهر زادگی پادشاه صفوی جلوه نموده در افواه انداخت که شاهرخ میرزا مانند نادر از مذهب اهل ایران تبرا دارد و سلوک اورا با مردم دیانی مختلف خاصه عیسویان که بمروت مے گذرانید

حجت ساخته در تفریق آراد قلوب مردم پرداخته و خود بسبب نام پدر بمزاج
عوام رسوخ پیدا کرد که همه بادی اتفاق ورزیدند و جمعیت فراهم آورده پیش
از انکه شاهرخ لشکر خود را جمع کند تاخته گرفتار و از حلیه بصر عاری
ساخته اهل مشهد او را سلیمان پادشاه زمان خواندند و هنوز انگشتری
سلطنت نقش مراد نگرفته که نگین خاتم دولت زیر دست نکبت افتاد
یوسف علی یکے از سرداران معتبر شاهرخ چون خبر یافت بدفع خصم
شتافت و سلیمان را هزیمت داده بجنگ آورده روانه عدم گردانید
و شاهزاده را دوباره بتخت نشانیده سررشتهٔ امور بدست خویش
گرفت لاکن دو نفر از امرا یکے جعفرخان نام سرکرده اکراد و دیگر میر عالم امیر
اعراب بمخالفت او اتفاق کرده در جنگ مغلوب نموده مقتول ساختند
و شاهرخ را باز بزندان فرستادند و بعد از چندروز از این دو افسر هم بایکدیگر
بناے مخاصمت گذاشتند و از شهر بیرون رفته بمصاف علم افراشتند
میر عالم مظفر شد احمد خان ابدالی که بعد از فوت نادر شاه خراسان را
بتصرف آورده خود را سلطان افاغنه نامید بهمین اوقات هرات را
نیز ضمیمهٔ فتوحات خویش گردانیده لشکر بر سر میر عالم کشید و او را مقهور و مقتول ساخته
بمحاصرهٔ مشهد پرداخت اهل شهر اندک ثبات ورزیدند بالآخر چاره در تسلیم
دیدند تا آنکه احمد خان بنوعے اقتدار یافت که بتسخیر تمام ایران ملتفت نشت
شتافت لاکن دانست که اهالی آن ملک افاغنه را مصدر خرابی و
پریشانی دانسته و دلهاے مردم بجهت سعی بیهوده در تغییر
مذهب صدمات کلی یافته دوباره کینه هاے قدیم را در سینه ها
نسبت باین قوم تازه کرده علاوه چون نادر شاه بتغلب استیلا

بر بلاد یافته پادشاهی را غصب نموده جان در هوایش داد لامحاله بدیگرے هم سر دوام و بقا در کنار نخواهد نهاد بعد از فوت او هر کس در بازوی خود نیروے یافت بالجمله زور داشت بپاے خودسری بردست بالا قدم میگذاشت و هر جا حاکم بلدی یا امیر طائفه بود سوداے سروری وسلطنت بپخته نمی آسود - بنابران احمد خان دید بهتر آن ست که بحکومت افغانستان قناعت کنم و خود را عبث در بلاے فتنه و جنگ نه افگنم امرا و اعیان را جمع کرده گفت صلاح چنان ست ملکی که بپیدائش نادرشاه دران بوده از ایران جدا و به نبیرهٔ او شاهرخ مرزا واگذار شود این راے را همه پسندیدند و پیمان بسته متقبل گردیدند که سر از دولتخواهی نه پیچند -

احمد خان باین خیال افتاد که هر کس پادشاه ایران شود مملکت خراسان سدی مابین تطاول بر افغانستان خواهد بود و کفالت استقلال این طرف بعهدهٔ خویش گرفته برگشت الحق تدبیر با تقدیر موافقت نمود و راه آمد و تسلط لشکر ایران تا هنوز نکشود - شاهرخ بیچاره با چشم نابینا از امارت نامے یافته بر خراسان و اطراف و نواحی آن فرمان روا گشت بعضی از امرا که رعایت میکردند سالیانه هدایا بجهت وے مے فرستادند - تا زمان زندیه راگذرانند و بدور خواقین قجریه در اسیرے جان تسلیم گردانیدند -

محمد حسن خان پسر فتح علی خان قاجار که در خیمهٔ نادرشاه کشته شد و باین باعث ایل قاجار بخانوادهٔ نادری دشمن خونی اند -

اوقاتے کہ احمد خان بنظم خراسان مے پرداخت استرآباد را کہ از مدت
دراز مقر عزت و محل اقامت آن طائفہ بودہ متصرف شدہ جمیع
مازندران حکم او را مطیع شدند خان ابدالی باندیشہ آنکہ مبادا
چون استقلال یابد رخنہ در کارش کند فوجی از افاغنہ را بتسخیر
مازندران مامور ساخت ولی تاب مقاومت نیاوردہ جمعے کثیر عرضہ
ہلاک و بوار گردیدند و بسبب این فتح آواز شہامت محمد حسن خان
بلند گشتہ اقتدار وی بازدیاد وی نہاد آزاد خان افغان کہ یکے از سرداران
سپاہ نادرشاہ بود بآذربائیجان لوائے اقتدار و حکمرانی افراشتہ
و ہدایت خان در گیلان علم انا شندا و برداشت ہرا کلیوس یکے از امرائے
مسیحیہ در گرجستان کلاہ خودسری را کج گذاشتہ درینوقت علی مردانخان
بختیاری بر سر ابوالفتح خان کہ از جانب شاہرخ حاکم بود تاختہ او را
برانداختہ اصفہان را گرفتہ عزم نمود کہ یکے از شاہزادگان خاندان صفویہ
را نام سلطنت نہادہ خود باجرائے امور خلافت پردازد و لاکن چون
انجاح مرام بدون معاونت ممکن نمے شد جمعے از امرا را بجانب
خویش خواند تا بمعیت دیگران مطلب انجام یابد از معتبرین
خوانین ایرانی یکے کریم خان زند پسر ایماق خان براوراق خان
کہ پدر زکی خان سرکردہ راہ زنان بودہ در اردوی نادرشاہ
بشہامت و غیرت از ہمگنان امتیاز تمام داشت در وقتے
کہ مقرر شد خواہرزادہ شاہ سلطان حسین طفل ہشت و نہ سالہ را
بسلطنت بردارند پیمان بر آن رفت کہ یکے وزیر کشور و دیگرے
امیر لشکر باشد یا پس از فوت علی مردان خان کہ آدم پیر لا ولد بودہ کریم خان

قایم مقام او شود براین معاهده کریم خان در جلفا بسر میبرد و در صیانت مردم انجا برعایت میکوشید تا که حرکات مروت و انصاف سبب مزید احترام او گشته جذب قلوب مردم بجاے رسید که محرک سلسلهٔ حسد علی مردان خان گردید چندے نکشید که آثار عداوت بظهور انجامید و دست نفاق طبل مخاصمت کوبید بعد از غلبه و مغلوبی طرفین علی مردان خان را محمد خان یکے از امراے او بخاک هلاک انداخت و اضلاع جنوبیه ایران بے منازعت بتحت کریم خان آمد گویند طائفه زند شعبه ایست از قبیله لک و در میان سائر ایلات کُرد اعتباری عظیم داشته بعضے برانند که ایشان را زند بجهت آن خوانند که زردشت محافظت کتاب زند و استار باین مردم سپرده بود کریم خان قوم خود را بدد خواسته بر اتفاق و تحمل مشاق ترغیب کرده بیشتری بطمع جاه و مال گردیدند و اهالی شهرها نیز بعدل و داد وے مائل گردیدند اعراب هم فریفته مردانگی او بودند و اقوام دور و نزدیک سر خدمت برکاب سودند۔ لاکن کریم خان دو عدو وے قوی یکے آزاد خان افغان والی آذربایجان و دیگرے محمد حسن خان قاچار سردار مازندران داشت که از اندیشهٔ جنگ و جدل آنها سر به بالین آرام نمے گذاشت - چنانچه یک دفعه بحوالی قزوین از مقابلهٔ آزاد خان شکست خورده بعد جنگ و هزیمت هاے متواتر کریم خان اصفهان و شیراز را گذاشته در کوه کیلویه گریخت و لشکرش را عقد جمعیت از هم گسیخت خیال کرد بهندوستان رفته بقیه عمر گذراند۔ لاکن رستم سلطان

ضابط خشت امداد نموده خصم را تباه و دوباره کریم خان بر شیراز و ممالک از دست رفته تسلط کرد آزاد خان از جنگ محمد حسن خان قاجار پشت داده ببغداد پناه برده روی امید بپادشاهی رومی آورده مایوس گردیده از حاکم گرجستان استعانت طلبیده او هم اقدامی ننموده ناچار از دویدن بر درها خسته و راه فتوح برویش بسته شده بدشمن خود کریم خان جبهه ندامت سوده مورد سلوک و احترام و اعتماد تمام گشت و پایه قدرش از همگنان گذشت۔

ایل قاجار از اتراک تاتار اند و مدتی دراز بزمین شام توطن داشتند امیر تیمور گورگان ایشان را بایران آورد و از جمله هفت قبیله هستند که بمدد آنان شاه اسمٰعیل صفوی بر معارج سلطنت برآمد و از قراریکه معلوم شد ایل مزبور بکثرت عدد و دلیری از سائر طوائف او یماقات امتیاز داشته شاه عباس ماضی آن گروه را سه قسمت کرده یکی در گرجستان و وهنه لزگی سکنا داد و دیگری را بر و سرحد جولانگاه اوزبک و ثالث را باستر آباد دست تاخت و تاز ترکمان ساخت در تاریخ کینیر صاحب مسطور ست که استر آباد بجهت مشابهت ملک و آب و هوا و حاصل زمین بعضی اوقات از مازندران محسوب شده و آنرا در قدیم الایام هیرکانیا می نامیدند جنوب آن کوهستان است فاصل میان این معموره و اضلاع دامغان و بسطام و جانب شرقی رود عاشور از داغستان جدا میکند و شهرش قریب منبع رود خانه بر کنار خلیج دریای خزر واقع است طائفه اول که در گنجه مقام داشتند خود را

بنادرشاه الحاق داده نام افشار بر خویش گرفتند و پس از فوت پادشاه
رو به تنزل گذاشتند زمرهٔ ثانی که در مرو بسر میبردند دارالملک لقب
یافته بحال خود باقی ماندند لاکن سلسلهٔ سوم هرگاه نادر از میانه رفته
بهوای سلطنت سر برداشتند اگر نزاع خانگی سبب ضعف شان نبود
صاحب ملک و دیهیم می شدند و آن طائفه دو شعبهٔ بزرگ معروف اند
یکی بخاری باش و دیگری اُشاقه باش. اُمرای بخاری باش
در ازمنهٔ سابقه همیشه برتری داشته تا زمانی که فتح علی خان از
تیرهٔ اُشاقه باش بعهد شاه طهماسپ ترقی کرده امارت این زمره
یافته بامر قضا رو از دنیا بر تافته بجهت اینکه تفرقه و نزاع در میان
ایشان افتد نادرشاه حکومت استرآباد بزمان بگ پسر محمد حسین
خان که از سلسلهٔ بخاری باش بود محول نمود و او بپایهٔ سریر نادری
اعتباری تمام یافته بحکم رضاقلی میرزا شاه طهماسپ را تلف
کرد. چون محمد حسن خان ملاحظهٔ استیلای خصم نمود از بیم جان بتراکمهٔ
حوالی آن مملکت پناه برد و بامداد شان تاخت و تاز کرده بملک
موروثی قابض شده باز از نفاق و شقاق عشیره خود بخرابی افتاده
در اویماق رفته جمعیت فراهم آورده سپاه افغان فرستادهٔ
احمد خان ابدالی را شکست داده رونقی بهم رسانیده اذربایجان را ضمیمهٔ
فتوحات گردانیده با لشکری که بعد از فوت نادرشاه زیر علم
هیچ امیری فراهم نشده بود بجانب اصفهان در حرکت آمد کریم خان
هر چند کوشش کرد که راه مرور بران سیل بنیان کن بندد اثری
مترتب نشد ناچار بشیراز آمده حصاری گشت و محمد حسن خان هشت هزار کس

در اصفهان گذاشته با جمع سی هزار علم قلعه گیری و یرشش افراشته
شیخ علی خان زند با فوجی از سوار باطراف ارد تاخته اسباب و
اساسه و ذخیره دشمن را عرضه نهب و غارت ساخته و اهالی دهات
هم امداد کرده غلا و قحط در لشکر محمد حسن خان را صبر و سکون زوده
سلسله تعلق ایشان از هم گسیخت و ناچار سردار قاجار بطرف اصفهان
طرح مراجعت ریخت سپاه انجا بمجرد شنیدن این خبر متفرق شدند
لابد محمد حسنخان جادهٔ مازندران پیمود کریم خان آمده مهمات اصفهان
را منتظم نموده شیخ علی خان را با جمعے بتعاقب محمد حسن خان فرستاد
انجا بسبب نزاع خانگی محمد حسین خان امیر قبیله بخاری باش بسیاری
از اقارب و اصحاب محمد حسن خان را کشته با شیخ علی خان پیوست
ناچار محمد حسن خان گریز را عار دانسته تکاورانگیز مقابله دشمن
گردید ولی بر آن همه تهور و جرأت فائده ندید و بعضے از همراهیان
که تازه در تعداد سپاه آمده بودند - جنگ شروع نشده
سر خود گرفته پشت دادند و سایر عساکر هم تار و مار در پے ایشان
رو نهادند محمد حسن خان جریده و سبا بقصد خلاص جان عزم سیر
کرد اسپش در باتلاق بسر در آمد تا رفت بر پا خیزد یکے از امرای پیش
قجر او را ابدا در رسانید و فرق خون آلود را برای بهبود کار خود
کریم خان آورده بچشم داشت احسان و جائزه گفت مبارک باشد
دشمن ترا گشتم و از دغدغه فساد که خاطرت خسته بود فارغ گشتم
از معتبری شنیدم کریم خان چون بران گردن بریده نگریست و بحسرت
تاسف بر خود پیچیده گریست پرسید کجا و چه طور براو دست یافتی قاتل همه را

برشته بیان کشید خان از نسبت فیما بین پرسید و برابطهٔ یگانگی واقف گردیده برآشفت وگفت ای نمکحرام آنکه سالها ترا بجنارم حمت پرورش گردانید واز درجه بندگی برتبهٔ سروری وا فرائش رسانید با او رسم جفا عوض وفا بجا آوردی و حق نیکی را در بدی و خیانت بدل کردی مرا کدام توقع خدمت از چون تو محسن کش خواهد بود جلاد را حکم داد که تیغ انتقام برقفایش نهاد پس تخت روان خاصه فرستاد که جنازه حسن خان را برداشته باعزاز آوردند و باسرش ملحق کرده نماز خوانده بخاک سپردند باقی معتبرین اشاقه باش و آقا محمد خان وحسین قلی خان فرزندان محمد حسن خان با ویماقات اوز بکیه اقامت کردند و کریم خان را بدستیاری فتح مازندران گیلان و بسیار از بلاد آذربائجان بحیطهٔ تسخیر در آمد اما طولی نکشید که فتح علی خان افشار لوای مخالفت افراشته در قراچمن بحوالی تبریز مصاف نموده هزیمت یافته بارومیه محصور گشته آخر الامر امان طلبید کریم خان از سوابق زلات چشم پوشیده مورد الطاف داشت لاکن چند ماه نگذشته که بسبب حرکات ناهنجار بقتل رسید یکی از امور مذکور اینکه امرای پای رکاب بادشمن ساخته آماده شدند کریم خان را هلاک سازند چون راز فاش گردید هر کسی بسزای خود رسید و فتح علی خان هم که شریک مشوره کورنمکی بود تعطل از بصر بدیدهٔ عبرةً للناظرین دید اعراب سواحل چندان که شورش کردند بگرداب فنا سر در آوردند زکی خان ولد آق خان پسر عم خواه برادر مادری کریم خان فتنه ها برپا نموده کار از پیش نبرده با عتذار دست بدامن امید زده مورد التفات شده

فی الفور جانب دامغان بدفع حسین قلی خان والد خاقان فتحعلی شاه جنت مکان مامور گردیده و در تقابل فیئتین شکست سپاه بران داشت که حسین قلی خان با و بہ ہاے ترکمان روگذاشت و آن طائفه درندۂ خوے مہمان کش اورا گرفته بعدم رسانیدند و مابقی سران او شاقه باش رازکی خان بعقوبت ساختن خیابان و بستن بشاخ درختان تحت شکنجه لحد خوابانید بالجمله شدائد اعمال زکی خان باعث آرام بلاد ایران شده بعد چهار سال آقا محمد خان و سائر باقی ماندگان مصلحت وقت دیده بجانب کریم خان آمدند و بسایه رافت مادام حیات ماندند گویند یکے از بنات محمد حسن خان در نزد وکیل بانوے حریم و صاحب تکریم بود از خانوادۂ صفوی طفلی را که علیمردان خان اسم شاهی بران گذارده میان قلعۂ عبادۂ مابین اصفهان و شیراز محبوس نموده از نیابت او خواه صاحب الامر علیه السلام نام وکیل بر خویش نهاده در ملک متصرفۂ افغان و اوزبک و روس نیفتاده شیراز شش فرسخی ویرانۂ استخر شهر پائے تخت سلاطین کیان را که ہواے معتدل و مردم خوش گذران داشته جاے آرام ساخته بتحصیل اسباب مرام پرداخته بناے قیام خانمان گذاشت در اواخر ہا بنظر اینکه لشکر نوکر باید بکار محنت در جنگ و جدل رود و ہر گاه خانه نشسته عادت براحت و تن پروری کند۔ بیکاره و مهمل میشود چنانچه قشون شاه سلطان حسین بهادر خان لچاره بر آمد و سپاه نادر شاه اثر زبانۂ آتش و سیل آب طوفان ہوا و زلزلۂ خاک میکرد چون حریفی نماند که در میدان سر بازی تاخت و تازی کند و برزم سازی سنانی بسینه

و تیغے بکینہ و تیرے بخصم اندازی زند کریم خان بعزم تسخیر عراق عرب
افتاد و لشکر و سامان گران را به برادر خود صادق خان داد طلب مطلب
داد در تهیه پرخاش فراخور بر همزدن از چنان سلطان عظیم الشان
پرداخته بے اعتدالی عمر پاشا والی بغداد را بهانه ساخته که او مدد بامام
وضابط مسقط داده مانع شد که ایرانیان عمان را تسخیر کنند و بعضے تجار
عجم را تاراج کرده و از قافله زوّار باج ناروا ج گرفته کریم خان سزا و را
بسزاے پاداش عمل از امناے دولتِ عثمانی خواسته جوابے
که مامول بود زود ورود ننمود صادق خان قریب پنجاه هزار لشکر از کنار
خلیج وسی فروند کشتی کوچک و بزرگ انچه در بندر مینا و ریگ و ابوشهر
بودند همراه برداشته بحوالی بصره بر شط العرب جسر بسته سپاه خود را عبور
داد سکنه انجا بقدر چهل هزار و عسکر محافظ نیز از ده هزار متجاوز بودند سلیمان آقا
حاکم انجا در باستینهاے عدیده که قریب صد توپ برانها سوار داشت بدفع
محاصره بناے سعی گذاشت چون این خبر در قسطنطنیه بدربار قیصری رسید
از بیم آنکه مبادا الملک بدان معتبرے از دست رود فرمان به پاشایان
وان و موصل و دیار بکر و حلب و دمشق صادر شد با هر قدر لشکر که
بتوانند جانب بغداد حرکت کنند مردم را گمان بود مأموران
بمعیت پاشاے بغداد بامداد بصره مقرر اند اما بعد معلوم گردید بقتل عمر
پاشا حامل دشنه و خنجرے پاشند تا بلکه در اهلاک او پادشاه ایران
دست از بصره بردارد چون مشار الیه کشته گشت سفیرے امناے
عثمانی بشیراز فرستادند که ارکان دولت ایران را بدین واقعه
اطلاع داده بگوید فرمان پادشاه مجری شده سبب معاندت مرفوع گردید کریم خان

ایلچی را بو عده ہاے خوش مشغول ساختہ در اتمام مہام خویش پرداختہ
حاکم بصرہ از سر جلادت پایداری کردہ چون اذوقہ نماند شہر از دست
داد صادق خان بصرہ را گرفتہ باستمالت قلوب ناس کوشیدہ
درمیانہ اگرچہ شورش از کشتن حاکم و عملہ ایرانی روے داد مگر باز
تدارک بغاوت بعمل آمدہ آن ملک مادام حیات بتصرف زندیہ ماندہ
در عہد کریم خان جمیع بلاد ایران صورت آبادی و امن و امان
گرفت کہ مدت بست و شش سال بے مزاحم و مانع با دولت
و اقبال بپایان رفت طرح عمارات سنگ مرمر و خام و
حمام و بازار باغات شاہی انداخت و دران موقع وقت از تسخیر
عراق عرب و کشور بے صاحب ہند نہایات کوتاہی ساخت
الحاصل در سنہ ۱۱۹۳ یکہزار و صد و نود و سہ ہجری زندگانی را
وداع نمود بعضے عمرش را ہفتاد و پنج و شش تا ہشتاد سال
ہم گفتہ اند مزاجے داشت سادہ و بخلق و تواضع با خلق اللہ
دل دادہ پسر یکے از ایلیات صحرانشین باید در ہمان ہنرہاے
لایق حال صاحب امتیاز باشد چنانچہ با قوت بدنی زیادہ در
استعمال اقسام آلات حرب سوارے بعدیل بودہ ہرچند خود
از علوم کسب ننمودہ لاکن علما را نہایت اعزاز و دیگران را بتحصیل
دانش ترغیب میفرمودہ او را پنج پسر بوجود آمد۔ صالح خان فرزند بزرگ
پادشاہی نیافت ابن عمش اکبر خان ولد زکی خان کور کرد خلف دیگرش ابوالفتح خان چندروزا
از نام شاہی اعتلاے دید امام در ایام حکومت صادق خان نابینا گردید محمد علیخان
پسر سوم ہم اکبر خان چشم بر کند۔ محمد رحیم خان ولد چہارم را بخت مساعدت

گردده رو بروی پدر ودیعت حیات سپرد - پسر پنجم ابراهیم خان را نیز اکبر خان خواجه سرا ساخت پس از زکی خان بعد از فوت کریم خان زمام امور سلطنت در قبضه اقتدار در آورده چند نفر از امرای زندیه از انجمله ناصر علی خان و پسران شیخ علی خان که عداوت او را نسبت بخود از پیش میدانستند متوهم شده سر بشورش برداشته ارگ را در تصرف آورده بقلعه داری پرداختند و نام پادشاهی برابو الفتح خان نهادند زکی خان چون حال اختلاف بدین منوال دید محمد علیخان را که با وی علاقه مساهرت داشت گفت که هردو برادر شراکت سلطنت نمایند و باین تدبیر فتنه را خوابانید اما چون ایشان در عمر خرد سال بودند خود را مربی قرار داده کفالت امور بدست خویش گرفت و انجام مرام را بمعاونت علی مراد خان که یکی از امرای مشهور و دخترزادهٔ بوادق خان و پسر خواهر خود وی بود بانجام میرسانید و در گرفتن ارگ و شوریده سران حیلهٔ بکار برده در پیام التیام سوگند یاد کرد که از ما مضی گذشته ایشان را در مناصب جلیلهٔ مملکت سهیم ساز د حضرات بوعده های او اعتماد نموده ارگ از دست دادند و مانند مرغان شکار در تله گرفتار شده از بدترین حالی بیاسا رسیدند و چون اخبار فوت کریم خان را در بصره صادق خان شنید ملک مقبوضه گذشته بجانب شیراز آمده بیرون شهر متوقف گردیده جعفر خان را که خواهرزاده زکی خان بود جهت خاطرجمعی واخذ شرط و عهد نزد خالوی او فرستاد - مومی الیه هرگاه نقش فریب و تسویلات از ناصیه گفتار و کردارش دیده برگشته آمد چگونگی را بصادق خان حالی گردانید او در مخالفت عازم و بر سر مجادلت

جازم شده بتهیه محاصره قلعه و بنای سیبه و سنگر برداخت زکی خان هم
سه پسر او را محمد تقی خان و علی نقی خان و حسین خان با ابو الفتح خان که دم از یکجهتی
و موافقت عم خود میزد و در شیراز بودند همگی را مقید و محبوس
نموده نام پادشاهی بر محمد علیخان پسر کریم خان داماد خویش
نهاده دروازه های شهر بسته لشکریان صادق خان را پیغام
کرد که هر کس بمقابله ثبات ورزد عیال و اطفال و اموال و متعلقان
او که در شیراز اند بمعرض تلف و نقصان خواهند آمد این خبر موجب
انتشار تمام لشکر شده از سر علم صادق خان پاشید ندا و لاعلاج
با سی صد نفر جانب کرمان راهی گردیده فوجی از سواران ماموره
زکی خان شتافته در تنگ ارسنجان که چهل میل دور بود تلاقی فریقین
رو نمود هر یکی دست و پنجه خونریزی بمیدان تکاور انگریزی نرم
و گرم ساخته محمد حسین خان زند سرکرده سواران زکی خان گشته
و من تبعه او مغلوب و هراسان گشته بشیراز عطف عنان کردند صادق خان
بجانب کرمان رفت در قلعه فسنجان خواه بقولی حصار بم پناه گرفته
آقا محمد خان ولد محمد حسن خان بن فتح علی خان قاجار که پیشتر ازین از اویماقات
برگشته خود را بکریم خان سپرده محفوظ در شیراز چنان بسر میبرد که از شهر بیرون جای نرود
لاکن بآخر ایام جهت عقل و فراست شریک مشوره بوده رخصت یافت بسیر
و شکار هر طرف خواهد سوار شود خواهرش بانوی حرم کریم خان بتاریخ
دوازدهم صفر ۱۱۹۳ شب وفات شوهر خبر فرستاد که تاز و دست
ازین بلاد خود را بلجا و ماوائی برسان بلکه توانی کاری اندیش ببری او هم با
معدودی همراهیان مسافت دو صد و پنجاه میل راه اصفهان ابسه روز طی کرده خاطر جمع

سمت مازندران قدم زده پس از ورود خود عظما و اعیان قوم را فراهم آورده
ایشانرا باتفاق و اتحاد رغبت نمود چون گروهے باوے راه موافقت
پیمودند بتهیهٔ اسباب حکمرانی پرداخت و علم کشورستانی در بلاد قرب
و جوار افراخت زکی خان را معلوم بود که امیر قجر بر حکومت مازندران
قناعت نخواهد کرد- لاعلاج خواهرزاده خود علی مراد خان را باده هزار
سوار و پنجهزار پیادهٔ کار دیدهٔ رزم آزموده از عساکر خود چیده و برگزیده
بدفع او مامور فرمود خان بالشکریان ور طهران آمده بخیال مآل در اندیشه
او فتاده سرداران گفت که بخدمت و حمایت زکی خان اعتماد بر قول
و فعل او نیست انصاف کنید بانچه با خویشان و برادر و اولادش
کرده چون همگی از طغیان او بجان تنگ بودند انحراف را پسندیده هم
دران ایام کاغذے از صادق خان رسیده لهذا عطف عنان باصفهان
و حاکم را گریزان نمود هرگاه این خبر گوش زد زکی خان گردید فی الفور
باهر قدر لشکر که توانست جمع آورده بدفع خصم وارد یزد خواست شده
انجا بقتل و نهب مردم پرداخته واز دریچه و دیوار قلعه بسیاری سادات
و ملا و رعیت را بزیر انداخته معائنه این ظلم دلهاے سرداران انبر را
انگیخته که شبے اهالی اردو بالایش ریخته رشتهٔ حیات او را به خنجر اجل گسیخته از بوث
وجودش عالم را شسته انگبین سرور بشراب نشاط آمیختند و ابوالفتح خان
بشیراز برده جاے پدر نشانیدند- صادق خان هم باستماع هلاک
دشمن سوے وطن برگشت و بکلی صاحب اقتدار مهمات شده
پس از مدت قلیل بمشاهدهٔ حرکات بیهوده ابوالفتح خان در حرم سرا
رفته او را گرفته کور و محبوس نموده نام پادشاهے بر خود نهاد

واز توهم جانب علی مراد خان برادر اُمّی او جعفر خان پسر خود را بحکومت
اصفهان فرستاد علی مراد خان درین آوان بجنگ ذوالفقار خان خمسه
که یاغی بود رفته او را گرفته کشته بلاد قزوین و سلطانیه و زنجان قابض گشته
در طهران متوقف بود که سوانح شیراز دریافته باسم سلطنت بر فراز
تخت شتافته بالشکر پاے رکاب سمت اصفهان حرکت
آمد و هرگاه آوازه قرب او بگوش جعفر خان رسید بدون مجادله جانب
شیراز مفرور گردید صادق خان لشکرے که سمت یزد فرستاده
بود مسترد طلبیده بست هزار کس بسرداری پسرش
علی نقی خان بمقابلهٔ علی مراد خان روان کرد و حسن خان
پسر دیگرش نیز قبل از جنگ به برادر ملحق گردید و با سپاهی
که علی مراد خان از اصفهان پیشتر مامور نموده بود مقابل شده
ایشانرا هزیمت داد هرچند این صدمه واقعی نداشت اما کسانی
که دور علی مراد خان دم رفاقت میزدند او را گذاشته و
خاک جفا بچشم وفا انباشته سر خود گرفتند و بعضی نزد علی نقی خان
رفتند لاعلاج علیمراد خان با متعلقان و اندک همراهیان طرف
همدان گریخت و در غفلت بر سر حاکم انجا تاخته او را کشته
خزانه و اموال بلشکرے که فراهم آمدند قسمت ساخته باز بسر خصم علم
نهضت افراخته هنوز پاے جدل در میان نیامده که مردم
علی نقی خان از بدی سلوک وے رنجیده پا از هواداری
کشیده تارومار گردیده باز چند مرتبه بخود سازی پیش آمده
هر بار علی مراد خان بحرب عدو ظفر یافته نوبت بمحاصره شیراز کشیده بعد از هشت ماه کار

طرفین خلقی تباه گشتند و کار اهل شہر در قحط و سدِّ راه آذوقه بهلاک رسید قلعهٔ وارگ بتصرف آمده سواے جعفر خان که از سابق رسم سازش داشت صادق خان باغواے اکبر خان پسر زکی خان باسائر فرزندان بقتل و فنا دوچار شدند و سلطنت بر علی مراد خان قرار گرفت بعد چند مدّت غمازان اکبر خان را نزد علی مراد خان متهم بقصد جان کردند چنانچه باورکرده جعفر خان را فرمود که به انتقام پدر و برادران خود اکبر خان را غُرضه بوار و هلاک ساخته بایالت خمسه منصوب شد و علی مراد خان در اصفهان رفته اورا پاے تخت قرار داد و شیخ ویس پسر خود را سردار لشکر نموده بسرحد مابین شمال و مغرب مملکت بدفع آقا محمد خان مامور کرد او در بدایتِ حال ظفر یافته بر مازندران تاخته ساری و اطراف بتصرف آورد آقا محمد خان باستر آباد روی نهاد سردار مذکور فوجے بهمراهی محمد طاهر خان بتعاقب فرستاد لاکن راه عبور لشکر چون از دره تنگ دشوار بوده کسان قجر آن گذر بمحافظین دلاور سپرده مجال تردد مسدود نمودند آمد و شد غله مفقود و ذخیره آذوقه نابود شد سختی قحط در اردو افتاده سردار خواست مراجعت کند نتوانست و آقا محمد خان حمله آورده بسیاری از لشکریان اورا طعمه شمشیر ساخته و بقیه درمعرض اسار آورد بقیه چند نفرے گریخته خبر به سپاه شیخ ویس بردند چنان دهشت بر همگنان رو یداد که از یکدیگر متلاشی و درمیدان تفرقه ادبار یاشی گرویدند شیخ ویس لاعلاج ساری و دیگر بلاد مفتوحه را گذاشته بطهران رفت و علی مراد خان هم در انجا باو پیوست باز جمعے بصوب مازندران روانه کرد

هر گاه این اخبار بسمع جعفر خان رسید لواے سرکشی افراشته عازم اصفهان
گشت علی مراد خان بدریافت این حال هر چند که بیماری در مزاجش مستولی بود
روے بدان ظرف نهاد چنانچه در مورچه خوار بفاصله سی میل از اصفهان
بست و سیم صفر سنه ۱۱۹۹ وفات کرد امرا سانحه او را مخفی داشته
او را بشهر در آوردند و اکثر افواج باطراف متفرق شده بناے
تاخت و تاراج نهادند اما هنوز که پنجروز از ورود جعفر خان باقی بود
فرصت یافته باقر خان حاکم اصفهان ادعاے سلطنت کرده
بر تخت بر آمد چون جعفر خان رسید پادشاه نواز تجربه کهنه گریختن
در تعاقب بدست سپاه گرفتار آمده با منسوبان علی مراد خان بزندان
افتاد و شیخ ویس بوعده جعفر خان اعتماد کرده همینکه حاضر گردید
کورے چشم خود را بدیده عبرت دید آقا محمد خان درین آوان با چهار
صد یا پانصد کس از مازندران روے بعراق نهاد و هر ساعت
و بهر منزل جمعیت بدورش زیاد مے شد ازین آگاهی جعفر خان بسرعت
جانب شیراز فرار گشته اسباب و سامان شاهی بدست اوباش
رعیت و سپاهی در آمد و آقا محمد خان بے منازعت اصفهان را مالک شد
صید مراد خان حاکم و کدخدا و کلانتران شهر جعفر خان را باعزاز وارد
شیراز کردند و حاجی ابراهیم بواسطه سعی درین خدمت کلانتری جمیع
فارس یافت آقا محمد خان بعد از فتح اصفهان تادیب طائفه بختیاری که در کوهستان
ماوا و مسکن دارند عزم کرده کارے از پیش نبرده لشکریان این معامله را بفال بد گرفته
علامت زوال دیده از پاے ملازمت سر از دوری و کنار گزیده هر یک بگوشه خزیده
لاجرم آقا محمد خان بطهران برگشته دوباره جمعیت فراهم آورده چون جعفر خان این خبر یافت

براصفهان شعله صفت یکباره تافت رحیم خان حاکم انجا چندی
بارگ متحصن شده بالآخر گرفتار و مقتول گردید اصفهان تحت جعفرخان
بود که باز آقا محمد خان عزم افتتاح آن نمود جعفرخان راه فرار خذلان
پیمود و جمله بلاد عراق بتصرف آقا محمد خان درآمد و همدرین آوان اسمعیل
خان برادر زادهٔ کریم خان که از جانب جعفرخان حکومت همدان
داشت لوای طغیان و بغاوت افراشت و نیز خسرو خان والی
اردلان بافوجی از اکراد اورا مدد کرده با جعفرخان مصاف ولشکر اورا
شکست صاف داد و همچنین قشونی که بمحاصره یزد کشیده بود تقی خان حاکم
انجا از امیر طبس استعانت جسته بمقابله پرداخته جمعی کثیر از همراهیان
جعفرخان عرضهٔ فنا گشته سر داره ناچار علم نهضت افراخته در آخر
پادشاهی و اول سال تباهی چراغش را نوری و ایاغش را سروری
پیدا شده پسرش لطف علیخان از کوهستان لار انصار و یار فراهم
آورده در غیاب آقا محمد خان برسر اصفهان تاخت و فوج محافظ را منهزم
ساخت و چون خبر توجه آقا محمد خان شنید رخت عزیمت بشیراز کشید
هرچند میرزا حسین خان وزیر پدر میرزا ابوالقاسم خان و میرزا موسی خان
فهمایند سودی بمزاجش نه بخشید و مرتکب حرکات بدعهدی با محمد حسین
خان و حاجی علی قلی خان گردیده حضرات مقیدین در محبس با صید مراد خان یکدل شده
غلامی را برشوة بران داشتند که زهر بکام جعفرخان کرده هرگاه تغیر در حالت وے
ظاهر شدند آنها نیان خلاصی یافته بایراق در وثاق رفتند و سر اورا بریده از دیوار ارگ
بزیر انداختند و بر سکنه شهر مرگ جعفرخان را اظهار ساختند پس نام شاهی بر صید مراد خان نهادند
چون واقعه پدر بگوشش لطف علیخان که در کرمان بود رسید شیرازه عسکرش از هم پاشید ناچار

بسواحل دریا و بنادر شیوخ عرب ملجا و پناه یافت چندروز بعد ورود لطف علیخان
در ابوشهر شیخ مذکور فوت شده با پسر خود شیخ نصر پدر شیخ عبدالرسول خان
وصیت معاونت کرد چنانچه باندک مردم گرد آمده عزم تصرف شیراز نمود
حاجی ابراهیم خان هم از ایلیات و احشام حوالی فارس جمعی در هواخواهی
زندیه فراهم آورد از جانب صید مراد خان برادر اوشاه مراد خان
بدفع لطف علیخان مامور گردیده علی همت خان مشموله قشون که با حاجی
ابراهیم خان دفاق داشت لشکریان را نوعی نمود که سردار خود را گرفته
به لطف علیخان پیوستند تا بی مزاحم و مانع باتفاق اهالی در شهر آمده
صید مراد خان بارگ پناه برده از نهایت آسانی گیر افتاده بقتل رسید
وحاجی علی قلی خان را که سر منشاء فتنه بود با چند نفر سردار دیگر حاجی ابراهیم
خان اطمینان داده برطبق آن لطف علیخان هم هر یک را مورد عفو و
عنایات و محل اعتماد ساخته بعمر بست سال و جمال با شجاعت و جلادت
و تجربه کاری از عهد پدر آموخته بر تخت سلطنت جلوس نموده باندک
زمان مزاجش تغیر یافته شکرانهٔ احسان و احترام حاجی ابراهیم خان
بوحشت بدل شده آقا محمد خان بقصد محاربت از اصفهان پیش آمده
در حوالی قریهٔ هزار بیضا شش فرسخی شیراز جنگ رو یداده لطف علیخان
شکست خورده بشهر آمده بند و بست چنان کرد که از محاصرهٔ یکدو ماه
باب فتح نگشاده آقا محمد خان بطهران برگشت و سال دیگر بکار آذربائیجان
پرداخت لطف علیخان فرصت یافته یکی از برادران کوچک را
بحکومت شهر و بلوکات بتفویض حاجی ابراهیم خان و برج و باره قلعه
و سپاه بدست برخوردار خان زند وارگ به محمد علی خان سپرده جهت رفع

خیانت سپرده. بموسم زمستان و عزم به تسخیر کرمان بر سر میر حسن خان کهکی تاخته در محاصره از شدت سردی و قحط اذوقه که برف راه را مسدود کرده بود. جمیع دواب و اکثر لشکریان از گرسنگی و سرما هلاک شده ناچار بے نیل مرام برگردید و بسبب منازعت قلبی امرا و زنده سوزانیدن مرزا مهدی فیما بین وزیر و پادشاه کدورتے بدل پیدا شده درین وقت لطف علیخان بضابطه اول خدمات را بدست خوانین سپرده و حراست ارگ به محمد علی خان زند واگذاشته بجانب اصفهان لشکر کشید هرگاه چند منزل از شیراز دور شد حاجی ابراهیم خان بفکر خلاص جان خود و آرام ایرانیان از کشت و خون همگنان فکرے کرده شبے برخوردار خان و محمد علی خان را بهانهٔ مشورت مهمان طلبید و بامداد فوجی از اهل شهر بسرداری برادر خود محمد حسین خان سپرده بود- بدون خونریزی امراے والا منصب را گرفته خبراین واقعه به عبدالرحیم خان برادر دیگر که در لشکر لطف علیخان شوکت و پنج فرسخی قمشه اقامت داشت فرستاد و سپاه آقا محمد خان هم بسرداری فتحعلی خان عرف باباجان برادر زاده اش که آنوقت بست و دو ساله هم در آن حوالی بود. برادر حاجی ازین سانحه با دوستان و امراے موافق بنا گذاشت که هرگاه شب تاریک شود تفنگچیان بطرف سراپرده لطف علی خان شلیک نمایند و نعرهٔ غوغا برآرند هرگاه این صورت حسب قرارداد بظهور اُفتاد اُردو بهم خورده هیچ سردارے بحمایت لطف علیخان باوجود طلب و استمداد پیش نیامد مگر طهماسپخان فیلی با هفتاد و هشتاد کس چون ازان شرزمه قلیل کاری ساخته و مهم دشمن شکاری

پرداخته نمیشد لابد راه شیراز گرفته روز دیگر سنوح واقعه شنیده مرحله پیمای وادی بے سامانی گردیده بحوالی شهر که رسید مردے پیش حاجی ابراهیم خان فرستاده سبب کفران ولی نعمت پرسیده جواب یافت که امید وفا از تو بریده شده من حفظ جان وجهان باوارگی تو دیدم وحاجی برفیقان او پیغام داد که هر کس در شیراز علاقه قبیله وعیال وآل دارد باید بگریزد وپے سلامتی خویشان رود والا همه تلف شوند چون عساکر لطف علی خان این تهدید شنیدند از سر او بکلی پاشیدند ناچار با چهار پنج نفر سوار از جانب ابوشهر قدم زده این دفعه شیخ را بدوستی حاجی معاند خود یافته طرف بندر ریگ شتافته از حاکم انجا معدودے یار وانصار یافته بعزم تسخیر شیراز برگشته در قریه تنگستان باسپاه که باشاره حاجی خلاف شیخ ابوشهر آمده بود مصاف نموده سواران مصحوب رضا قلی خان سردار خود گذاشته به لطف علیخان پیوستند وپیادگان بے آنکه دست بشمشیر زنند پاے بگریز نهادند ازین جمعیت تازه که بسرش بهم رسید با رضا قلیخان حاکم کازرون که برادرش حاجی علی قلی خان پیش آقا محمد خان رفته بود نزاعے کرده شکست داد واورا گرفته نابینا ساخته سمت شیراز ایلغار نمود حاجی ابراهیم خان در بند بست شهر تدبیر هائے شایسته عمل آورده صورت حال به آقا محمد خان نوشت واو مصطفے قلی خان را بافوجی روانه ساخت لطف علی خان بعد از محاربه سخت آنرا هزیمت داد بار دیگر عسکر قجریه بسرواری جان محمد خان و رضا قلیخان بشیراز آمده بسپاهی که انجا در حراست بود بهم پیوسته در دفع لطف علیخان حرکت کردند واو هم سنگر خود را که در تسخیر شیراز بسته از ان در پرش بود گذاشته با جمعیت که ده یک عدو می شد

همه را میان باغات کشید تا قلت نظر خصم باعث خیرگی نشود مقابله
اول شکست یافته و دوباره چون اعدا به چپاو اُردو افتادند ناگاه
تاخته دشمن را تار و مار و رضاقلی خان قاجار و جمعی را دستگیر ساخته
حاجی ابراهیم خان باستماع این سانحه در خدمت آقا محمد خان
نوشت که خود را بدفع این مهم نهضت کند او با چهل هزار لشکر
چهاردهم شوال سنه هزار و دو صد و شش هجری بقریهٔ مابین
سی فرسخی شیراز آمده ابراهیم خان را با جمعی بحراست راه و
درهٔ مائین و ابرج گماشت لطف علیخان با هزار نفر بطور شبخون
بر سر سی هزار قشون تاخته اول طلایه سپاه را منهزم ساخته
ابراهیم خان و بسیارے از همراهیان او را کشته فراریان
را تعاقب نموده تا وسط اُردوے ایشان دوانیده قریب
سراپردهٔ آقا محمد خان تاخت در این گیر و دار سرافشانی
میرزا فتح الله اردلانی که از جمله رفقا بود نزدیک لطف علی خان
رفته گفت آقا محمد خان بر فراریان سبقت گرفته اکنون
صلاح در منع جنگ ست والا جواهرات و خزانه در شب تار
بیغماے سپاه خواهد رفت او هم گول خورده دیگران را
مزاحم و خود بانصراف جازم شد حین طلوع فجر صدای موذن قجر از لشکر برخواست
معلوم شد که آقا محمد خان برجاست و در خیمه سنگ وقار بسته از پایداری نکاست
ناچار لطف علیخان دیگر جاے قرار ندیده رخت بوادی فرار کشید و جانب کرمان رفته
آنجا بجمع عساکر مشغول شد آقا محمد خان بشیراز قرار گرفته بزودی قشونی سواره بسرداری
ولی محمد خان قاجار و جمعی پیاده بافسری عبدالرحیم خان برادر حاجی ابراهیم خان بتعاقب

مغرور را مامور کرد باستماع این حال کسانیکه بر دور او فراهم آمده بودند پراگنده
شدند او بخراسان رفته آن ملک بعد از سانحهٔ نادرشاه طوائف ملوک بود
بهر گوشهٔ امیری و در هر کنج صاحب تاج و سریرے لاف خودسری و کشورگیری
میزد یکے از انها امیر حسن خان طبسی پناه داد چون شنید که آقا محمد خان
استحکامات شیراز خراب کرده دوباره هواے تسخیر آن ولایت بسرش افتاده
دوصد سوار کمک و معدودے رفیقان دیگر برداشته وارد یزد شد
علی نقی خان فوجے سر راه فرستاده لطف علیخان بر آنها تاخته از هزیمت اعدا
لواے ظفر افراخته بشتاب جانب ابرقوه شتافته بتصرف آورده دوستان را
پیام اقدام داده انها چون خبر اغراق فتوح را شنیدند بسر طاعت دویدند چنانچه در اندک
مدت با هزار و پانصد کس پیاده و سوار داراب را محاصره کرد خبر این واقعه که بطهران
رسید لشکرے گران بسرداری محمد حسین خان بمدافعه معین گشت و حاجی ابراهیم خان
هم فوجے از تفنگچیان مصحوب برادرش بامداد قلعه گیان فرستاد لطف علیخان
از انجا برخواسته رفته بقریه رونیز با خصم در ستیز و آویز سعی نموده منهزم
تکاور انگیز طبس گردید حاکم خیر خواه صلاح داد که از معاونت قلیل من بمراد
جلیل نخواهی رسید بهتر آنست که در قندهار پیش تیمورشاه رفته امداد افغان
را سپر کینه و فساد سازی این طوطیه را قبول نموده چند منزل رفته بود
که آوازهٔ مردن تیمورشاه شنیده در ماند همان ایام خطوط محمد خان
و جهانگیر خان امراے نرماشیر محالات کرمان وصول یافت که اگر
مراجعت کنی بقدر امکان در خدمت گذاری دریغ ، اریم بضرورت عنان
عزم برگردانید و انجا رفته معدودے همراه گرفته در تسخیر کرمان قدم جرات
پیش نهاد و بحیله و سطوت ناگاه قلعه دارگ را تصرف کرد محمد حسین خان قراگوزلو

و عبدالرحیم خان برادر حاجی فرار نمودند از مردم ایشان بسیاری بقتل
رسیدند و اسباب فراوان بچنگ افتاده دیگر باره نام پادشاهی برای
خود بلند ساخته خطبه و سکّه رواج داده باستماع این واقعه آقا محمد خان
باتمامی لشکر همت بدفع او گماشت و سر قلعه پرش برده نجف قلی خان
خراسانی معتمد علیه لطف علی خان در خیانت کشاد و از یک سمت بحریفان
راه داد بقدر ده دوازده هزار قشون اندرون قلعه یکباره داخل شده
ابواب نجات را چار طرف بستند و خواستند لطف علیخان را زنده
بگیرند او هم دلاورانه کوشید شبانگاه از تخته پل نوعیکه توانست بیرون
شهر رسید سپاه محافظ که در خارج بودند و درش را گرفتند او باسه
نفر همراهیان بر لشکر فراوان زده جان بسلامت بدر برده طرف نرماشیر
قدم زد روز دیگر که آقا محمد خان از فرارش خبر دارد نائرهٔ غضب او
شرربار شده خرمن سوز حیات اهل کرمان گشت که بقدر هشت هزار عورت
و بچه را بمردم سپاه خود بخشید تا غلام و کنیز نمایند و بفروشند و از مردان
هفت هزار کور کرد و بیشتر ازین را هلاک ساخت لطف علیخان که بمنزل
مقصود رسید حاکم انجا بحرمت و خدمت بیش از پیش کوشیده پرسید
برادر من همراه سرکار شما بوده حالا کجاست گفت خواهد آمد اما چون سه روز
گذشت و پیدا نشد یقین دانست اگر نه کشته اند اسیر خواهد بود پس برای
خلاص برادر فکر نمود لطف علیخان را مقید سازد و بدشمن سپارد تا برادرش
از چنگ آقا محمد خان و بند اجل رهائی یابد رفقای لطف علیخان ازین توطیه
وقوف یافته خبر کردند گفتند زود بگریز که میزبان سر عدوان بسته ان برگشته بخت
باور نداشته ازجا نجنبید یاران جان خود را بسلامت بدر بردند و هنوز از دورش

دور نشده بودند که مردان یراق بسته درگرفتن وے نزدیک رسیدند او برخواسته دست بشمشیر و دیدانها کوچه دادند تا براسپ خویش که قران نام داشت برآمد خواست بتازد یکے از تیغ بیدریغ مرکب لاثانی یکه چین ایلخی ایران که بست دست می جهت وصد فرسنگ میرفت پے کرد لطف علی خان پیاده شده شمشیر میزد چار دورش گرفته زخمے برسرش رسید وجراحتے بازورا بیکار نمود تا که از پا درآمد با این حال خسته گرفته روبروی آقا محمد خان بردند تفصیل تقریر آن بے مروت وگزارش صحبت عزل ونصب سلطنت مایۂ حسرت ونفرت مے باشد همین کفایت کند که چشمانش بسر انگشت زجرت کنده بطهران فرستاد انجا بعمر بست وپنج سالگی دور ازیار ودیار اسیر وخوار بهلاکت افتاد ودر خلال این حال هر که منطنۂ رشادت وسطوت میرفت کشته خواه نابینا گشته مگر عبدالله خان زند عم لطف علی خان که خواهر حاجی علی قلی خان زوجۂ او بوده امان یافت پس طائفه زندیه را باطراف بعیده کوچانیده درسرحدات مملکت جائداد بعد ازان آقا محمد خان بر استرآباد ومازندران وگیلان ورشت وعراق وفارس وکرمان ویزد منصرف شد لاکن بعد از فوت کریم خان این بلاد پیوسته محل آشوب وجنگ ونهب وتاراج بوده از هر طرف که امراے قبائل بمدد مدعیان خلافت مے آمدند ملکی را لگدکوب مصائب میکردند وازانکه نقض عهد وشکست پیمان شیوع داشت بر جرارت وجلادت شان هم اعتمادی نمیرفت وقتے که دو لشکر تلاقی میکردند چند نفر از طرفین بریکدیگر میزدند بقیه تماشائی بودند که به بینند نتیجۂ رزم وپیکار چه مے شود هر طرف که هزیمت مے افتاد سائر مردم رکاب

صاحب خود را رہا نمودہ بفتراک دشمن غالب می پیوستند خواہ سبک عنان ہمپاے رفقاے بے عار بوادی فرار میرفتند ہر سپاہ پیادہ و سواری کہ براے مددگاری سرداری بیرون مے شد اولاً از شہر و قریہ حتے کورہ ویہ بنام سیورسات ہر چہ میسر مے آمد حاصل میکردند و بزور میگرفتند و ہر گاہ چشم زخم شکست دیدہ میگریختند تا مے توانستند براہ چپاو خانہ ودوکان بازار دور ویئز دیگ رامے تاختند فریاد شنوی نبود کہ بداد رسد- ورعیت پروری نہ کہ تمشیت فساد کند از آوانی کہ افغان بر اصفہان تاختت ۱۱۳۵ھ ہجری بنیاد خاندان شاہ صفی برانداخت و نادر بانتقام خارجی و داخلی پرداخت و آن دولت، ہم در عدوان برادرزادہا بنائرہ فنا گداخت علم شوکت زندیہ شقہ رفعت کشاد و بازنشان او بارشان دست بدست افتاد افسر و تخت بتحت آقا محمد خان آمد چراغ خاندان ہا کور و ہر صاحب داعیہ را کور بکور کرد بلاد آباد ایران از پے ہم ویران گشت و خون و ناموس ہمگنان بمعرض نقصان چندانکہ از بیان گذشت شورش آفات زمانی در طغیانی بود تا کہ آقا محمد خان در لشکرکشی ہا وداع جان و جہان فانی نمود نوبت بجلوس فتح علی شاہ ۱۲۱۱ھ کہ افتاد نزاع حسین قلیخان برادرش وجنگ روس و پرخاش نبیرہ نادرشاہ رخ رو داد اما ہر گاہ پسرہا رشید قد قابلیت کشیدند و در ہر بلد حکمران گردیدند یا اللہ فتنہ بغاوت و قتل و غارت خوابید و ہر کسے در مہد امن و امان قدرے آرمید راقم شرح مفاسد سرداران زندیہ بطور قطرہ از بحار و اندکے از بسیار ایراد کرد و ہر گاہ در کشش فساد عہود مذکور قلم تفصیل میز دجنگی ذخیم و کتابے عظیم بپایان میرساند و از غرض اصلی خود کہ بیان وضع سلوک وگذاران عجم ست باز میماند برای آگاہی ناظران کافی ست کہ در تباہی یک خاندان بادشاہی

این همه جانکاهی بظهور آمد بهمین قیاس در انقراض چهار خلافت پناهی تصور
باید کرد چه شده باشد بروایتی در مدت اغتشاش هفتاد و هشت سال
چهار کرور خلایق از مرد و زن دبچه رعیت و سپاهی در تلف تیغ کین رسید انگاه
شرارهٔ کین و بغض و حسد و نفاق و عناد هر صاحب کلاهی تسکین گردید
هر که خواهد مفصلات حالات جمیع طبقات را دریابد بملاحظهٔ کلیات سر جان
مالکم صاحب بهادر که حاوی از واقعات کیومرث جمله پیشدادیان
و کیانان و ساسان و خلفاء و ترکان و چنگیز و تیمور و صفویه و افغان و نادر
و زندیه و قجریه است بشتابد سفیر با دانش و تدبیر دفعه اول سنه ۱۸۰۸ء
مطابق سنه ۱۲۱۵ھ و دوباره در سال یکهزار و دو صد و بیست و پنج
ایلچی شاه انگلند بوده و شرح گزارشات ایران خلاصه روضة الصفا و
حبیب السیر و تاریخ فرشته و عالم آرای عباسی و درهٔ نادری و
شیخ علی حزین و میرزا صادق مجموعه منتخب نموده از لسان انگریزی بزبان
فارسی میرزا اسماعیل متخلص حیرت ترجمه کرده در بندر ممبئی بحکم سرکار
میرزا محمد علی متخلص کشکول بقالب طبع زده الحق اینه صورت نمای حقایق
امور د هور و پاستان جمهور ست و از مذاهب زردشت و صوفیه و امامیه
و سنت جماعت حتی وهابیه در مبادی ظهور ذخیره موفوران عروس زیبا
در سنه ۱۲۸۹ حلیهٔ باسمه یافته و بنظر خواستگاران بنقد بیست روپیه جمالش
مهر آسا تافته بارے چو استر آباد از آوان در از محل اقامت اعیان قاجار
و بگوشه خارج از کشور افتاده محال می نمود که مدار دائره مملکت و حکومت
شود آقا محمد خان میخواست از مسکن قدیم نزدیک و با قبایلی که غالباً محتاج
اعانت ایشان بود خیلی دور نشیند بنا بران عزم گرد طهران را که بی فاصله دریای کوهی

مابین عراق و مازندران ست استحکام داده پایۀ تخت ساز دلهذا بناهای عالیه شیراز و اصفهان و کرمان بخاک افگنده ستون وسنگ و قطعات عمده عمارات را بحمل و نقل کشیده آورده نشیمن و مامن خود ساخت و در تهیه تخت و تاج و هیکل خسروانی و کلاه کیانی پرداخت چون عروس ملک و دولت بقبیله قاجار مانوس گشت مدت هفتده سال در جنگ و سرکوبی اقوام و ترتیب سامان رزم بمقابلۀ روس گذشت آدم پول دوست سفاک دلیر از قواعد سپاه و رعیت خیلی دانا بود و بر غضب و عزم و نفاذ حکم و عدالت و تمشیت راه بقابلیت جبلی بی همتا سامان ایوان بارگاه سلطانی و تخت و تاج خسروانی و خزانه و تزک خاقانی مهیا نمود که بعد از فتح مهمات جهانبانی در طهران رسیده افسر بسر و پا بسریر ضیا گستر نهاده رواج سکه زر و خطبه خواهشم فرمود لشکر جرار بتسخیر بلاد آذربایجان و تفلیس و قلعه شیشه برد و بزور تدبیر کشورگیر آن حصار های استوار بتحت تصرف جنود فکر و اندیشه آورد قضا را روزی با ارکان دربار صحبت میداشت که صدای قال و مقال از پشت خیمه شنید در صدد جستجو برآمده کسان صاحب آواز را بحضور طلبیده سبب گستاخی و بی ادبی شان پرسید معلوم گردید قمار باخته جرآمده باهم تند شده روی یکدیگر پریده اند بغضب درآمده فرمود هر دو را طناب بگردن انداخته خفه نمایند محمد صادق خان بیات از حمیت همقومی خاک افتاده لب بشفاعت کشاد قبول کرده سر داد شبی این هر دو بد نهاد سیاه درون مشوره زنون کردند که اگرچه بظاهر پاس خان جرم ما بحل شده لاکن کینه از سینه آقا نخواهد رفت و بکدام بهانه دیگر انتقام مے کشد بهتر آنست که قاتل خود را

زنده نگذاریم پس وقت سحر پشت سرادق خوابگاه رفته سراپچه شگافته یکی پنج گلویش
فشرده دیگری از بالای لحاف روکش خنجر زده شکم دریده سرش را بریده بازو بند
و کلاه کیانی برداشته بخدمت سردار بهایت رسیده کیفیت برشتهٔ بیان کشیده
سروسامان مذکوره سپرده رو بکوهستان بختیاری گریختند چون از جمله
فراشان و باعمله همیشه کشیک یکی بودند بی مانع دور و نزدیک کار خود بجای
نمودند پس ایام کامگاری دست بیعت و یاری برابر با باخان دراز و
مشیت ایزد بارگی ازدیهیم و افسر شهریاری سرفراز کرد حاجی ابراهیم خان
وزیر شیرازی مدارالمهام شد و حسین قلیخان برادر شاه بحکومت اصفهان
فائزالمرام مدتی نگذشته بود که دود نخوت و غرور بدماغ خان زور
نمود بجبد و کینه قوت بازو در هوای اورنگ سلطنت بال آرزو گشود طائفه
بختیاری و شاهی سوند و فیلی را با خود متحد و ساز و آهنگ جنگ
با شاه مستعد و دمساز کرده رو بطهران نهاد خصمانه لشکر توپخانه و سوار
و پیاده فرزانه بسرش رفته مادر شاه که دران زمان حیات داشت میان
میدان مقابل فوج طرفین ایستاده شر و فساد جانبین اصلاح داد گویند
مکرر ازین قبیل فتنه و آشوب برخاسته از پا میانی خاتون محتشمه
فرونشسته بعد وفات این مخدره که چنین فتور حسین قلی خان از قوة بفعل
آمد بضرب دست سپاه شاه متجنده نادرست شکست خورده خودش
اسیر پنجهٔ تقدیر گشته بحکم قهرمان قضا در حجره آتش بند کرده در برویش
گل زدند که نام آن برگشتهٔ ایام از صفحهٔ جهان حک شد و بخوردن ساروج
و گچ استخوانش آهک در عرصهٔ چند سال بمزید رعونت رد فرمان و للنعمت
گردن وزیر شیرازی هم با خویش و بیگانه که هر یک ناظم ولایتی بود

بیک روز معهود از طناب و دم شمشیر و خنجر معانقه نمود زن و بچه و خانه و اوضاع
زندگی او همگی مفقود پس خلعت این منصب با حکومت اصفهان طراز قامت
صدر اعظم حاجی محمد حسین خان علاف بحلقه طناب اجل از جاه و حشم و جان درگذشت
انتظام مملکت بنام خان علاف بخطاب نظام الدوله قرار گرفت و چون
بسیار بخشنده کریم طبع بود بادای پیشکشهای حضور و بذل مردم نزدیک
و دور نیکنام از جهان رفت بعهد خاقان دوران هر بلدهٔ کشور ایران
زیر فرمان شاهزاده باجاره بود و ادای دو چندان مالیات دیوان
و قلق هائے تازه رعیت و کسبه را پراگنده و بیچاره نمود یکی باج خراج
مقرر پادشاهی باید برسد دویم بنابر مصارف سرکار شاهزاده و وزیر
و عمله جبا یره تاوانی داده شود لهذا گرانی اجناس خورش و لباس
موجب بدگذرانی سائر ناس سے شد سلطان خجسته صفات بالذات
عیش دوست آرام طلب مائل صحبت نسوان و راغب اختلاط سخنوران
خوش خلق شیرین زبان در فن شعر موزون طبع صاحب دیوان بوده
و از علم اصول و فقه و ادب سواد معقول داشت تربیت فضلا و
عزت فقها و حرمت ارباب انشا نموده مصروف تالیف کتب
و بوصول جائزه و احسان کامروا میگذاشت بجهت کثرت اولاد
که در ماه صیام سال یکهزار و دو صد و سی و هفت هجری بحساب
میرزا محمد علی خان برادر معتمد و میرزا خانلر مستوفی اعداد بنین
و بنات و نوه و نبیره ذکور و اناث چهار صد و شصت
بشمار آمدند در مدت حیات او قلت اهل بغاوت و عناد و امنیت از فتنه
و فساد رو داده احدی از خوانین خراسان چند اساز از لشکر ارائی و کشور کشائی

خود را بکنار استراحت کشید و در تخلیهٔ ملک سرحد از وجود اعدا و اخلاص
عباد ودیعت کردگار بالمره نکوشیده ناچار اکابر آذربائجان از ستم
کوته اندیشان بجان آمده بوعدهٔ طاعت با سرداران ملت مسیحا
طرح موافقت انداختند و بشهرهای تفلیس و هشدرخان و شیشه
و گنجه و شکی و شروان و بادکوبه و داغستان و دربند و سالیان
و شماخی و نخچوان و لاهیجان متصرف حکومت ساختند چون زور
بازوی تدبیر و رهنمائی دست تقدیر اولوالعزم شوکت سریر
نپلیان بونی مارتی را بتملیک کشور فرانس مباهی گردانید و سطوت
لشکرکشی و دبدبهٔ ملک‌کشائی و تاج‌بخشی در میان سلاطین قرب و جوار
بمرتبهٔ شاهنشاهی رسانید از وجوه معارضات قدیم و ترقی جدید
در هر اقلیم همه تن مهیای آویز و ستیز با طائفهٔ انگریز بوده لاکن بسبب
آنکه جزیره برٹین ۳ شعبه موسوم انگلند و ایرلند و یولند محصور دریای
شور است کثرت جهازات جنگی چاردور و قلاع و بروج بنا در اطرافش
راه عبور مسدود نمود میخواست میدان رزم و پیکار در خشکی بیابد
و ضرب دست دلیران بعرصهٔ کارزار در کار توپ و تفنگ نماید هرچند
مراکب بادپیما و سامان آتشخانه را بروی آب برای جنگ روان
کرد بخاک معرکه هیجا و دریای خون اعدا نتوانست لنگر امکان زد ناچار بارادهٔ
مقابلهٔ در هند ساز سفر مذکور آراست و از خوندکار ملک روم و شهریار قاجار ایران
راه مرور خواست ایلچی او باتحائف نفیسه و نامه و پیام مشعر این مرام بدربار فریدون
احتشام رسید و در بارهٔ عهد و پیمان بچنین شرائط قرین استحکام خواهان سرانجام
گردید که هرگاه لشکر ما از دیار شما راه طی نماید هر قدر بلاد شرقی بمفتاح سعی

و دست حرب و سپاه بگشاید اینقدرش با اموال غنیمت بتصرف اولیای
اند دولت بسپارند و باقی برای مزید جاه و حشمت ما بنام استیصال
دشمن در تحتِ حکومت بدارند شاه درباب رد و قبول این مسئول از ارباب
عقول بساطِ مشورت و استصواب گسترانید و در مقدمهٔ حرف با جواب
ایلچی را مشمول تفقد و عنایات معطل جواب گردانید با صغای این
توطیه حکمای پارلمنٹ فوراً سر جان مالکم صاحب بهادر العهدهٔ سفارت
ایران از جانب سلطان خود بر جناح استعجال بدربار گردون اقتدار
فرستادند و برای صرف پول بحساب و حصول رضای پادشاه
بقیام وکیل در پای تخت و خدمت نائب السلطنة و بندر ابوشهر
بهر نوع که داند و تواند و انقطاع از دیگر قوانین فرنگ اختیار دادند
سفیر با تقریر و خوش تدبیر بچهٔ ماه طلعت آفتاب صورتِ موسوم استرجی
صاحب را بنظر چشم داشت حسن معامله همراه گرفته بهر و را یاب و ذهاب
مبلغ دو کرور نقد را صرف پیشکش حضور و اهالی درخانه و سائر مردم
هر فرقه نمود و باندک زمان باخلاق فراوان همه را مائل عقود محبت و
دوستی و بانی وصول گوهر مقصود و بجهتی موعود به دیگر عطایای نامعدود
فرمود مرادش حسب استدعا بذریعهٔ زرپاشی و ملاعبت پسر مقبول از
قوه بفعل مقرون و فرستادهٔ سلطان فرانس بدرخواست بنگ و داد مایوس و معاود
ملک خود و باسوز درون بردن شد تمهید قواعد فوائد بودن وکیل چنین قرار یافت
که روز سه هزار تومان سکه عراق و سالی هزار تفنگ ولایتی پیشکش حضور گردد و
دیگر بسر انجام هر خدمت و احکام تزاید طاعت که مامور شود از تمامی
اهلکاران کمپنی بی تهاون بجلوه ظهور آید برای هریک ارکان سلطنت

مخفی و علیحده وشے معین برسد بنا بران هنگامے که جماعت
وهابی اساس غارت وخرابی اماکن طیبه مکه و مدینه وکربلا ونجف
برپا کرده از دعوت طریق ضلالت هزاران خلق خدارا بهلاکت رسانید
و دست بانهدام بقاع شهدا و قبور اصفیا زده علم عداوت شیعه وسنی
باوج قساوت بلند گردانید امر همایون در نگونساری لواے شوکت
وانکسار هویت و مساکن بدعت وفتک و نهب آن طائفه دون همت
بشرف صدور مقرون گشت عساکر انگریزی باسامان قلعه کوبی و
دشمن سوزی براه دریا بساحل دیاران فتنه پرست رفتند و باسلطان
سعود جنگ کرده بلوازم شکست وبست رأس الخیمه و دریه و با سطور
بقبضهٔ دست تصرف گرفتند این مثل مشهور است مصرع
چه خوش بود که برآید بیک کرشمه دو کار
مصداقش بظهور پیوست وسپاه فرنگی بحکومت بنا در سرحد ایران
و عراق عرب بخاطر پر سرور نشست در پوست وریشهٔ درخت
مزاج شیوخ مانند کرم رخنهٔ برخورداری ومسکنت نموده بتصرف جزیرهٔ
خارک سرحد فارس و دخل در کار سلطان سعید حاکم مسقط وهمچنین ناظم
بحرین راه موافقت کشودند یک بالیوز در بصره متعلق رومی و دیگری بابوشهر
پایتخت ایرانی از تعمیر مکانات مشرف دریا لنگر اقامت انداخت و مالکانه
رسم تسلط در محمره وکنگون وبندر عباسی باحسان فرمان روایان انجا و
رعیت پرچم اقتدار افراخت یکدفعه صدر اعظم در سال هزار و دو صد وبست
براے بندوبست فارس ونظم ونسق سرکار شاهزاده بشیراز آمده عازم سیر دریا شد تا
جهازات وکشتی وبغله ابوشهر هم گذر کرد بگوشه وکنار آب عمارت عالیه بالیوز شققه طرازی

الواے شوکت اندوز دیده چهره افروز قهر گردیده بنابر تخلیه مسکن مامور ساخته
که بدون اجازت سلطان زمن چرا در خاک ایران بطرح خانه پرداخته
و مالکانه در آمد و رفت ختنگی دور ما در اطراف ملک اصل اقامت انداخته و سهاندم
مکنون خاطر نظام الدوله بنفاذ هم مقرون شد بعد زمان ممتد وکیل پایه تخت در باب
توقف جهاز محافظ و قیام بالیوز انگریز در ساختن آرامگاه جدید بحضور فیض گنجور
تاجدار پول دوست شتافت و بدادن روزی سه صد ریال کلدار از بابت
کرایه اراضی لنگرگاه و بیوت گماشته کمپنی اجازت یافت دائما یکدو
جهاز حامل ذخائر آلات جنگ و سپاه ماهر توپ و تفنگ مستعد میداشت
و با خوانین والکی و برازجان و دشتستان و خانواده شیخ نصر حکام ابوشهر
در ملاقات و احسان زر نقد در اتحاد کشاده میگذاشت نتیجه آن قضیه
در مبحث کبرا و صغرا دعوے هرات بسال یکهزار و دو صد و شصت
هجری هنگام عزم انگریز بتسخیر کل بنادر فارس و بلاد گرمسیر دامن کوه
ظاهر گردید که همگی سپاه و رعیت آن سرحد بقدم طاعت استقبال
فرنگ کرده سواے جماعت قلیل تنگستانی احدے شمشیر مزاحمت
از غلاف حمیت نکشید مدتها کارگذاران گورنر مبمبئی در انملک بحکمرانی
و قصد بالاروانی کمربسته نشسته بایام وقوع صلح بشرط دست برداری
هرات ابداً و شیوع غدر هندوستان فوج انگریزی از مهم ایرانی
وارسته اند و فساد دیگر ازین بدرجه ها بازیاد ترست شرحش آنکه نائب
السلطنته عباس میرزا که والی ملک آذربایجان و بنظر پدر برابر جان بود
بسبب اتصال سرحد و براے کارآمد روز بد با سلطان خورشید
کلاه روس در سازش و آشتی کشود عساکر منحوس متواتر و متوالی

بسر وعوے و شور و غوغا میرسید لاکن بمحاربه و مدافعه حسن خان و
حسین خان سرداران فدائی و کمک اسمعیل خان طلائی منهزم میدان
رسوائی برمیگردید بقلعه ایروان در زندگی همان برادران نامدار هفت مرتبه
یورش آوردند از بی پروائی شاهزاده مبتلائے محاصره داشته
مگر بسپرداری کوتوالان مذکور کارے از پیش نبردند ناچار پادشاه اندوهگین
شده بادل پرکین بجنگ اعادی دین لشکر گران کشید و از پهلوتهی کردن امیر
بزرگ که سپر خلافت و شجاعت میدانست چشم زخم شکست دید - محمد علی میرزا
والی کردستان باستماع این خبر وحشت اثر مکدر شده بپاس غیرت
سرگرم نائرهٔ دغا ایلغار کرد و بحمیت ناموس سلطنت و حمایت ننگ و نام
پادشاهت با سپاه ملازم رکاب خود بیراهه بر دشمن نابکار زد بقدم
دلاوری بآن گروه خیره سر دستبرد گوشمال نمود و گرمی هنگامهٔ آتشخانهٔ فرنگی
را بآب دم شمشیر و خنجر سرد و پامال فرمودند هزاران پیاده سولداد و سوار مخالف
را باسیری گرفت و آن جماعت ناعاقبت را هزیمت داده چند منزل
بتعاقب گریختگان رفت چون رائے نائب السلطنة برائے مقابله و پرخاش
خصوصاً مجادله و فتح برادر نبود افسانه هائے دور از کار بسمع اقدس شهریار
عرض نمود که سرخود لشکر کشیدن هر بندهٔ رضا گستر از طریق ادب
وطاعت دور است و بدون اشارهٔ امر سلطانی از جا بر آمدن حکام
خیره سر دلیل فتور و قصور باشد چندان سیئات و خطا نسبت
آن شیر بیشه هیجا بپایهٔ اظهار گذرانیدند که فرمان تاکید بازگشت
از معرکهٔ رزم و فتح عزم آن سپه سالار جاری گردانید پس بواسطهٔ
امنائے خائن بنائے دوستی و صلح درمیان افتاد و شاه لوای مراجعت

بطرف دار الخلافه طهران حرکت داد بجهت عدم رعب و دبدبه شجاعت
و قلت برش شمشیر و سیاست قطاع الطریق را پاے جراءت
و جلادت بهم رسید و در کار ملک و رعیت انواع اسباب
خرابی از دست تعدی فرمانروایان پدید گردید طایفه
هزاره بسرواری بنیاد بگ بنهاد و امداد شاهزادهٔ کامران
قافله هاے مترددین هرات و مشهد را زده میبرد و موافق قرارداد
سابق زر نقد بکیسهٔ مراد کامران و اسباب جنس بحصهٔ هزاره
و جاندار آدام و بارکش را ترکمان بتصرف مے آورد و اقوام
اوبه یموت و کوکلان و اویماق و قزاق میان سبزوار و
سمنان در منازل مذینان و عباس آباد و الهاک و میامی چپاو
میکردند و کاروانهاے جمعیت چهار صد شتر و صدها پیاده
و سوار تاخت نموده پیر مرد ها را کشته زن و بچه و آدم جوان با سیری
گرفته جانب سیاه خیمهٔ خود مے بردند همه را باهم قسمت غنایم
شمرده برسم کنیز و غلام بدست تجار برده فروش بقیمت زر نقد خواه
معاوضهٔ جنس میدادند و اوشان در بخارا و بلخ و دیگر بلاد ترکستان
با نفع سودمند بمعرض بیع مے نهادند ایلات فیلی و بختیاری و کرد و سائر زردان
سر گردنه بجادهٔ تطاول کمین داشتند و هر کرا تنها خواه مرافق ده بیست کس میافتند
لخت نموده سر بکوه و درهٔ فساد و فتنه نشین میگذاشتند هرچند رسم دستگیری رعایای
ایرانی در ایلات ترکمانی از عهد صفویه شائع گردیده و فتواے علمای تورانی
بتعصب مذهب حقانی در بیع و شراے سکناے آن زمین بلکه عابرین هم اگرچه حنفی و
سنی باشند بطور و رایج رسیده اما هنگام قوت سطوت و شوکت حکام و ثبت

اعلان

یونیورسٹی سے کتاب عذب البیان کی طباعت کا حق ص
عالی جناب سینئر پروفیسر محمد نقی صاحب شادماں کو دیا گیا ہی۔ اس
اسکے جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ کوئی صاحب طبع کرنیکا قصد نہ فرمائیں
جسقدر نسخے مطلوب ہوں جناب پروفیسر صاحب موصوف سی طلب فرما

پتہ

مولوی محمد نقی صاحب سینئر پروفیسر اوریانٹل

رام پور اسٹیٹ

المعلن

سید حامد شاہ ایچ۔ پی۔ شادمانی